بسم الله الرحمن الرحیم

شبیه مبارک مصنف دیوان [illegible] سلطان ابن سلطان [illegible] خاقان ابن الخاقان [illegible]





شروع غزل [illegible] دیوان [illegible] بادشاه [illegible]

[illegible] ابوالمظفر [illegible] شاه [illegible]

تیری الفت مین ہر سلطانکو رتبہ ہی گدائیکا
سوا تیری کسی زیبنہین ہی دعوی خدائیکا

لگی ہو چوٹ جسکو عشق کی باتونمین اپنی ہو
زبان نی خاصہ پیدا کیا ہی مومیائیکا

نہ مثلِ مہرِ تابان ہی نہ شعلی سی مطابق ہی
نیا انداز ہی محبوب کی رنگِ طلائی کا

بہار خسار پر جب اشک چشمِ زار یون لی
صدف کو غم ہی ای بحرِ کرم دُر کی جدائیکا

ہر مین داغِ جنون کیونکر نہ جسمِ زار کی اوپر
نہایت ننگ ہی ہو نہو نپہ مستی کی رسائیکا

قفس مین بند ہون بی بال و پر ہون دم پھڑکتا ہے
سبب ہی کونسا صیاد اب میری رہائیکا

بناؤ ون مین عشقِ پاک مین دونو گروہون کو
پڑی جب مؤمن و کافر مین جھگڑا پارسائی کا

شہیدِ نازِ معشوق پہ پچھرہ ہوا عاشق
بڑا رتبہ ہوا ای محتسب دزدِ حنائیکا

گرادونگا درِ جانانکو سر گھس گھس کی دربان پہ
دکہادونگا یہہ سر گھس گھس کی عالم جبہہ سائیکا

وہ چوکڑی بھی بھول گیا دشت فکر مین
ہاتہون سی پاؤن ٹوٹ چکا ہی غزال کا

ہر ہر قدم پہ ٹہوکرین کہاتا ہی روز و
کبک دری غلام ہوا تیری چال کا

ہجرت کی پاؤن ٹوٹ چکی دشت فکر مین
کچہہ ڈول ڈالا آج تو ہمنی وصال کا

معشوق وہ ہی اکبھی مضمون وہی ایک
دیوان اک بنا چکا ہین اپنی حال کا

عقبی مین ہوش ا گین بچا ہین
دیوی جواب قبر مین پورا سوال کا

شعر

آہو تی ہٹا ز کیا مجکو لگا لیجائیگا
شوق وصل آپہی مری خط کو اڑا لیجائیگا

ہاتہہ اعمال پہ اللہ ہوگا مہربان
جب بغلمین داب کر اپنا لکھا لیجائیگا

ہاتہہ خالی بزم افسونمین بنجائیگا کبھی
زہر تہوڑا سا پی زلف دوتا لیجائیگا

کیا ہوا گر پیچ مین زلفون کی یہ دل آ گیا
عاشقِ مسموم اپنا خون بہا لیجائیگا

استخوانسی دردِ وقتِ مرگ بہی چہٹتا نہین
دیکہی مرقد سی اگر اب ہُما لیجائیگا

جامۂ عریان پنہایا ہی عبث عشاق کو
کیا کلاہِ مہر تک ای خوش قبا لیجائیگا

آہوانِ فکر کا ہون روز و شب مین پاسبان
بہیڑیا جنگل مین اب مجکو اوٹہا لیجائیگا

کافر و دیندار کی ملت سی کچہ آیا نہ تہا
تیری در تک ای صنم مجکو خدا لیجائیگا

کہدی ای [illegible] یہ دیوان کبتک ہوگا تمام
چہوڑ جائیگا اسی اسجا و یا لیجائیگا



اشعر

مری زبان سی پوچہو مزہ محبت کا
کتاب خوانسی سُن لو گلا محبت کا

پڑا ہی پاؤن مین اب سلسلا محبت کا
بُرا ہمارا ہوا ہو بہلا محبت کا

عجیب سحر ہی یہ ماجرا محبت کا
مری پہ نام جو زن رہا محبت کا

جمال صاف کی موسی کو تاب کب آئے
جو دیکھئی تو ہی طالب خدا محبت کا

ہر ایک در پہ ہی گردشین میرا کا نشہ چشم
وہ شاہ حسن ہوا یہہ گدا محبت کا

نصیب فتح کسی ہو ملی شکست کسی
تفنگ حسن سی ہی سامنا محبت کا

نہ سیم و زر کی ہی حاجت نہ کچہہ حکومت کی
اوگال دیکی دیا خون بہا محبت کا

ترا کرتی ہین ہم کہل کی چار یارون پر
لیا جو نام فولا بر ملا محبت کا

ولی وصی و رسول نبی و پیغمبر
خدا تلک تو ملا آشنا محبت کا

بلاسی اس شب تیرہ مین چین تو ہو گا
اسیر زلف ہو نہین مبتلا محبت کا

کدہر سی جاتا تہا [illegible] یہ کیا ہوا افسوس



خدا بچائی ہو اسا منا محبت کا

زندن در گور رہو ار شک مسیحا اُوٹھہ جا ۔ ہ شعر ۔ درد دل تو نی عبث میرا چہپایا اُوٹھہ جا

ایک نکتہ بہی مری دل کا نہ مانا اُوٹھہ جا ۔ بیخبر روز کہا کرتا ہون اُوٹھہ جا اُوٹھہ جا

سرو گر گر گئی خجلت سی عجب گل تو نی ۔ قد و بالا سی ہوا ہین تہ و بالا اُوٹھہ جا

انتہر زار کو مجنون کی ملی ہی جا کیسہ

انکھہ شہر ہا گئی ای غیرت لیلا اوٹھہ جا



عارضِ صاف ترا رشکِ قمر دیکہہ لیا ۔ ہ شعر ۔ جانسی اگئی جب ایک نظر دیکہہ لیا

چشم و ابرو سی بچا تا ہون بہت دکوہین ۔ کیا کرون نیزہ مژگان نی جگر دیکہہ لیا

نہ بچی گا یہ جواہر نہ چہپی کا هر گز ۔ دزدِ مضمون نی مری بیت کا گہر دیکہہ لیا

نہ جلا خانۂ صیاد نہ گل مرجھاتے
اب نہ کچھہ ہو کا ان آہونکا اثر دیکھہ لیا

توبہی اسکا تماشچی سی تمہین دیوین جواب
کیون جی کیون منع کئی پر بہی دو سر دیکھہ لیا

نہ ملی وہ نہ ملی وہ جو ملی مل ہی گئی
آج ہم باندہتی ہین موی کمر دیکھہ لیا

دونی وحشت ہوئی وہ ماہ جبین یاد آیا
زارنی کیون دو دیدِ قمر دیکھہ لیا

شعر

تاجکی یکہ کی صورت مجہی خاموش کیا
یاد غیرونسی بدی ہمکو فراموش کیا

محتسب کو بہی مری یارنی مینوش کیا
آنکہونکی دوڑی دیکہا کر مجہی بیہوش کیا

خون ساجیسی مری ہاتہہ لگا کیا تجکو
شکر ہی شکر کیا خوب سبکدوش کیا

ایسا پروانہ ہون جلکر بہی صدا آتی گی
اپنی شمع کیصورت مجہی خاموش کیا



کس کشاکش مین کماندار سی چھٹتا ہی تیر — کانکو ہاتھ لیا و نکو بنا گوش کیا

مخملو نیمین مین لپٹ جاو نگا یہہ یاد رکھو — خون نی میری تن زار مین اب جوش کیا

کیفیت چشم کی دونی ہوئی سجان اللہ — مجکو بیہوش کیا آپ کو خاموش کیا

کوئی مہرو تو کبھی خون کا بدلا لیگا
مجمر مہر پہ [illegible] کا جگر جوش کیا



شعر

تو ہی گر غیرت لیلا تو یہ مجنون تیرا — سرو باغی تو ہمارا قد موزون تیرا

پیچ دی دیکی بلا مین ہمین ڈالا تو نی — سحر ہی سحر ہی یہہ گیسوی شبگون تیرا

ہمین اعجاز کیا وا مسیحای جہان — ید بیضا تو ہمارا کف گلگون تیرا

مجھی ڈر لگتا ہی ایجان بدل جای مزاج — حال کچھہ ہوتا ہی ہر روز دگرگون تیرا

تا زمین ساتھ نجائیگا یقین ہی مجکو
کچھ بھروسا نہین ای گنبد گردون تیرا

ارتباطِ دلِ معشوقکو دیکھو ای عشق
اسکا محسن جو ہوا تو تو ہے مفتون تیرا

مصرعِ مطلعِ اول ہی مین اسکے ہی پیا
تو ہی گر غیرتِ لیلی تو یہ مجنون تیرا

۹ شعر

صرفِ مضمونِ سیہ نورِ نظر ہو جائیگا
خط پڑھیگا کون آکر نامہ بر ہو جائیگا

رشک کی ماری زمرد کھائیگا ہیرا کانک
کانکا بندہ اگر عالی گہر ہو جائیگا

ٹکڑے ہونگی لکڑیونسی دیگِ سینہ گرم ہی
مطبخِ عالی مرا سوزِ جگر ہو جائیگا

سحر کاری ختم ہی اس عاشقِ جانباز پر
ہی یقین دیوار پر دیکھی تو در ہو جائیگا

تختِ مضمون پر جو زینت ہو وہ شاہ حسین
مصرعِ دیوان ہمارا تاجِ سر ہو جائیگا

کہتی کہتی مشق بہی کچہہ بڑہ گئی ہی فکر سی
ایسی ہی ہتیونمین کچہہ وصفِ کمر ہو جائیگا

شام گیسو مین بہپنا ہو نہین قربِ وی یار
رات بہر مین حفظ قرآن سر بسر ہو جائیگا

خوب ہی مجہہ سوختہ کو شغل شعر و شاعری
شعرِ تر سی نام اپنا بیشتر ہو جائیگا

شغل شعر و شاعری رہتا ہی اروز بہت
نام ای اختر تمہارا بیشتر ہو جائیگا



۵ شعر

خضر اس دشتِ جنون مین چار سو بہٹکا کیا
پای وحشی سی بیابان عمر بہر کہٹکا کیا

کانٹی بالی سی دل چہد چہد گیا ای لالہ رو
ناک کا تنکا ہماری آنکہہ مین کہٹکا کیا

رہنما ہو جای اب دشتِ عدم مین فکرِ رُخ
خضر بہی آیا تو میری راہ مین بہٹکا کیا

کیا کہون کس ناز سی اُنکو سلایا رات بہر
ہاتہہ ڈنڈی بن گئی پردا چہپر کہٹ کا کیا

میری بازو دہر کہیتی دار بانون نی وہین
تذکرہ دروازی پر اوسنی جو چوکہٹ کا کیا

صبح ہوتی ہی اس نوشاہ پر اب کیا بنی
پہر عروس شب نی پردہ اوسی گہونگہٹ کا کیا

کیا کہون شہر آ گیا اپنی بلا اوسی مین آپ
چار مین جب تذکرہ ہاتہونکی چٹ پٹ کا کیا

اس بہری محفلمین ہی مارون طمانچی ایکو
صبحکو پہر تذکرہ راتونکی کہٹ پٹ کا کیا

جب وہ پہلا چوٹیمین موباف ڈالا یار نی
کرمک شبتاب سا زلفون مین وہ لٹکا کیا

غیر کی آواز سنکر وہ سی وس جا جان ہی
کیا کہین ہم آن پڑتی پاس آہٹ کا کیا

پیچ دی دیکی بنایا گیسوی شب تاب کو
مار زلف یار شب بہر کان پر سٹکا کیا

ایسی ہچپی ہی مین کیا نذر دون فرمائی
فکر مضمون کو کمر کا یار کی پٹکا کیا

من بنایا چہرہ معشوق سا پہن مین کبہی
رات بہر مار سیہ زلفونمین سر پٹکا کیا

شرمگین ہو کر پھری سب اوسکی گھر سی نامراد | گالیان شب بھر ملین موقع جو کھٹ پٹ کا گیا

چھو لیا اُسنی جسمِ صاف غصہ آگیا

اوسنا جامہ پھاڑ ڈالا ہاتھہ بھی جھٹکا گیا



۸ اشعر

جو شبکو بام پہ وہ ماہ بی نقاب آیا | نہ آنکھہ چار ہوئی اسقدر حجاب آیا

خمار بڑھ گیا جب ساغرِ شراب آیا | مجھی یقین ہوا دلمین آفتاب آیا

دلِ برشتہ مجھی عاشقونکا یاد آیا | جو بزمِ می مین مری سامنی کباب آیا

بھلا سُلائیگا کیا مجکو کوئی قصہ خوان | سُلایا پہلی کہانی کو پیچھی خواب آیا

کچھہ ایسی اوُس پڑی نام کو بھی نم نہ ملا | چمن مین راتکو کیا رشکِ آفتاب آیا

گلاس توڑ نہ ڈالی صراحی چھوڑ نہ ھو | الٰہی خیر ہو وہ مست بی حجاب آیا

خدا بچائی کرونگا نہ اب سوالِ دگر
ہزار شکر بہرا بات کا جواب آیا

کہان تلک یہ جفا اور کہان تلک ستم
حسینو چو کو خدا بر سرِ حساب آیا

عجیب نیک طبیعت تہی رند مشرب کی
شراب بہہ گیئی اور ساغرِ پر آب آیا

وہ ناتوان ہو نہین خمخانہ زمانہ مین
گلاسِ صافکی جا ساغرِ حباب آیا

الٰہی خیر ہو بگلونکی باغِ عالم مین
شکار کہیلنی صیّاد کا سحاب آیا

شعاعِ رخسی چلی چشم غم سی صید ہوئی
سیاہ گیسوونسی دلمین پیچ و تاب آیا

عجیب طرحکا وہ شہسوارِ عالم ہی
کہ پیشوائیسی گہوڑیکو اضطراب آیا

اکڑتی پہرتی ہین صیّاد باغِ عالم مین
خزان چمن سی گیئی عالمِ شباب آیا

سیاہ بال جوانی مین رنگ دیتی تہی
ضعیفی ہستی ہی کیون موسمِ خضاب آیا

به ونکی واسطی هر جا بدی نمایان هی ‖ زمین کهتی هی مُردیسی یه عذاب آیا

هر ایک آرزون ره گئی زمانی مین ‖ هر ایک هوس کو زمین مین مین جا کی دب آیا

نه دور می مین رها گر تخلص [illegible] هی

پیو پیو اسی بیه ساغرِ گُلاب آیا



شعر

آپکی زلفِ سیه نی سانپ اندها کر دیا ‖ میری آهِ دل نی گیسو تیرا کالا کر دیا

گهری گهری اشکو نسی صحرا کو دریا کر دیا ‖ سوکهی سوکهی آهو نسی دریا کو صحرا کر دیا

اور کیا اعجاز لیگا ای مسیحائی زمان ‖ سیپیون مین آنکهه کی موتی تو پیدا کر دیا

اب یدِ بیضا کا عالم کهل گیا ای مهروش ‖ نور اوسپر پڑ گیا جسپر کفِ پا کر دیا

کون ڈهونڈهی کون اسکی جستجو مین هو خراب ‖ همنی مضمونِ کمر کو آپ عنقا کر دیا

ستم ہی ای نازنین تجہپر نزاکت واہ واہ
پاؤن رکھکر سنگ کو روئی کا گالا کردیا

واہ ای ترک جہان تو قاتل عالم ہوا
پنجہ لیکر سرو ہی دار مالا کردیا

ٹہن گئی دلپہ امید روز فردا اب نہین
کیا قیامت اوس خدا نی قد و بالا کردیا

بزم مینو شانمین دونی قدر ابٹہ جائیگی
پوست کی دورون نی افیونی کو لالا کردیا

عشق بت موقوف کر بس اتو شکر کر
جالیکی گرتی نی اب آنکہونمین جالا کردیا

شعر

نیا انداز ہی ای باغبانو باغمین گل کا
یقین ہی ایک نظر دیکہی تو دل ٹکڑی ہو بلبل کا

سر نرگس پہ مار زلف بہی بل کہا کر دی ہین
سر چشم سیہ یا جال پہیلا ہی یہ سنبل کا

کہجوری چوٹیو نسی تازیانی کیون لگاتی ہو
پڑا ہی لپٹی دستار پہ بہی داغ کاکل کا



رقیب روسیہ یار زنخدان توڑ لیویگی
قناعت سیب پر کر کی مزا چکھا توکل کا

کرن سورج کی جلتی ہی رخ مہتاب تہتا ہی
ہ و خور کو جلاتا ہی تیرا عالم تجمل کا

مقام عشق مین کب خانہ جنگی تنگ ہوتی ہی
اوٹھا ہی دل اب نہین موقع ذرا صبر و تحمل کا

بلاتا ہی کبہی کو غیرونکو اوٹھاتا ہی
سناتا ہی کبہی قم وقتم کہین موقع ہی قلقل کا



شعر

لچیلا ہی سی نازک ہی ایجان بدن تیرا
اب چہو نہین سکتی ہم پہولا ہیہ چمن تیرا

انکہین تری نرگس ہین رخسار تری گل ہین
چہوتا ہی مونہ ہونکو سیب ذقن تیرا

ناخن تری سورج ہین اور چاند ہتہیلی ہی
آئینہ خود رو ہی شفاف بدن تیرا

دندان تری موتی ہین خورشید سیا ماتہا ہی
درجہڑتی ہین باتو نمین ایسا ہی دہن تیرا

عاشق لب رنگین کی بوسو نپہ ہوئی مائل
حصہ مین لگا سیکی یہ ملک یمن تیرا

اینڈا ہی عبث قد سی باغی ہو گلشن مین
کچھہ پاس نہین کرتا یہہ سرو سمن تیرا

او سی تجھی نفرت ہی غیرونسی محبت ہی
کب بھائیگا [illegible] کو ایجان چلن تیرا

شعر

مین تو ہون سلطان مضمون مجھی تو کیا جائیگا
شعر گوئی سی میری خاقانی شہ با جائیگا

محفلو نکو خلوتون کو روکی پاپی کر دیا
مین جہان جاونگا میری ساتھہ دریا جائیگا

ای مسیحای زمان بیمار کی تدبیر کر
موت سی بچ جاونگا گہر مین جو تو آجائیگا

بام کی اوپر چہپر کہٹ نی عجب عالم کیا
آج کل کوچہ سی عاشق کا ہی مردا جائیگا

خار خار غمسی بڑہ جاویگی عزت بہی یاد
دست وپائی عشق سی دامان صحرا جائیگا



فلک

ای فلک چندی فراقِ یار مین رکھا جو او — ساکنانِ عرش تک اپنا یہ نالا جائیگا

شعلۂ رخسی جلانی کی عبث تدبیر ہی — دل تو ہی خود سوختہ کیونکر جلایا جائیگا

کوی جانان مین چلو اؤ تماشا دیکھئے
وحشی ایک زنجیر گیسو مین پھنسایا جائیگا

شعر

وصل کی شب جب لگی مہندی ہمارا خون ہوا — دل ہمارا خون ہوا جب پای گل گلگون ہوا

مارِ زلفِ یار کی آگی نہ کچھ افسون ہوا — دستِ رنگین سی ہمارِ زلف کا شبخون ہوا

رفتہ رفتہ ہوگیا یہہ اتحادِ حسن و عشق — غیر سی آنکھین چھپا اپنی آپ پہ مفتون ہوا

ای فراقِ یار تن مین ہڈیان باقی نہین — کچھہ خبر بھی ہی تجھی لیلی کو ہی مجنون ہوا

طالعون تی پست کی آخر بلندی حرص کی — دفن ہمراہِ خزانہ آپ بھی قارون ہوا



کوہ و صحرا جل گئی کس سوختہ کی آہ کے
آہ اضطراب کہلا اے یار تو مجنون ہوا

درد و غم عاشقِ خود کشتہ کا سامان ہوگا
راحتِ دل سببِ رنج فراوان ہوگا

دہنِ تیغ سے بوسہ کی عوض چوٹ کرو
لبِ شمشیر لبِ زخم سے خندان ہوگا

فصل گلمین نہ لگیگا کبھی وحشی کا پتا
پہر نہ چہولی نہ گریبان نہ دامان ہوگا

محفلین چہوڑ کی بہاگینگی حسینان جہان
گلشنِ دہر میری آہ سے ویران ہوگا

جانکی جان نہی لیگی کہین ایجان جہان
منتین کرتا ہون اس جان پہ احسان ہوگا

کم نہین مہر سے کچہہ روشنی داغِ جگر
لختِ دل سے میری تربت پہ چراغان ہوگا

حسن خود رفتہ پہ مغرور نہو قاتل دہر
رتبہ شاہ و گدا حشر مین یکسان ہوگا





مسندِ حسن مزیب ہی تجھی رشکِ پری — افسرِ عشق میرا تاجِ سلیمان ہوگا

زیر کہا جائینگی دنیا مین حسینانِ جہان — گیسوی یار اگر رخ پہ پریشان ہوگا

پھر گیا ہمر طلبِ وصل سی آخر چپ رہ

سُن چُکی سُن چُکی صاحب وہی سامان ہوگا

شعر ۱۴

ہمسفر خالی چلی کیا عید مین غم ہوگیا — عشرۂ ذی‌حج مین ماتم تہا محرم ہوگیا

کس سلیمانِ جہان سی سکۂ الفت ملا — کونسا جاری زبان پر اسمِ اعظم ہوگیا

در گذر جیتا دل اس وحشی سی اسمین دم نہین — دام مین یہ دمبدم آیا تو بیدم ہوگیا

نوبتِ فتح و ظفر سی سینہ کوٹینگی رقیب — اب لوائی عشق فوجِ حسن پر خم ہوگیا

حرف سکہ کی طرح مین خانۂ زرین ہوا — کیا مٹی گا داغِ دل یہ نقشِ خاتم ہوگیا

کیون ڈراتا ہی اُوبہر کرای جہان پر زال
کیون مٹاتا ہی ہمارا نام رُستم ہوگیا

انقلابِ دہر سی بدلا نہین پر مِل گیا
صورتِ غم مجہسی ہی مین صورتِ غم ہوگیا

طعنۂ زاغ و زغن ہونگی حسینانِ جہان
خُمِ کلف زیر زمین اوسنی سا ایک جم ہوگیا

پہر خیالِ زلف مین یہ داغِ دل سونلا گئی
مُشک کا مرہم میری زخمونکا مرہم ہوگیا

بدنصیبی میری جائیگی نہ روزِ حشر تک
جامِ شہدِ صاف آکر ہاتہہ مین سم ہوگیا

عشقِ معشوقِ حقیقی مین مزا ہی شاہِ حسن
ایک گدا ادنی سا ابراہیم ادہم ہوگیا

کوہِ مروہ تک پہنچ جائینگی ہم ای باصفا
آب اس چاہِ ذقن کا آبِ زمزم ہوگیا

کونسی بدخواہ نی [illegible] اونہین بہکا دیا
آنا جانا آج کل اونکا بہت کم ہوگیا

اونہ



شعر

رفتہ رفتہ تمہی اب وصفِ کمر ہونی لگا — نخلِ قامت پہر ہمارا بی ثمر ہونی لگا

پہنس گئی دنیای رہزن مین ہزاروں مالدار — بی خبر تجہکو عبث خوف و خطر ہونی لگا

دیکہہ لینا پہر گلی سی اس چہری کی تیزبان — پہر تجہی مرغِ سحر وہمِ سحر ہونی لگا

قاتلِ حسنِ بتان کیونکر نہو سارا جہان — تذکرہ صورت کا صاحب بدر ہونی لگا

رشک کی ماری زمرد خاک مین ملجائیگا — کانکا سبزہ بہی اب عالی گہر ہونی لگا

کیونکی کیون پہر کالیان کہاینگی صورت بن گئی — لطف غیرون پر میری پیشِ نظر ہونی لگا

گفتگوئی عشق سی کیا جابجا رسوا ہوئی — تذکرہ میرا تمہارا در بدر ہونی لگا

کب رکی [illegible] سی تیغِ ابروی جانانکی چوٹ
سامنی تلوار کی دل بی سپر ہونی لگا



۱۱ شعر

گوش می نوشی مین سونیکا جو بالا دیکھا | جلوهٔ حسن صنم ہمنی دو بالا دیکھا

عارضِ سرخ پری چہرہ پہ کالا دیکھا | شب کو ہمنی اثر زلف چلیپا دیکھا

سرو یاد آیا جو اوسکا قد و بالا دیکھا | یا قیامت یہ قد ہمنی دو بالا دیکھا

چاند کو ہمنی رخ زخشم پہ ہالا دیکھا | قاتلا آج تو اس زخم کا آلا دیکھا

روئی فرقت مین تو ہمنی کہ دریا دیکھا | آہ ان آہونسی گلشن کو بہی صحرا دیکھا

مردِ میدانِ شجاعت کو صف آرا دیکھا | جوہر تیر و کمان خنجر زیبا دیکھا

برق رخسار کا سینہ پہ شرارا دیکھا | آپکی چوٹ نہ کی دلکو گوارا دیکھا

گلشنِ دہر مین اوسکا قد و بالا دیکھا | سرو آزاد چمن ہمنی دو بارا دیکھا

عارض زرد پہ بہ جو گئی آنسو سرخ | ربط و اسلوب بہار او خزانکا دیکھا

نہ کوئی معجزہ دیکھا نہ کرامت پائی		ہمیں زندہ کیا قاصد کو مسیحا دیکھا

نہ ملی پر نہ ملی تھی طبیعت صاحب

دلِ اظہر نے بہت لطف و مدارا دیکھا

جسمِ حضور تختۂ گلزار ہو گیا	۴ اشعر	داغوں سی بندہ دیکھی زردار ہو گیا
آہوں سی جسمِ زار شرربار ہو گیا		بجلی سی دل لگا تو اثر پاز ہو گیا
کافر اودہر جو بستۂ زنار ہو گیا		بنن یہ بات سوچکی دیندار ہو گیا
جامِ شرابِ وصل سی سرشار ہو گیا		کیا بی خبر کئی تھی خبردار ہو گیا
جو اوسکا چشمِ دل سی طلبگار ہو گیا		بیشک خدا اوسکا مددگار ہو گیا
سچ ہی کہ تو طبیبِ دلِ زار ہو گیا		بندہ یہ سن کی حسن کا بیمار ہو گیا



ہر صبح و شام لیتا ہی آکر خبر ہما
کچھہ درد ہڈیون مین جو دلدار ہوگیا

کسکو خبر تنزلِ حسنِ بتان کی ہی
بندہ شروعِ عشق مین بیکار ہوگیا

محفل مین حال پوچھہ کی بلوایا کیجیے
دہوکی مین اپنی یار سی تہیار ہوگیا

سینہ سپر بناتا ہون مین دور دور سی
پلکونکا بہالا آپکا ہتہیار ہوگیا

ایک در ہی بند لاکہہ کہلی ہین جہان مین
جاؤ اجی نبولو خدا یار ہوگیا

ممکن نہین کہ جان بچی پیچ و تاب مین
سو تار ہو نگار زلفِ سیہ مار ہوگیا

ایک آیا ایک اوٹہہ گیا ایک بیٹہا ایک کہڑا
گہر آپکا معاف ہو بازار ہوگیا

ترکِ محبتِ می معشوق ہو چکی
[illegible] ہی اتنو عشق سی بیزار ہوگیا



اشعر

شروعِ حسن کا بیار اکِ نانہ ہوا
فراقِ یار مجہی موت کا بہانہ ہوا

بنا ہی مصرعہ دیوان ہمارا نو د اماد
عروسِ فکرِ معانی کو پہر بہانہ ہوا

شکم کمان کا خالی ہوا محبت سی
پلک کا تیر بنا اور دل نشانہ ہوا

وہ میرزا منش آنکھی دوری مین کبہی
گلوی شیشۂ مہرِ فلک جہکا نہ ہوا

کبہی نہ پنجہ شل سی کہلی گا یہ عقد
کہا نگار زلف مین پیدا یہ شاخسانہ ہوا

شعاعِ رخ سی در و بام ہو گئی روشن
مثالِ آئینہ میرا غریب خانہ ہوا

چہپا نہ مرکی بہی لسی خیالِ الفتِ بت
ہمین تو آخری قسمت بہی آشانہ ہوا

پسا ہی جاتا ہی نمکین صور تو نپر دل
زبانِ زخمِ جگر کو مزہ چکہانہ ہوا

نہ آپ زلف سی نکلا نہ خالِ رخ سی چہپا
میری نصیب نہین ایسا ہی آب و دانہ ہوا

کبھی اسیرِ ذقن اور گاہ قیدی رخ | اب اپنی دلکو پری رو کوئین جھکا نہ ہوا

زبانِ غیر سی پڑہ ہوائی عاشقانہ غزل

کبھی اوسی دلِ مضطر اگر دو کہا نہ ہوا



۵ شعر

فن عشقِ ماہ مین اب بدر بھی کامل ہوا | پندرہ دن سرکشی کرکی بہت حاصل ہوا

پھر جوانانِ چمنکی ہوگی مقتل مین بہار | گلفشان پھر سب پہ نخلِ تیغِ قاتل ہوا

شانہ کرکی گیسو رخسار و نپہ کیون بکہرا دئی | آئینونمین بال ڈالی اسی کیا حاصل ہوا

چار چیزین بانی انسان ہین یہ کیا ہوا | پانچوان عشقِ صنم عنصر مین کیون داخل ہوا

آبِ دندان جوہر یکا جب مجھی یاد آگیا | ماہی بی آب کی مانند دل بسمل ہوا

اوسکو غرا ہی نہین میری برابر دوسرا



تیغِ ابرو سی دلِ اخضر بہی اب گہائل ہوا

شعر

چاک دامن سی ملا چاکِ گریبان اپنا
آگی اب دیکہی کیا ہو سر و سامان اپنا

فکرِ دندانسی جو دیوانہ مین بہری ہین موتی
پاس کرتی ہین بہت لعلِ بدخشان اپنا

خفقانیکو مناسب ہنہین یہہ بند مکان
دل کہلا ئیگی بہت سیرِ گلستان اپنا

کانپ جاتا ہون جو سنتا ہون کہ وہ گہر مین ہین
دل لرزتا ہی بہت بہرِ رستان اپنا

سرو قد یا درخِ یار سی کہل جاتی ہین
صرصرِ غمسی خزان ہی چمنستان اپنا

سرد مہری نکرو گرم کرو پہلو بہی
کیا یونہین گذریگا ایجان زمستان اپنا

جگمگا رہتا ہی ان وزون مضامین کا بہت
طائرِ شمس پر اوڑتا ہی پرستان اپنا

لاکہہ صورتسی اسی وزمین سمجہاتا ہون
اب نہین مانتا اپنی دلِ نالان اپنا

صید تیرِ مژگان کا جو آتا ہی خیال
لوٹ جاتا ہی وہین یہ دلِ بریان اپنا

ہین تو سردارِ شہیدانِ جہان ہم قاتل
پاس کرتا ہی بہت گنجِ شہیدان اپنا

دوسری نہین جگہہ پہ وہین جاتی ہم
نہ ملا پر نکلا آپ سی درمان اپنا

تا کمین رہتی ہین ہم روز یہان سیتاً
کم نہین مہر سی ہرگز دلِ سوزان اپنا

اسی گلزار کیا اوس مین بہری ہین گانٹی
کیون نہ مداح رہی باغ و بیابان اپنا

دونگی پہوٹی کی یہ جائیگی جل جائیگی
سر دہنا کرتی ہی پہر شمع شبستان اپنا

پاون پہیلا نیکو دیتا نہین تہوڑ یسی مین
کیا برا نام کیا گنبدِ گردان اپنا

بوسی لو مصحفِ عارض کی اشارہ وہ یہ ہے
جسکا جی چاہی پڑہی وقف ہی قرآن اپنا

چاندنی مین سیر خورشید نکل آتی گا
منہہ دکہاتا نہ اوسی ای مہِ تابان اپنا

رند مشرب کا گذر ہوتا ہی چہپ چاپ یہین
دین پوشین کرین گبر و مسلمان اپنا

افسرِ داغِ جنون تختِ بیابان پہ ملا
ڈہنپ گیا تاجِ الم سی سرِ عریان اپنا

باغبان توڑ نہ لی چونچ نہ بلبل کی لگی
اینہو پوشیدہ کر و سیبِ زنخدان اپنا

یوسفِ دہر ہی تو اور مہِ کنعان ہی تو
ای عزیز آج تو دی چاہِ زنخدان اپنا

خاک چہانی ہی بہت رشک سی گلزار و چمن
زار کہان ہی گلِ خندان اپنا

۱ شعر

دلِ زار کو رشکِ بہار کیا تجہی کچہہ بہی ہمارا الم نہ ہوا
رخِ یار مثالِ ہزار کیا نہیں باقی کوئی جو ستم نہ ہوا

یہ خزانہ ہی واہ اثر کو میری ملا ہو نہ تو رشکِ قمر کو میری
ملا کونسا داغ جگر کو میری کہ جو دلمین بجائی درم نہ ہوا

جو غنی ہی گدائی فراق ہوئی جو قیصر تہی حسن مین طاق ہوئی
پڑی صدمی یہ ہمپہ کہ شاق ہوئی الٰہی مین اسکا الم نہ ہوا



دل زار جو عشق مین زار رہا نہین اوسکی کسیکو خبر بہی ذرا
رہا دیر ہی مین اسی بت مین صید آگہی اکی شیخ حرم نہ ہوا

تن زار کو عشق کا داغ دیا میری لگی ہیلنی کو باغ دیا
مجہی تم مین جام ایاغ دیا میری جلنی کا تجکو الم نہ ہوا

پہری مرغ سحر کی کلیہ چلی وہین آ کی قضا بہی تو پہر ٹلی
یہ چہپا وہ نگار ز خفی وجلی مری یار کا مجہپہ کرم نہ ہوا

میری مونہہ مین زبان نہین شکر خدا استو قابل گریہ ہی خال مرا
برہی آپکی دیکہتی جور و جفا و ستم جو قدیم تہا کم نہ ہوا

کبہی سر کو جو جہکانہ کرتی تہی ہم سو وہ آن پڑا تری پر قدم
تری سر کی قسم تری پا کی قسم کسی اور کی آگی یہ خم نہ ہوا

دل و جان فدا تہا جو تجہپہ صنم گیا عشق مین سوی ملک عدم
بہلا اور کا شکوہ تو کیا کرین ہم مری ہیکا تجکو بہی غم نہ ہوا

کر اب ... زار تو بند وہان نہین مونہہ مین تو قابل شعر زبان
اوٹہی یار بہی پاس سی کہی یہ گمان تری لیہ بہی کیا کیا الم نہ ہوا

شعر

وصل مین دیکہہ تپ ہجران نی آخر کام تمام کیا
یا وہین قد کی آہین کہینچین وارہ یہ جا کی مقام کیا



عشوہ و غمزہ و ناز و ادا شوخی و چستی و چالاکی — سب نی ملکر دیکھہ چکی آغاز کا کیا انجام کیا

کس بلبل کی دلکو جلایا کونسی بیکل کلی ہوئی — اتنی دیر رہی گلشن مین بو لو کیا کیا کام کیا

محفل عیش مین خوب بنایا سامان میخوار یکا وا — شیشہ میری دلکو بنایا چشم کو اپنی جام کیا

وصلسی خوش کر واُنکو دل اُرہی سکا الم مین پہیا — تیر مژہ دکھلا کی اوس وحشی کو تمنی رام کیا

شعر

ہر موی بدن زلف گرہ گیر مین اُولجہا — چہرہ سی جو نکلا تو شب قیر مین اُولجہا

جی چاہا کہ مضمون کی بلائین وہین لی لون — کلک سر انگشت جو تحریر مین اُولجہا

پھر روشنی طبع رسا اپنی بڑہی گی — پھر شمع کا سر آ کی گلگیر مین اُولجہا

پھر دل نی مری سلسلہ جنبان کیا مجکو — غل پڑگیا پھر زلف کی زنجیر مین اُولجہا



ابروسی نظر جا پڑی پلکون پہ صنم کے
نکلا جو کمانونسی یہ دل تیر مین اُلجھا

وصفِ خط و عارض مین زبان کہل نہین سکتی
اس مصحفِ ناطق کی مین تفسیر مین اُلجھا

پہونچا کی دہن دل نی لیا تیغ کا بوسہ
رومال جو شمشیر کا شمشیر مین اُلجھا

تیری غزلون پہ ہلالی بہی فدا ہے
فرہاد بہی شیرینیٔ تقریر مین اولجھا

۹ شعر

طفل مکتب نی سرِ مرغ منور توڑا
خط بہی پُرزی کیا اور دل بہی برابر توڑا

سخت جانیسی یہ تلوار بہی عاری آئی
میری گردن پہ نہ جلاد نی خنجر توڑا

نامِ حیدر نبی ابہی در کو اوکہاڑون اُکہٹ
دیکھہ لی ایک نی جا کر درِ خیبر توڑا

کیا مزیب ہوا اوس سیم بدن نا رکہو دُ
مچھلیان کا نوئین اور سینی کی اوپر توڑا



باغِ عالم مین ملا نخلِ محبت کا یہ پہل | یعنی اوس سیبِ زنخدان کو جا کر توڑا

قابلِ صیدِ محبت نہ رہا مرغِ بدن | دلِ نازک کو میرا تو نی ستمگر توڑا

روتی روتی جو ذرا آنکہہ نی آنسو نہ دئی | جنس کا ہو گیا ہر شہر مین گہر گہر توڑا

تیغِ ابرو سی جگر کی ہوئی ٹکڑی ٹکڑی | تیرِ مژگان نی ہمارا تنِ لاغر توڑا

باغبان ہنستی ہین [illegible] ہی کہلا جاتا ہی

رقص کا لیتا ہی جب سرو صنوبر توڑا

شعر

چاک چاک اپنا گریبان نہوا تہا سو ہوا | وحشتِ دل کا جو سامان نہوا تہا سو ہوا

رخ تیرا آتشِ سوزان نہ ہوا تہا سو ہوا | دل میرا شمعِ شبستان نہوا تہا سو ہوا

ابر مجہپر کبہی گریان نہوا تہا سو ہوا | گہر کبہی خانۂ زندان نہوا تہا سو ہوا



چمنِ عشق بیابان نہوا تھا سو ہوا
زخمِ دل خوردہ نمکدان نہوا تھا سو ہوا

زرد رنگِ رخِ جانان نہوا تھا سو ہوا
دل کبھی طفلِ دبستان نہوا تھا سو ہوا

باخدا دیر مین رہبان نہوا تھا سو ہوا
کافرِ عشق مسلمان نہوا تھا سو ہوا

جور جو گنبدِ گردان نہوا تھا سو ہوا
دل کبھی گنجِ شہیدان نہوا تھا سو ہوا

رخِ انورسی مین حیران نہوا تھا سو ہوا
کبھی ای زلف پریشان نہوا تھا سو ہوا

ظلم و جورِ شبِ ہجران نہوا تھا سو ہوا
خانۂ گور مین مہمان نہ ہوا تھا سو ہوا

چشمِ انصاف سی طوفان نہوا تھا سو ہوا
دلِ ابتر چمنستان نہوا تھا سو ہوا

شعر ۹

نورِ دل عقدِ ثریا مین جو پایا نگیا
مر گیا ہجر مین مہ داغ اوٹھایا نگیا



عشق کا حرف کبھی منہہ سی سُنایا نگیا
جگرِ عاشقِ دلسوز جلایا نہ گیا

ٹھوکرین کہاتا بہلا سا منا کیونکر کرتا
پاؤن شل کبک کی تہی راہ مین آیا نگیا

خوابِ خرگوش ہی غفلتین پڑی ہین رقیب
بختِ بیدار کو عاشق کی سولایا نگیا

زہر پلوادیا زلفون سی چہوڑا اگر مجہکو
مجسی امرت کا نوالا بہی کہلایا نگیا

ہاتہہ مل مل لیئ اوس فتنۂ عالم نی آہ
عطرِ مجموعہ سی مجکو جو بسایا نگیا

جسّی چوکا وہ مرا جسپہ پڑا اچہی گیا
تیرِ مژگان کبہی تودیہ لگایا نگیا

کیسی جلاد ہین بت میرا تو دل نازک ہی
مردہ گنگا مین بہی ہندو کا بہایا نگیا

کوچۂ یار مین دہونڈا بہت اختر مینی
ایسا کہویا گیا دل میرا کہ پایا نہ گیا

سمجھتی ہین جسی افلاک خانہ ہی میری دل کا — ۱۶ شعر — لگا ہی دور جا کر آشیان غم عنادل کا

رہا کرتا ہی ست فیض جاری ہمیہ قاتل کا — بچھوڑا اپر بچھوڑا ہٹ یہی کی دیا بہت بل کا

تڑپ اور بیقراری ہی تیری مقتول مین اتنی — پڑا ہی برق پر شاید کہ پرتو حال بسمل کا

اوڑادون مرغِ مضمونکو مین بے پر کری عالم مین — دیکہا دون طایرِ مضمون مین عالم نیم بسمل کا

بچاو کشتی تن بحرِ آتش سی او بہار وہی — علی ابنِ ابی طالب پڑا ہی کام مشکل کا

عجب کیا زاہدا تیری عبادت تیز ہو جاوے — پڑہا شل کلام اللہ سیپارہ میری دل کا

اداسی مار عالم کو نگہہ سی قتل کر ہمکو — دیکہا دی قاتلا مقتل مین سبکو رقص بسمل کا

ہوا ہون داغدار ایسا کہ اندہی ہو گئی مہرو — مٹا دیتا ہی دل عالم فروغ ماہ کامل کا

غرور اس حسن پر جتنا کرو تم زیب دیتا ہی — نہین دیکہا کوئی عالم مین اس شکل و شمائل کا

وہو ئین سی آہ کی طیار لیلا کی ہوئی محمل
نبایا چاک دلسی ہمنی پردا اوسکی محمل کا

فقط اک بوسۂ شیرین بجو دہن سے خرچ کیا ہوگا
گناہانِ کبیرہ سی ہی کرنا رو سائل کا

بہت نظرو نمین اوس لیلی شمائل کی ورایا ہون
پتا پوچھا کری صحرا مین مجنون ہی منزل کا

پری بطرح عاشق ہی بیا یہ جائیگا کیونکر
یہان کچھ کام ملا کا نہی کچھ کام کامل کا

تڑپ کر جا ہی پہنچونگا مین عینِ قبلین اوس تک
میرا کیا جائیگا گر ہاتھہ دکھی گا تو قاتل کا

مین مشتاقِ اجل ہون کاش کسدن تک ہی آئی
وہانِ زخمِ خندانسی کرونگا شکر قاتل کا

اعانت بہرِ آن چاہتی محزون وغمگین ہے
نہین کہو لو گی حیدر آنکہ عشق ہی مشکل کا

گالو نپہ جو اوس یار کی بالا نہین رہتا
شعر
دنکو کبھی مہتاب پہ ہالا نہین رہتا



تیری قد و بالا نی قیامت بھی دیکھا ہی | ہی کونسا دن دل تہ و بالا نہین رہتا
ساغر بھیرا کم ظرف جڑھا جا نہین دم مین | مجھہ رند کی ہاتھو نمین پیالا نہین رہتا
تر کمر یار نہ تپلی مین سما یا | شاعر کی کبھی آنکھہ مین جالا نہین رہتا
اوڑ جاتا ہی آہو کا دھوان ایک ہو ہین | نالان ہون زبان پر میری نالا نہین رہتا
کوڑی بھی نہین پاس کنارے جو بنا ئین | قبضی مین سرو ہی کا بھی مالا نہین رہتا
کیا منہہ جو تری منہہ سی وہ منہہ اپنا ملاوی | غیرت سی تیری منہہ پہ دوشالا نہین رہتا

اغیار نی جو کھینچا تو کنارا کیا جلدی سے
چل دیتا ہی جھپٹ چاہنی والا نہین رہتا

گلشن دلسی جو مینے سر لا لا کھینچا | ۱۲ شعر | داغ پڑ پڑ گئی حب یار کا نقشا کھینچا

حسن



حسنِ یوسف نی اگر عشقِ زلیخا کھینچا
شوقِ مجنون نی سرِ پردہ لیلا کھینچا

گاو دم آہ جو کی سروکا دہو کا پایا
کبھی ہم ہمنی قدِ یار کا نقشا کھینچا

کیا نظر پڑ گئی تیری رخِ تابانکی جھلک
ماہ نی منھہ پہ یہہ کیون ابر کا پردا کھینچا

ہمنتو بیہوشِ ازل ہین ہمکو کچھہ نہ کہو
زہر مارِ سرِ محبوب کا سارا کھینچا

بات جو منھہ سی کہا کیجئی پوری بہی تو
سارا دل ٹوٹ گیا آپنی آدہا کھینچا

آئینہ بن گیا حیران کہلی سب قلعی
کفِ پانی تری حسنِ یدِ بیضا کھینچا

پی گیا آنسو ونکو خوفسی غیرونکی مین
ابر کی طرحسی ان آنکہونسی دریا کھینچا

یدِ بیضا کا ملا ہاتھہ کو اوس کی رتبہ
میری معشوق کا مانی نی کفِ پا کھینچا

صورتِ ابرِ تنک ہی رخ روشن پہ نقاب
ماہ پر قدرتِ اللہ نی ہالا کھینچا

برق حسن آپکی گر کو ندگئی بدلی مین — تپشِ دلنی ادہر دلسی شرار کہینچا

رند و زاہد سی کبہی میل نہین ... کو
وہ کشاکش مین پڑا پہرتا ہی کہینچا کہینچا

شعر

ہماری سامنی جب شوخ مہ لقا آیا — گلی لگا لین یہی دلمین بارہا آیا

پڑا ہون جان نہین تنمین جان سی آوی — کہو کہو کہ کدہر قاصد صبا آیا

نگاہ سی مستی تو ابر سیہ جہا نمین وہ اٹھا — حیا کی پان رقیبونکا خون بہا آیا

خدا خدا کرو کہتی ہو کیا حنا سی ڈرو — ہٹو ہٹو کہ وہ بت بر سرِ جفا آیا

کبہی تو برق سی چشمک زنی مین ہو — سُنا ہی ابر کو رونی مین وہ ہنسا آیا

اوٹہو اوٹہو چلو محفل بڑہا دو رات گئی — غضب ہوا جو یہان وہ بگڑ چلا آیا





ہزار حشر مہر و نثار ہووینگی
جبین پہ اپنی وہ افشان اگر جما آیا

ہو گیا بنے ملائک بہی تیری انداز کا
کیا بیان کیجی خداوند دو عالم ناز کا ۰اشعر

پہر خیال اس مطلبِ عنقا کو ہی شہباز کا
صید ہو پہر نام ہو اس عاشقِ جانباز کا

غیر کب دمساز ہونگی کسپہ ٹوٹیگا ستار
تار جہک کر بنگیا مضراب کی آواز کا

واہ وا صیاد تجہین ایک نفس بہی تنگ ہی
طائر جان کو ارادہ ہو گیا پرواز کا

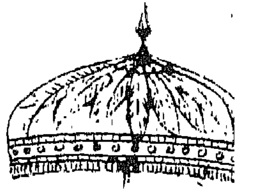
ایک کو دو کر دیا ابرو نی دوسی چار تہے
کیا بتاؤن کاٹ مین اس تیغ خانہ ساز کا

ہجر مین ہم سوچ لیتی ہین وصالِ ماہ رُو
یا الٰہی نیک ہو انجام اس آغاز کا

جسکو چاہی تو لبِ جانبخش نہی مرنی کری
وہ طلوع مہر ذرہ ہی تیری اعجاز کا

مجلسِ شاہِ شہیداں جبسی دنیا مین ہوے | نیلہ گون ہی رنگ چرخِ تفرقہ پرداز کا
اپنا خمسہ منتشر ہی ہی عناصر مین خلاف | چوکڑی دم بھرتی ہی اوس آہوی طنّاز کا

واہ میٹھی باتونسی یہ تجھے پھسلا لے گئے
تو تو بن ہو گیا اس حسن بے کے انداز کا





شعر

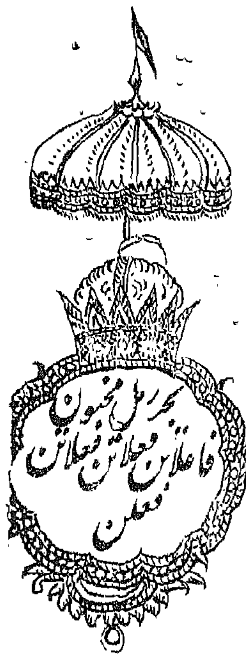
عارضِ صافی اوس گُل کی چمن یاد آیا | زلفِ خوشبوی پریرو سی ختن یاد آیا
چوکڑی بھول گئی جسکو ہرن یاد آیا | پنجتن پاک کی صدقی سی وطن یاد آیا
وصفِ لبہای پریرو سی یمن یاد آیا | دُرِ ناسفتہ کو وہ طورِ سخن یاد آیا
عیش و راحت مین مجھی رنج و محن یاد آیا | بزمِ احباب مین وہ عہد شکن یاد آیا
صورتِ مرگ نظر آگئی رخسار و نسی | دیکھہ کر خنجرِ ابرو کو کفن یاد آیا

کاشغر کا جو منگاتی ہین سفیدہ جرّاح
مجھی زلفونکی لئی مشک ختن یاد آیا

ڈھونڈھتا تھا کہ معمہ ہین نہ بھگون ای یار
ذرّ کا سوراخ جو دیکھا تو دہن یاد آیا

عشق پستہ ہوس سیب تمنائی گل
لب ورخسار و ذقن وقت سخن یاد آیا

نہ رہی گا نہ رہی گا اسی یہ غربت ہیہی
زار کو اب اپنا وطن یاد آیا



۵شعر

یار سمجھی تھی مگر تر کِ ستمگر نکلا
تو لا الفت مین دل ترک تو پتھر نکلا

مارِ گیسوی رسا کان کی پاس نکلا
زہر اس سانپ کا دل پر مری جا کر نکلا

چلو میخانہ کو او ٹھہ کر کہ گئی شامِ خمار
میکشو مژدہ کہ خورشید کا ساغر نکلا

چوری چوری مین تو جہلی کا بھی نقصان ہوا
بن گیا چور محل اور نیا گھر نکلا

کیسی بیدرد یہ صیّاد نے کتری پر صاف — سال پر سال کٹا پر نکوئی پر نکلا

آج مین شوق شہادت مین بنا شمع صفت — پھر قلم کر اسی ای یار میرا سر نکلا

جا رہی جا بسی یہی انصاف کیا کرتا ہی — بیخبر حیف ہی گہر سی بہی نہ باہر نکلا

دلِ سوزان سی میری تمہین ہوئی کتنی فشا — مجمر سینی مین کیا گرم یہ اخگر نکلا

کیا کہین اپنی نظر جو کہ گئی اسجا پر — جانتی تہی جسی سرو وہی نکلا

شعر

دنکو بھی یار کی ہی دیوشب تار گہٹا — کیون ڈراتی ہی مجہی اٹکی سر بار گہٹا

جنس دل کم ہوئی ہر طرہ کا بازار گہٹا — اپنی نظرون سی مجہی تو تو نہ ای یار گہٹا

فکرِ مضمون سی اگر کلک شہر بار گہٹا — غم و اندوہ کی چہا آئی وہین بار گہٹا



دلسی پُر دل ہوی یا دلسی ہوی ہم بیدل
میرا ہر مصرعہ دیوان بہی گہنگہور ہوا
وہ پڑی یہ پڑی او سجا گئی اسجا آیی

جہوم جہوم آتی ہی یہ کس لئی ہر بار گہٹا
اس سیاہی پہ عبث جہومتی ہی یار گہٹا
بجلی کی آج لگا آئی ہی ہتہیار گہٹا

جیسی اوس برق کی الفتین ہی   بیمار
دیمین لینی کو خبر آتی ہی سو بار گہٹا

صدقی خدا کی دلکا بہی اب مدعا ہوا
تُم مہربان تہی تو سبہی مہربان تہی
ہونٹہہ اپنی چابتی نہین کسطرحسی ہم
خونِ شہید نازسی منہہ لال لال ہی

شعر

تُم گہرمین بند ہوگئی مطلب روا ہوا
تُم کیا خفا ہوئی کہ زمانہ خفا ہوا
جب چہولیا نمک کو تو دل بدمزا ہوا
ہاتہومین خوب رنگ حنا ہی رچا ہوا



کوچہ ہر ایک رشکِ گلستان بنا دیا — نکلا جدہر سی پہولو نمین وہ گل لبا ہوا

پر نور میرا خانۂ دل ہی چراغ سی — روشن ہی داغ عشق تمہارا دیا ہوا

مرہم کوئی لگائی جو دو چار داغ ہون

کاٹن تو سر سی ہی پانک جلا ہوا

۱۲ شعر

جب دوات و خامہ مانگونگا حسن ملجائیگا — جب کبہی شنگرف آتی کی مین ملجائیگا

گر یہی دلسی فروغِ شعر بہی بڑہ جائیگا — پہوٹ نکلونگا جو شمعِ انجمن ملجائیگا

عالمِ غربت کی ہمکو سیر ہو ویگی نصیب — بیوطن ہو جاؤنگا جب تیرا تن ملجائیگا

کہا فنس کہو ویگا بہت ای باغبان گلزار مین — کج کلہ غنچہ ہو جب گل پیرہن ملجائیگا

طوق گردن مین مثال فاختہ کیون ڈالتی — علم کیا تہا سرو سی سبب فن ملجائیگا



جوشِ وحشت ہی تیز مرگ اب کسکو ہی — پہاڑ ڈالونگا اگر ذکر کفن مل جائیگا

ہفت کوکب کا اثر ہی ساتوان بند ہوا — آہ وزاری درد وغم رنج ومحن ملجائیگا

کیا ہوا غیر ونسی ملنی کی جو کہاتی ہو قسم — محفلو نمین ٹوک دون جب وہ سجن ملجائیگا

پاؤنپر کبکِ دری گرگر پڑینگی راہ مین — رام کرلیگا اوسی بہی گر ہرن ملجائیگا

وہ قدِ بی بار ہی اپنا قلم ہی بار وار — کلکِ مضمونسی میری سرو سمن ملجائیگا

تختِ غربت سی کہین بہتر ہی کاسہ فقر کا — بہیک مانگینگی اگر اپنا وطن ملجائیگا

شعر گوئی کا مزا [illegible] مین بالکل آچکا

مطلبِ دل بہی بعشق پنجتن ملجائیگا

میخانہ مینوش مین جانا نہین ملتا — شعر — مخمور کو اب اور ٹہکانا نہین ملتا



غیر آئی جو در پر ہمین جانا نہین ملتا
کس منہہ سی پہرین ہم کہ بہانا نہین ملتا

اوسی جو الگ ہون تو سبہی دوست ہین اپنی
اوسی جو ملا ہین تو زمانا نہین ملتا

لختِ دلِ صدچاک کی فرقت مین غذا ہی
زندان مین بجز غم کوئی کہانا نہین ملتا

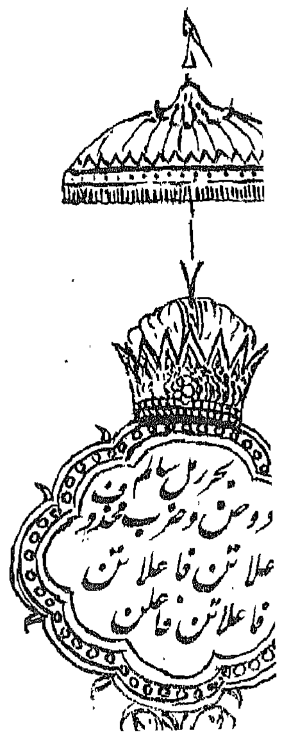
بہ جاتی ہین دل آبِ روان قنا ہی غم مین
برسون اوسی دریا مین نہانا نہین ملتا

مضمون دُرِ دندان کی مسلسل جو بیان ہین
اب سلکِ دُرِ نظم مین دانا نہین ملتا

غم مثلِ صبا سانس کی ہمراہ در آیا
ہمکو تو نوالہ بہی چبانا نہین ملتا

ای شیرِ خدا غمگین بیکس کی مدد کر
شاعر کو کہین اور ٹہکانا نہین ملتا

تم گلی سی مل گئی اگر دل اپنا بڑہ گیا
۹ شعر
کیا گہٹا صاحبکا اسمین بندیکا کیا بڑہ گیا



امتحاناً کیجئی کتنا جیونسی اختلاط
رابطہ ان باتونمین یا گہٹ گیا یا بڑہ گیا

رفتہ رفتہ ہو گیا یہہ اتحاد حسن و عشق
جسقدر زلفین بڑہین اوتنا ہی سودا بڑہ گیا

قطع کرتی کرتی وحشت کے بہی پاؤن تہک گئی
ایسا طول و عرض مین دامان صحرا بڑہ گیا

صورت گرد اس بیابانمین بہٹکتی ہم رہی
قافلہ منزل پہ آگی دوستونکا بڑہ گیا

حسرت شوق ہم آغوشی جو کی خط مین رقم
کم کیا ہرچند مضمون تمنا بڑہ گیا

میری مسی ہی تمہاری گرمی بازار حسن
مول یوسف کا خریدارون ہی سی تنہا بڑہ گیا

کہولکر رونا جو دل طوفان آتا شہر مین
آنسوونکی چار ہی قطرونمین دریا بڑہ گیا

آسمان پر کیون نہووی یار کا اختر دماغ
گہٹ گئی ہم حسن سی اوسکا رتبہ بڑہ گیا



۱۲ شعر

جہاں مین عیش و نشاط و سرور بینی کیا
جو کچہ نگر نا تہا ای شکِ حور بینی کیا

کلام بی ادبانہ حضور بینی کیا
خطا معاف ہو جو کچہ قصور بینی کیا

بغلمین داب کی دونا سرور بینی کیا
وہ پاس بیٹہی تو رنجش کو دور بینی کیا

صفای سینہ روشن سی کہل گیی قلعی
غبار آینہ دلکو دور بینی کیا

زمین پہ پاون تہی تو سر ہی سجدہ مین ہی خم
وہی سمجہتی ہین جو کچہ غرور بینی کیا

گرا جو کوہِ الم روشنی بڑہی دل کے
صفای سینہ وتن رشکِ طور بینی کیا

ملا نہ نام بہی نرمی کا سنگدل تجہ مین
ہزار بار جگر کو تنور بینی کیا

شرف مکانکو نامِ مکین سی پیدا ہے
جب ایسی مصرع کو بیت السرور بینی کیا

خوشی سی گہاٹ مین انگیا کی غوطی کہاتا ہون
کبہی جو ساحلِ غم سی عبور بینی کیا

اجور وہ پہلی ہی سی دستِ گورکن مین دیا | جو کچھ کہ کرنا تھا پھر قبور ہی مین کیا

کبھی سزا نہ ملی گی وہ نیک طینت ہین | وہ خوش نہاد ہین اونکا قصور ہی مین کیا

ستاری چھوٹ گئی منہہ پہ یار جانی کی | جو کچھ کہ کرتی تھی آخر ضرور ہی مین گیا



۱۳ شعر

تعشق مین بڑہ کر یہ عالم نہ نکلا | جو سمجھو تو مجنون سی مین کم نہ نکلا

نیا قافیہ ہاتہہ میری لگا ہی | کوئی اوسکی سینہ سی محرم نہ نکلا

وہ جا کونسی ہی جہان مین نہ رویا | کب افسانۂ اشک بے نم نہ نکلا

بہت مصرع ہنر و کیہی گہسیٹا | قدِ یار سی پر وہ باہم نہ نکلا

بہت سینہ کی وصل و ہجرِ صنم مین | کسی فصل مین پر وہ موسم نہ نکلا

چمن مین نہ طالع ہوا سب تہی گذرتی | وہ خورشید کیا پھر شبنم نہ نکلا

یہہ کسکی محبت کا پتلا بنا تھا — ہوا ہوگئی روح پر غم نہ نکلا

سیہ خیمہ لیلے کا تہا بہر مجنون — مری موت کا کوئی ماتم نہ نکلا

عبث منعمو میکدیکی ہوس ہے — کبھی خم بکف قبر سی جم نہ نکلا

بڑا شور پہلو مین تہا نازکی کا — جو چیرا تو خون نکلا اور دم نہ نکلا

رہا خاک کہا کہا کی اوسکی گلی مین — گنہ کر کی جنت سی آدم نہ نکلا

بہت گل کہلائی ہین الفت نی تو کیا — مری داغ کا کوئی مرہم نہ نکلا

طلوع محمد بہی ہو پیش اختر
ابہی تک تو خورشید عالم نہ نکلا

صنم سمجھتا ہی کون اسکو رنگ کا ٹیکا — ۹ شعر — تیہہ بندیا ماتھی پہ کبھی کلنگ کا ٹیکا



یقین ہی وہ بتِ ہندو بہی اوسکو پوجی گا
ہم اپنی سر کو سمجہتی ہین سنگ کا ٹیکا

ہزار بار تو کہینچا ہی تُنی رشتۂ دل
یہ گل کا داغ ہی جیسی پتنگ کا ٹیکا

مٹی نہ نام و نشان ہی نوشت قاتل ہی
پلک کا تیر ہی ماتہی پہ خنگ کا ٹیکا

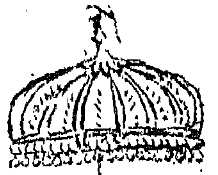
عبث رقیب دہکتی ہین لومڑی کی طرح
یہ داغ دل ہی میرا کیا پلنگ کا ٹیکا

تمہاری سکۂ زرسی بڑہی ہی قدر میری
خدا رکہی یہ میری نام و ننگ کا ٹیکا

جبین پہ داغ عبادت ہمیشہ تابان ہو
خدا نہ زاہدون کو دیوی بنگ کا ٹیکا

سپیرہ وجد مین لاتا ہی مار صحرا ئی
یہ تو بنڑی تو ہی روئی نہنگ کا ٹیکا

یہ ماتہا صاف ہی [illegible] نہو تو اسپہ سوا
ستارہ بن گیا اسپِ سُرنگ کا ٹیکا





۱۲ شعر

محبت کا یہی آغاز ہی انجام کیا کرتا
نصیحت کون سنتا اور دلِ ناکام کیا کرتا

تپِ فرقت بجاتی تھی کیونکر نبض دیکھلاتا
طبیبونکو بھلا مین مفت مین بدنام کیا کرتا

کبھی سودا تھا اوس زلفِ سیہ کا جسی کیا مطلب
مری تاریک خانہ مین چراغِ شام کیا کرتا

جگر جل جل گیا اغیار کا اوس گرمجوشی سے
رقیبونکو بھلا پختہ خیالِ خام کیا کرتا

ذرا پھر کشمکشِ چشمہ کی اوسکو دکھلادون
مین ایسا ناتوان ہون روغن بادام کیا کرتا

رخِ تینوش سی ہر وقت منہ پھلائی رہتا ہی
جو ہوتی گردشِ بخت آفتابی جام کیا کرتا

مری ہر رونگٹی نی جا لگی جالی مین گھر پکڑا
اوسی خود ہو گیا جنجال اسجا دام کیا کرتا

قبائی گلگو پھاڑا جب مرا گل پیرہن آیا
بھلا اس تنگدی مین جامۂ احرام کیا کرتا

جلا کر پھونک دیتا خانۂ اغیار گرمی سی
مری سینہ مین در آیا تو پھر حمام کیا کرتا

پہنچتا بہی اگر مین اوس گلی مین خاک نیند آتی ... صد اگہڑیال کی سنتا بہلا آرام کیا کرتا

یہ تصویر مبارک اس تصور کو جو بہا جاتی ... پہر اوسکی سامنی بہزاد کا مین نام کیا کرتا

زمین پر روشنی آتی نہین بڑہ کر وہ کیا جاتی

غزل گوئیمین الس ... کو مین نام کیا کرتا



۱۲ شعر

زور سی غیر نی اگر درِ جانان مارا ... و یو نی منہہ پہ مری تختِ سلیمان مارا

مجہہ پتہر نہ کوئی پہینکتا مجنون ہشیار ... کسنی اوستادکو ای طفلِ دبستان مارا

چاہ مین تیری عزیزونسی چہپا ای یوسف ... تیری داغون نی مجہی ای مہِ تابان مارا

چاک کاغذ ہی قلم ٹوٹ گیا چشم ہی کور ... اس سیاہی نی مجہی ای شبِ ہجران مارا

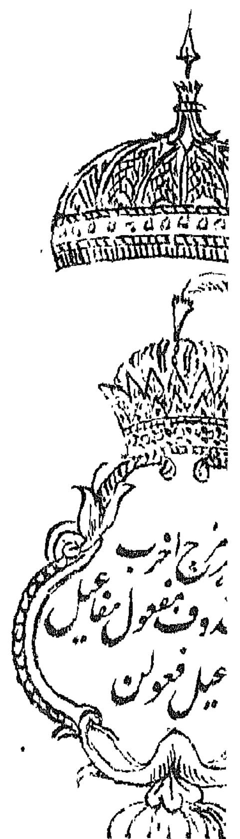
صاف تقصیر ہی مو بافیمین ان بارون کی ... کوئی کوڑا نہ اہنین کاکلِ پیچان مارا

ان نگاہون کی لئی ہمسا بہادر ڈہونڈہو	دلسی رستم کو جو مارا کوئی نادان مارا
آہ سوزانسی جلا کر ابہی پہونکونگا تجہے	کوئی پروانہ اگر شمع شبستان مارا
باغبان روتی ہین کیا سحر نفسی مین دیکہا	یہ نیا پہول تہا کسکو گل خندان مارا
بہول جائیگا سبق الفت لیلی کا ابہی	مجہپہ مجنون نی اگر سنگ بیابان مارا
ہاتہہ سی تیغ اوٹہا نا ہنی اکت پہ گران	پنجہ انگہہ سی ای رستم دوران مارا
فقر اکو نہین شاہون سی لڑائی کا رواج	دل اگر روک لیا شاہ حسینان مارا

آسمان باندہین ہین ای قلق تلو غزلو ہین بہت

اس زمین مین دل [illegible] کو کہو ہان مارا

ہر عاشق دل سوختہ دیوانہ ہی اوسکا	۱۲ شعر	وہ شمع تجلی ہی یہہ پروانہ ہی اوسکا



مجنون قدمِ عشق نہ راغورسی کہنا — صحرای جنون دیکہہ یہ ویرانہ ہی اوسکا

نورِ سحرِ صاف توہی خندۂ مہ رو — شب جسکو سمجہتی ہین وہ شرمانہ ہی اوسکا

دنرات کہلا جبسی رخ و زلف کو دیکہا — شمعِ سحری دیکہہ یہ پروانہ ہی اوسکا

خورشید جو مغرب سی پہر اشب کا ہوا دن — شقِ مہ تابان تو اک افسانہ ہی اوسکا

زلفونمین وہ کرتا ہی دل چاک سی کنگہی — جو آینہ اپنا ہی وہی شانہ ہی اوسکا

سودائی ہوی دیکہہ کی پہر ہوش نہ آیا — زلفونکا اولجہنا بہی اک افسانہ ہی اوسکا

وصلت سی لیا کرتا ہی وہ جنسِ محبت — بازارِ جہان مین یہی بیعانہ ہی اوسکا

کیونکر نہ رہی دلمین میری یار کا جلوہ — ای ہمنفسو دل یہہین خانہ ہی اوسکا

مین نذر کرون وصلمین کیونکر نہ زرِ داغ — ہجرِ رخِ تابانسی یہ جرمانہ ہی اوسکا

وہ کافرِ بدکیش ہیہ دینداِر محبت		کعبہ جو ہمارا ہی تو بتخانہ ہی اوسکا

کیون دلمین نہ خاک اوڑاے بیتاب
اس کوچہ مین کہویا گیا جانانہ ہی اوسکا

	اشعر	
یہانمین گوسلیمان کیطرح جاہ وحشم پایا		مگر کاسہ گدائی کا مثالِ جامِ جم پایا
رقیبِ روسیہ نی بوسہ رخ ایصنم پایا		یہان بوسہ کی بدلی جان نی درد والم پایا
خزانہ سی تری سب کچہ ملا حسرت نہین باقی		دیا جب داغ سینہ کو تو جیبی ایکدرم پایا
نہ مضمونِ کمر مین لکہہ سکا اللہ ری باریکی		بنی منقارِ عنقا کی اگر مینی قلم پایا
ملا عشقِ حقیقی واعظو عشقِ مجازی سی		خدا سمجہو خدا پایا صنم سمجہو صنم پایا
کفِ پا کی جو مٹی ہی وہی اکسیر ہی بہتر		نہ دینا کیمیا گر جو تری زیرِ قدم پایا



ہماری واسطی اوسکی وفا ہی عکس ہوئی ستی ہی | جو راحت چاہی غم پایا خوشی مانگی الم پایا

غزالان ختن ہون صید یہ اوسکا ارادہ ہی | کمانو نکو بہو و نکی تیر و نپر مژگانکی خم پایا

ہوا اب سوکھہ کر گلشن مین میرا جسم کانٹا سا | چمنمین فرقت گلسی نہایت ہی غم پایا

ترا کہنا نمانیگا وہ ہی بہت سرکش
نہین ہمنی کسیکی آگی اوسکی سر کو خم پایا



شعر ۱۴

احسانمند کیون نہو ایسی کفیل کا | محسن رہا نہین جو جبرئیل کا

روتا ہی مثل ابر تو نالی ہین رعد سی | آوازہ رقیب ہی کوس رحیل کا

تبرید وصل گرمی الفت مین چاہیئی | لازم ہی ای مسیح مداوا علیل کا

ای حور تیری ہجر مین دریا بہائی | سوتا ہوئی ہر آنکھہ میری سلسبیل کا

مضمون ملا تو شکرِ خدا کر کی لکھہ دیا | محتاج کب ہوا مین کثیر و قلیل کا
آتش زبان جلاتی ہین گلزارِ دہہ کو | دیکھلاتی ہی بہار گلستان خلیل کا
کیا راہ پر خطر ہی یہ دنیای بی ثبات | نہ کوس کا نشان رہا اور نہ میل کا
آنکھو نمین اوسکی گھر کیا سرمہ نی رشک ہی | ای کاش میری اونگلی کو رتبہ ہو میل کا
چھو لین جو تیرا چاہِ ذقن کر نہ احتراز | مانع ہوا خدا ہی نہ آب سبیل کا
ویرانہ کو یہ دلہی مگر عیش باغ ہی | سوتا ہر ایک آنکھہ مین ہی تی جھیل کا
سرمہ لگا کی روتا ہی وہ یار پر فریب | طوفان کیا اوٹھائیگا دریای نیل کا
بوسہ نہ لی مہوس دنیا ہی ای رقیب | قانع نہین قلیل پہ دل تجھہ بخیل کا
حسنِ بتان و حسن جہان سبسی بڑہ کی ہی | کیا ذکر لاؤن شعر مین تجھبی جمیل کا

اُس کی پاس بیٹھنی مین عار ہے اگر
کیون پوچھتی ہو حال بھی خوار و ذلیل کا



۱۲ شعر

عشقِ جانان مین دلِ زار طپان ہی کہ جو تھا
پھر حرارت سی وہی لمین ہوان ہی کہ جو تھا

آمدِ فصل بہاری ہی نہ کھینچ اے شمشاد
سید ہی باتین ہین وہی امر کشان ہی کہ جو تھا

سر و مہر سی کہین نقشۂ الفت جم جاے
تپ غمسی دلِ محرور طپان ہی کہ جو تھا

پیرِ دل آپ عبث غمسی گڑی جاتی ہین
سرو کو دیکھتی ویسا ہی جوان ہی کہ جو تھا

نہ بجھا پر نہ بجھا شعلۂ رخسارِ حضور
آہ عاشق سی وہی لمین دھوان ہی کہ جو تھا

خط بھی آیا مگر آئینہ رہی عارضِ یار
دیکھہ لو چہرہ وہی صاف عیان ہی کہ جو تھا

کسی کا گیر کو پروا نگی ہو محفل مین
بار سرو دوش پہ اے شمع گران ہی کہ جو تھا

تیری کوچہ سی اوٹھی پہر وہین آکر بیٹھے
وہی مسکن ہی وہی اپنا مکان ہی کہ جو تہا

وار پر وارِ فنا مین جو کیا دار و مدار
وہِ دلدار پہ پر دارکشان ہی کہ جو تہا

گو بہار آئی پر اب تک نہ گلِ تر آیا
باغِ دل اپنا بدستور خزان ہی کہ جو تہا

غیر سی بات بہی کرنا نہین ایجانِ جہان
بدگمان جیسی تجہی وہی گمان ہی کہ جو تہا

تم سی جاتی ہو مین صاف ہون ای صاحب
یہ سخن اور بہی نکتہ تو گران ہی کہ جو تہا

۱۲ شعر

طوقِ گردن کو کیا زنجیر کو دامان کیا
دیو ہجرت کو بنایا وصل کو انسان کیا

جو نکرنا تہا زمانی مین پئی جانان کیا
دہجیان دامن کی لیکر ہجر کا سامان کیا

امتِ نوح بنی آدم سی افزون ہوگئی
ہر پلک سی ایک پلمین نوح کا طوفان کیا



منقلب گردون ہی ای رقیبِ بوم بخت — تو ہوا آباد جب آباد کو ویران کیا

دیکھہ وہ لیلی صفت میری نہ آجائی کہین — بہاگ جا مجنون اگر صحرای دل ویران کیا

آہ جب کہینچی جلایا برق ونار و دود کو — جب نچوڑا پاٹ دامنکا وہین طوفان کیا

دیکھہ ڈالی ایک نظارہ مین دو رخسار یار — ختم یہی دفعہ قرآن پر قرآن کیا

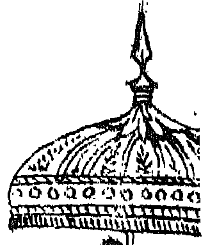
سرکشی کرتی ہین تجہسی ای گلِ خوبی ہزار — تو نی باغِ دہر مین لالہ کو نافرمان کیا

ساری قلعی کہل گئی اونکی صفای حسن سے — آئینون کو عارضِ مہتاب نی حیران کیا

پیچ اوسکی دیکھہ کر یہہ آپ بل کہانی لگا — گیسوئی پرپیچ نی عارض کو سرگردان کیا

کوئی مجروحِ ادا اور کوئی مذبوحِ مژہ — جب دیکھی بزمِ قاتل کیا نیا سامان کیا

اشعار اوس بی مہر سی ناحق وفا کا ہی بیان ہے





تو نی یہہ کیسا خیالِ خام ای نادان کیا

۵ شعر

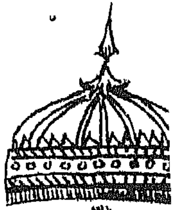
جہانکی باغمین زہد و ورعسی کچہہ نہ پہل پایا
مگر عشق اوس گل بیمار کا خیر العمل پایا

رقیب روسیہ اوس شوخ کی زیر بغل پایا
خدا کی فضل سی اوسنی عجب نعم البدل پایا

ہمیشہ اوسکی پیشانی پہ اپنی عاشق نی بل پایا
جو حاصل زیست کا مانگا تہا تجہسی ہی اجل پایا

مقامِ خوف تہا پلکونکی نیزی سیکڑون دیکہی
نہ ہمنی یار سی آنکہین لڑانی کا محل پایا

بہت مدتسی در خانۂ مہرو مین جاتی ہو
نہین پر آج تک کچہہ بات کرنیکا محل پایا





۶ شعر

حیرت ہی باغبان یہی چمنسی نکل گیا
مین کیون نہ فصل گلمین وطنسی نکل گیا

لڑکا کی زلف کہینچ لیا کان پر مجہی
زلفین پکڑ کی چاہ ذقن سی نکل گیا

پہولا ہوا سمایا نہ وصلِ حبیب مین
عشق اوسکا تنسی کپڑا بدنسی نکل گیا

تیرا کیا ہون بعدِ فنا بحرِ عشق مین
دو ہاتہہ پار کرکی کفن سی نکل گیا

افسوس کیا اوگال گیا میری ہاتہہ سی
کیا خوشنما عقیق یمن سی نکل گیا

بگڑا فقیر سی جو شہِ حسن راہ مین
گالی کی بدلی بوسہ دہن سی نکل گیا

دہوئی کبہی جو موی سیہ اوسنی بحر مین
روغن کی بدلی مشک ختن سی نکل گیا

یادِ کمر مین ہاتہہ اگر بن گیا تو کیا
بازوی ناتوان رسن سی نکل گیا

وہ مشتری مثال چمک جائیگا ابہی
انجم اگر تو اپنی وطن سی نکل گیا

داریر بہی قدِ دلدار نی سونی ندیا
شعر
رہی بیدار ہمین یار نی سونی ندیا



جان عاری ہوئی تڑپا کیا دل ساری رات | ابروی یار کی تلوار نی سونی نہ دیا

فتنہ عشق نی شب بہر مجہی بیچین کیا | سوتی سوتی مجہی عیار نی سونی ندیا

مین نکرتا تہا کبہی اوس بت ہندو سی نباکیہ | دم کہنا ایسا کہ زنار نی سونی ندیا

کوچہ یار مین میلا سا لگا رہتا ہے | غوغہ مردم بازار نی سونی ندیا

لب معشوق جو ہو جاتا ہی سوتا ہی پرے | تیر کو میری کماندار نی سونی ندیا

رات بہر چشم سیہ کا ہی سودا

چشم بیمار کو اوس یار نی سونی ندیا

شعر

سینہ شیشہ ہوگیا اور قلب ساغر ہوگیا | نشاء الفت ہماری سر سی باہر ہوگیا

ہر بدی پر تجہی نیکی کی سزا ہوگئی | ای رقیب روسیہ تو اتنا بہتر ہوگیا



قبر میں ڈھونڈھینگی میت کو نہیری منکر نکیر
فرقتِ موئی میانسی اتنا لاغر ہوگیا

چین سی سوتی ہین لیکن خاک نیند آتی نہین
بطن گوئی دلربا آغوشِ مادر ہوگیا

تجسی مہرِ صاف کا ہی عکسِ رخ سایہ فگن
ایصنم پی کراسی پتھر ماہ پیکر ہوگیا

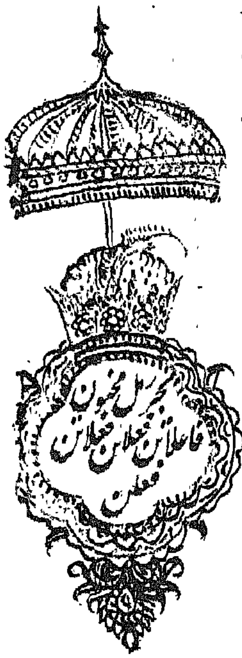
قتل کرکی مجکو قاتل نی نہ پھر پوچھا لہو
خونِ شوریدہ سی جوہر دارِ خنجر ہوگیا

رحم کر صیاد یہ وحشی شکستہ بال ہی
دامِ زلفِ یار مین یہ مرغ بی پر ہوگیا

کیا تلون ہی دلِ جانانہ مین یہ لاحول بہی
گل جیسی نہر وکیا وہ آج [illegible] ہوگیا

چھالی ہین پانوں ہی محبت سی بیابان کیا کیا
پار تلوؤں سی ہوئی خارِ مغیلان کیا کیا

ایکدن زلفِ مسلسل تری دیکھی تہی پری
جلسی آتی ہین نظر خوابِ پریشان کیا کیا



ای مسیحا نہ مسیحائی دکہائی تو نی
موئی عشق لبِ جانبخش مین انسان کیا کیا

آتشِ رنگِ حنا تیز کری دودِ جگر
چہد گئی تیغ مژہ پر دلِ بریان کیا کیا

آیۂ فاعتبروا یا اولی الابصار لکہو
لیگئی ساتہہ سب اُن ہوسی ارمان کیا کیا

منقلب ہونگی ابہی بخت رسائی نیرنگ
چرخ کہائیگا ابہی گنبدِ گردان کیا کیا

چوٹ گیسوی رسا کی نہ بچی گی تجہسی
شور مین حلقۂ زنجیر ہین نالان کیا کیا

شمع رو تیری تصور مین وہ کرجاتی ہین
پا بگل بزم مین ہین سرو چراغان کیا کیا

رخسی حیرانی ہی زلفونسی پریشانی ہی
آج کل پہرتا ہون حیران پریشان کیا کیا

کوچۂ عشق مین [illegible] کو نہ ڈہونڈہا تمنی
چہان ڈالی ہین عبث تمنی بیابان کیا کیا



ابروی یار نی یہ مجھے مارا ۹ شعر اوسکی تلوار نی یہ مجھے مارا

قبر عاشق سی یہ صدا آئے حسن گفتار نی یہ مجھے مارا

کر کی دو باتین جان لی میری سخنِ یار نی یہ مجھے مارا

مجھسی دل لیکی بیوفائی کے میری دلدار نی یہ مجھے مارا

عشق جانان نی جان لی میری میری غمخوار نی یہ مجھے مارا

زلفِ جانان ہی رشکِ مشکِ تتار شہرِ تاتار نی یہ مجھے مارا

شکوۂ غیر کا محل نہ رہا میری ہی یار نی یہ مجھے مارا

جان لی زلف کی سیاہی نی اس شبِ تار نی یہ مجھے مارا

لاکہون گل کہائی او سپہ ای



رشکِ گلزار نے مجھے مارا

شعر

صبر کا کوہ میری سامنی ٹل جائیگا — انکھون کی سامنی دم میرا نکل جائیگا

آج چتون تو نظر آتی ہی سیدھی ہمکو — پر کہین آپکی کاکل کا یہ بل جائیگا

حسن باندھین کی گرہ مین تو حسینانِ جہان — عشق سوزِ رخِ مینوش سی جل جائیگا

شمع رو [illegible] کبھی [illegible] — گرمی حسن سی سب جسم پگھل جائیگا

گھر میری رشکِ مسیحا کا شفا خانہ ہے — دلِ بیمار وہان جاکی سنبھل جائیگا

کوچہ یار عبث دلکو دیکھایا مینے — کیا سمجھتا تہا وہان جاکی مچل جائیگا

شعر گوئی مین مزا ایسا ملا ہی [illegible]

مرتی مرتی نہ کبھی شوقِ غزل جائیگا



راہ سی جا کی پہرا قاصد نا کام اولٹا	شعر	سید ہی مضمون کا مجہی دی گیا پیغام اولٹا
اوڑ گئی وہ تجہی خفت ہوئی گلزار ونسی		باز و ونسی جو ہین بلبل نی ترا دام اولٹا
کیا نزاکت ہی لیا ہاتہہ مین جب برگ گلاب		اوسکا سر پہرنی لگا اور دل گلفام اولٹا
کشمکش عشق نی پہیرا اوسی ایوای نصیب		نہ گیا پہر چکا وہ قاصد نا کام اولٹا
نہ دیکہا صورت دلدار طبیب دل زار		گرمی عشق سی ہوجائیگا سر سام اولٹا

وہ شکایت وہی کلمہ ہوا ... کو نصیب

واہ جی واہ وہی آپنی پیغام اولٹا



خم گیسوی رسا سی دل نالان چہوٹا	شعر	شکر ہی مکر سی ہندو کی مسلمان چہوٹا
سحر وصل ہو فرقت کی شبین ہون کافور		شکر ہی قید شب ہجر سی نالان چہوتا

آج آنکھین نہ دیکھا مین مجھی ای یوسفِ حسن
کیون عزیز آج تیرا چاہِ زنخدان چھوٹا

نہ لگا پنجۂ وحشت سی گریبان کا پتا
دستِ بیہوش سی جب شوخ کا دامان چھوٹا

سیکڑون بار میری پاؤن پڑیہی زنجیر
مجھسی حدّاد عبث خانۂ زندان چھوٹا

روی مہر و لبِ ... سی چھٹا ہی اسطور
جیسی قمری سی رخِ سروِ گلستان چھوٹا

۱۳ شعر

رخ اپنا اونسکو دیکھلایا تو ہوتا
زرا سورج کو شرمایا تو ہوتا

میری دلکا پتا ملتا اونہین مین
زرا زلفون کو سلجھایا تو ہوتا

پرستانمین بھی بہرِ سیر جاتا
میری سر پر کوئی سایا تو ہوتا

بسانِ دل نہ کرتا مین تجھے دور
کبھی آغوش مین آیا تو ہوتا



نزاکت اوس پری پیکر کی کہلتی
کبہی پہولون مین تلوایا تو ہوتا

تری کوچہ مین آئی موت ایکاش
تری دیوار کا سایا تو ہوتا

مجہی سی وعظ و پند و مشورہ ہی
کبہی اوسکو بہی سمجہایا تو ہوتا

جو اپنا جان کر مارا نگہ کیا
لحد پر ای صنم آیا تو ہوتا

ذرا سیخِ مژہ مین دل پرو کر
کباب اس دلکا لگوایا تو ہوتا

بنا گوشِ صنم مین دل اولجہتا
بلا سی زلف کا سایا تو ہوتا

غذا ناصح بہی کرتا ترک لیکن
مری صورت سی غم کہایا تو ہوتا

سمجہتی عشقِ پیچان ہم بہی اوسکو
سرِ سنبل سی بل کہایا تو ہوتا

بہجی کہل جاتی سوزشِ عشق

کوئی گل ہاتھہ پہ کہا یا تو ہوتا



مجلسو نمین اوسی کس ونی پکارا نہ کیا ۔ شعر ۔ اوس پری نی کبہی محفل مین گذارا نہ کیا

اینشہ حسن یہ ویرانہ نہ آباد ہوا ۔ تو نی کیون مملکت دلپہ اجارا نہ کیا

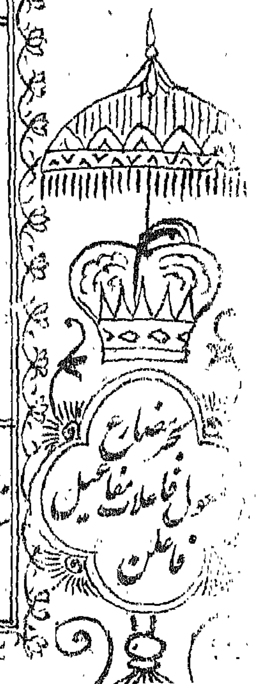
نیم جان چہوڑ دیا قاتل عالم تو نی ۔ تیغ ابروسی دل زار دوپارا نہ کیا

سبکی تو قیر تہمین مد نظر ہی صاحب ۔ ایک کنہگار تہی ہم پاس ہمارا نہ کیا

ہم کسی سی نہ ہوئی تیری سوا ہم پہلو ۔ تمکی کو پہلو مین لینا بہی گوارا نہ کیا

ایک مانا نہ کہا تمنی مگر [illegible] نی

لاکہہ رسوا ہوا پر تمسی کنارا نہ کیا



شورش دیکھا رہی ہی یہ عالم شباب کا ۔ شعر ۔ تجھپر فدا ہی رنگ گل آفتاب کا

او بجرِ حسن سنگ سی لڑوا نہ میرا دل
پتہر کا دل نہین ہی میرا ہی حباب کا

ہمد خوش خرامی بہی اسکو دیکہا ہی
انداز سیکہی زلف اسی پیچ و تاب کا

ہو لیہین پڑگیا رخِ پر نور پر ابیہ
البتہ ای صنم یہ محل تہا عتاب کا

پیری مین بس ہی تہی یہ موی سرِ سفید
بدرنگ رنگ ہو گیا اپنی خضاب کا

خفاش طینتون کو دیکہائی ندون تو کیا
ملا ہی رتبہ تجہی آفتاب کا

شعر

اندہیرا بزم مین تہا تو جو انجمن مین تہا
چمن اوداس تہا ای گل جو تو چمن مین تہا

صفائی قید پہ مرتا ہون واہ و اصاحب
کمر کی فکر سی شیشہ تنگ رسن مین نہ تہا

مثالِ گل جو کیا ٹکڑی ٹکڑی دامن و جیب
ہمارا تارِ گریبان بہی پیرہن مین نہ تہا



اسیرِ زلف ہوا دام مین پھنسا دلدار | ابھی تلک تو یہ لٹکا ہوا رسن مین تھا
چھپا پا کرتی ہین باتین عبث یہ خلوت مین | رقیب کونسا تھا جو کہ انجمن مین بیٹھا
صنم لگائی تھی مہندی جو تم گلستان مین | تمہارا پاؤن مری دلمین تھا لگن مین تھا

غرور کا جو کیا اتہام [illegible] پر
کلامِ کبر زبان پر نہ تھا دہن مین تھا

۹ شعر

سی ملکر نہ کر اے گل ارادہ سیرِ گلشن کا | دہوئین گلگلی اوڑینگی رنگ نیلا ہوگا سوسن کا
عوضِ چہلی کی رہنی دو ہی نشانی یہ گلیمین ہی | سبکساری نہوگی گر اوتارا طوق گردن کا
بنوکِ تیرِ مژگان جانِ عاشق کا پتیا پوچھو | تعجب ہی بنا ہی دوست دل کیون اپنی دشمن کا
نہ زاہد سی اوسی رغبت نہ ہندو سی اوسی الفت | اوسی ہی صحفِ زاہد کا نہ کچھہ ڈر ہی برہمن کا



اگر کر بہر و کہتی ہین کہ ہین قمریان انگی
بہار آئی ہی پہر دیکہو نیا عالم ہی گلشن کا

قمر کہتا ہی داغ دل تمہارا صاف ہی سینہ
مقابل ہو بہلا کب منہہ ہی اتنا ماہ روشن کا

ذرا پلکین اوٹہا کر دیکہہ لو عاشق بہی اپنا
ہماری آنکہہ کی آگی کرو پروانہ چلمن کا

سیا جاتیگا زخم دل بہلا جراحسی کیونکر
رفو ہی اب نہ بخیہ ہی نہ اب کچہ کام سوزن کا

مجہی صحرا نوردی کیون نخوش آیا کہی شعر
ستاو تیا ہو نہین اپنی قدسی نام گلشن کا



شعر

وہ مہر لقا چہتری جو منہہ پہ نہین رکہتا
سورج کبہی خورشید منور نہین رکہتا

صدقی ہی تکلم پہ تیری مخمل کی بہی نرمی
جو نافہین شتافی ہی کوثر نہین رکہتا

کیا بام معانی پہ اوڑی طائر مضمون
اونچا ہو یہ کسطرح کہ شہپر نہین رکہتا

یادِ دُرِ دنداں سے میری اشک مین جاری
اب مین صدفِ چشم مین گوہر نہین رہتا

ہرگز نہین اوس روی کتابی پہ کوئی خال
نقطہ بھی کوئی مصحفِ دلبر نہین رہتا

اس حُسن پہ مغرور نہو اے خوشرو
اللہ کبھی حسن برابر نہین رہتا

۵ اشعر

ٹکڑی دل کی کسقدر گستاخ شانا ہو گیا
زلفین پیدا کہانکا شانا ہو گیا

ہر چمن شاداب ہی غنچہ سی دل کہل گئی
ہمسری بادِ بہاری تیر آنا ہو گیا

کچھ نہین پیغامبر کی ہمکو حاجت الصبا
شوق مین تڑپا جو مین خود خط روانا ہو گیا

ابرِ رحمت ہی حصارِ مرقدِ عشاق ہو
گردِ مرقد پہ جنگل شامیانا ہو گیا

حاضرینِ مجلسِ غم کی عجب ہی یہ غذا
آبِ اشکِ چشم لختِ دلکا کہانا ہو گیا



ہو گیا ہی مرغِ دل مفتونِ مژگانِ دراز — تیروں کی نوکوں پہ اسکا آشیانا ہو گیا

چوٹ دل پر کہا ئی جیسی عشق زلفوں کا ہوا — گیسوئی دلدار مجہپر تازیانا ہو گیا

عشق کا صدقا ملا فورًا اسیری ہوگئی — چشم سی جو اسکی نکلا وہ کا دانا ہو گیا

منقبت کہکر علی کی جرم سب بخشا لئی — شاعروں کا دین و دنیا مین ٹہکانا ہو گیا

ضربِ تیغِ ابروئی دو سر نہ ... سی کی
رستمی سب اوسکی دیکہی آزمانا ہو گیا

غم فرقت سی تمہاری ہوا عالم اُلٹا — گور کا مردہ بہی ہو ویگا کوئی کلمہ اُلٹا

کفنی پہنی ہی پریوں نی بہی اس ماتم مین — مرگ دلدادہ کا ہی قاف مین ماتم اُلٹا

پردہ جب کہینچی محرم کا کہ نا محرم ہو — مجہ سوا کون ہی اس راز کا محرم اُلٹا

شعر



روتی ہین صورت احباب کی خاطر آنکہین
اس مرقع کا ورق ہو گیا برہم ایسا

گیسو ونکو تری سنبل سی ہین کیا نسبت وون
ایسی خوشبو ہی نہ پیچ ایسا نہ ہی خم ایسا

وہ ہی کب زنگِ کدورت دلِ محبوب سی یہہ
صاف سمجھا ہون نہین دین پہ ہم ایسا

دلِ عاشق ہی سخاوتین زیادہ سب سی
جانتی ہین کہ نہ ہوگا کوئی حاتم ایسا

ساتھہ اوس مہ کی جو ہون چاند نہین اِی
رکھتی ہیہ طالعِ یاور تو نہین ہم ایسا

شعر

نجم و کوکب بار ہین اوسپہ او لہر آفتاب
جان فدا ہی جابجا ہین وہ مہ پہ آفتاب

خاکساری سی بنا ہی آسمان پہ آفتاب
بچھہ گیا زیرِ قدم کیون ہو نہ اوپر آفتاب



میں خواب اوس مہ تن کو دوپہر کو ہو گیا
اوسکا ہر گلتکیہ ہی جیسی مدورِ آفتاب

آسمان پر کیون نہ پہنچی ہم فقیرونکا دماغ
کاسۂ سائل بنا ہر ایک در پر آفتاب

نورِ عارض تیرا دونا ہو گیا خورشید رو
بجلیان کانو مین ہین جیسی برابر آفتاب

بزمِ میخوار مین اپنا کاسۂ دل چور ہی
شیشۂ چرخِ نیلگون ہی اور ساغر آفتاب

ایکدن نظارۂ رخ اوسکو ہو جای نصیب
آسمان کو پہاڑ کر نکلا ہی باہر آفتاب

سوزشِ داغِ دلِ اختر سی کیا نسبت اوسی
چرخ کہتا ہی عبث مہ رو کی سر پر آفتاب

جل گیا گرمی گلسی آشیانِ عندلیب
مرغِ موسیقار نی سن لی فغانِ عندلیب

ہاشعر

نامِ گلسی شعر و کی مخلو نہین بار ہی
لگ گئی گلگیر مین جا کر زبانِ عندلیب



قصہ خوان ہو یا کری طالع یہان سعد ابین
داستانِ گل سناتا ہی بیانِ عندلیب

تاکہ بین صبا داد کی نوچتا ہی برگ و بار
لیتی دھڑکی مین ہا کرتی ہی جانِ عندلیب

بارشِ ابرِ مژہ سی روز یہ شاداب ہی
سبز کیا ہو رہا ہی بوستانِ عندلیب

اختر خوش لہجہ ہی ہر گل کی اوپرست ہی
آفرین صد آفرین ای خوش بیانِ عندلیب

شعر

لایا نہ نامہ بر میری تحریر کا جواب
دونگا زبانِ تیغ سی تقریر کا جواب

پاؤ گی فنِ سحر سی تاثیر کا جواب
مارِ دو سہری زلفِ گرہ گیر کا جواب

اونکی ہوئی ہی مانی و بہزاد کی قلم
پرکارِ وہم مین نہین تصویر کا جواب

مومن ہی تو نہ تنگ ہو کافر مزاج سی
اللہ دیگا اوس بتِ بی پیر کا جواب



کیا قید خانہ پوچھیگا احوال بیگناہ — دونگا زبانِ طوق سی زنجیر کا جواب

کیونکر نہ تیرِ آہ او دہن سی ان کرون — دیگا زبانِ تیغ سی وہ تیر کا جواب

یہ سوز سی طپان تو وہ جلادی زبان — نہ شمع کا جواب نہ گلگیر کا جواب

بس تو ہی تو ہو رہ گیا اختر خوشا نصیب

آئینہ مین نہین تیری تصویر کا جواب



دلربا ہین یہ اطفال تو استاد ہین سب — شعر — صاف سوزِ دلِ عشاق کی بنیاد ہین سب

آنکھین میری جو پھر تھین صیاد ہین سب — غمزہ عیار ہین کار ہین استاد ہین سب

ایکسی ایک زیادہ نظر آتا ہی حسین — چاند ہین نور کی ٹکڑی ہین پریزاد ہین سب

نرم دل میرا ہی اغیار تو لوہا سی ہین — سخت ہین سنگ ہین اکثر ہین فولاد ہین سب

ایک شیرینکی لئی تیشۂ الفت مارا
کوہ کن دیکہہ تو اس عشق مین فرہاد ہین سب

سروسی منہہ نہ چہپاؤ نہ پہراؤ آنکہین
باغ مین انکی دعا لیتی آزاد ہین سب

کبہی اختر کو بلایا کبہی خود آپ گئی
واہ معلوم ہوا آپکی ایجاد ہین سب

خفتہ بختونکو نہ آئیگا کبہی زنہار خواب
بام پر کرتی ہین سیری طالعِ بیدار خواب

بیقرار ایسی تڑپتی ہین شب ہجرانمین ہم
موت کی صورت دیکہاتا ہی پئی بیمار خواب

جادۂ ملکِ عدم دیکہلاتی ہین کی بندیکو نیند
آنکہہ مین بہی ہوگیا موئی میانِ یار خواب

طالعِ بیدار کو اپنی جگاؤن رات بہر
مین پیاسا اوسکا ہیر تشنہ و بیدار خواب

اوس زلفِ رسا کا بندہ کیا ہی دلِ بیتاب





دیکھتا ہون شبکو سو سو بار مین ہشیار خواب

ہو چکا ہمسی آشنا مطلب	شعر	لکھہ دیا خط مین وصل کا مطلب
کیا کمر کی صفت کرون صاحب		پہیر ہی اسمین اور بنا مطلب
گم کیا مینے اسکو سو سو بار		شوقسی خط مین بڑہ گیا مطلب
سرد مہری نہ کیجیے ...		سن چکی سن چکی جما مطلب
نہین جی اب نہین نہین نہ کہو		کہہ چکی کہہ چکی کہلا مطلب
چار چیزین ہین بات اکہی یہ		حال احوال مدعا مطلب

مہربانی ہو دل سی پر

یہی اسکا ہی مدعا مطلب



اشعر

بند ہو جاتے ہیں شیرینی گفتار کی لب
ہونٹھ چھوتی ہیں ہر بار مری یار کی لب

بستی ہیں مسوتی عارض پہ غزلخان سبزہ
دل کھلاتی ہیں یا دامنوں کی دلدار کی لب

رطب و یابس ہی زمانہ میں وہ شیرینی سخن
ثمر جنت کی کہا تھیں مری یار کی لب

سر کف آتی ہیں چلی ہی سی قتل میں ہم
سر قلم ہو جو یہاں ترک ستمگار کی لب

ہونٹھ سلوا چکی دم بازی کی پہنچا لیسی
زہر لو چکیو نسی اپنی گنہگار کی لب

جانبتا ہی تجھی سر دار شہیدان قاتل
ابر سے لی لگی تیری تم پہ تلوار کی لب

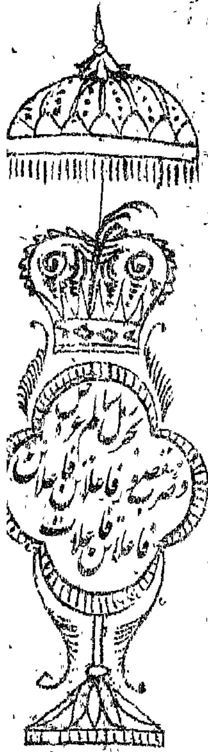
خوبہار زرد کہ دیگا تجھی گلزار وطن
پانی سرخ رہا کر تھیں خونخوار کی لب

پیتری بدلی چلا سیر اگر مان ابر وہی
لب معشوق ہوی مجھسی جو سوفار کی لب

گل سوسن کو نہیں شہرہ تو نگا گلزار نہیں
تیسی آلودہ دیکھا دونگا تلوار کی لب

وصل کی رات گئی منتیں کرتی کرتی　　کیا دکھا ئینگی ہمیں دیکھی تکرار کی لب

بعد مدت جو ہوا وصل نصیب اختر کو
منہہ پہ منہہ رکھہ دیا پائی جو ہمیں دلدار کی لب



۹ شعر

دفتر عالم میں ہی یہ صفحہ رو انتخاب　　صفحہ رو میں ہی تیری بیت ابرو انتخاب

جیسی بہتر کون ہی ای بت قسم اللہ کی　　ساری اس مجموعہ عالم میں ہی تو انتخاب

سر سی پا تک ہیرا خوش اسلوب ہر ایک عضو ہی　　ہوسکا فونسی نہو گا ایک سر مو انتخاب

عاشقو نمین ہمسا کوئی ہی نہ تمسا حسن میں　　ساری عالم میں ہمیں تم تو ہیں ہم سو انتخاب

خوشنما جو نہ ہی رکہتا ہی شرف تو بد مزاج　　نیک خو جیسی کیا ہی تجہسا بد خو انتخاب

مہر و مہ کی یکی تیری بازونکی زیب ہی　　جیسی یکی منتخب ہیں ویسی بازو انتخاب

ایکسی ہی ایک بہتر کسکو ہم بہتر کہین — چاند کی ٹکڑی ہین تیری دونو زانو انتخاب

مصرعہ سرو ایک ہی دوسرا مصرع قد — مجکو حیرت ہی کرونہین کسکا پہلو انتخاب

سلک دندانکی تصور مین جو ا... رو گے

موتیو نسی بہی سوا ہونگی یہ آنسو انتخاب



شعر

آبلہ کیا ڈلکا ہی کیا چشم حسرت ہی حباب — خیمہ اہل وفا استادہ ہی بالای آب

خوابسی بیدار کب ہوتا ہی وہ خورشید رو — جبتلک آئینہ دکہلا نی نہ آئی آفتاب

مجکو حیرت ہی کہ یہ معشوق ہی یا نور ہی — یا شفق یا نار یا گلزار یا روی عتاب

ای رقیب روسیہ کیا سامنی آئیگا تو — میری دودلسی ہی اوس روی تابان پر نقاب

پوچہتی کیا ہو ہمارا حال بعد مرگ تم — دابلایا ہون بغلمین عشق جانانکی کتاب

جای جب جنت ہین یا علی تم ساتھ ہو
ٹھیک ٹھیک اللہ کو بتلای یہ اپنا حساب



شعر

نظارہ بازی بھی کرتی ہین اب قمر سی آپ — اوسی بھی مارینگا آج ایک نظر سی آپ

زمانہ ہو گیا شیرینی سخن سے تلخ — کیا نہ کبھی مسواک نیشکر سی آپ

کبھی تو پھولو نسی پنجہ کبھی کلاہی ہی — خم آج زلفونکو دکھلاتی ہین کمر سی آپ

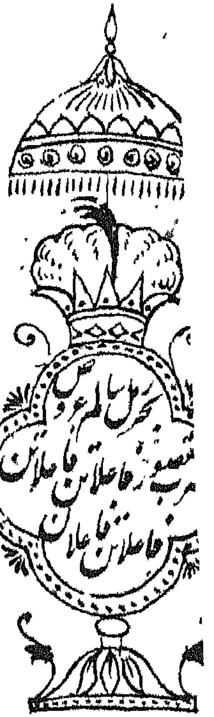
ہزار بار سنبھالا سنبھل نہین سکتا — یہ بارِ عشق اوتارین ہماری سر سی آپ

مقابلہ نکرین آپ آپ کو دیکھین — پری ہین حور ہین الجھین نہ اب بشر سی آپ

نہ بات ہی نہ سخن ہی فقط درشتی ہی — جو چلی ہین سونچ کی کیا آج اپنی گھر سی آپ

ہنسایا کرتی ہین انکو رز و دریمین

خوش آب کرتی ہین یا دلکو چشم تر سی آپ



استخوان بہی گہل چکی اب میان کی گو ی دوست	شعر	کر کئی احسان آگرسگان کوی دوست
لامکان تک ڈہونڈہ آئی ہین پتا ملتا نہین		کہکشان چرخ پر گذرا گمان کوی دوست
ایسا معشوق حقیقی ہی تو ای پردہ نشین		خضر بتلا تا ہی ہاتہی پر نشان کوی دوست

کیون نہو افلاک پر سیارہ رات دن

سامنی آنکہونکی اب آیا نشان کوی دوست



دونو زلفین دو آنکہین ہین پر خنجر چار مست	شعر	شاخ نرگس سی لپٹ کر رہ گئی ہین مار مست

چشم مے آلودہ بلبل سی ہوئی گلزار مست
تیری انکھونسی ہوئی ہم طالب دیدار مست

نرگس ابر و چشم کی اوپر نمایان ہو گئی
پیچی باندھی ہوئی پھرتی ہین دو خمار مست

بیخبر وہ ہین جو میخانہ مین رہتی ہین مدام
شاعر نازک ہون میرا نام ہی ہشیار مست

ہوشمین لی آ ذرا انکو نگاہ لطف سی
جام زر سی ہو چکی سب طالب دیدار مست

جام ہی گردش مین ہین اور شیشی سب بیہوش ہین
ساقیا نی ایسی مین کہی اشعار مست



روکین گی وہ مہر پہ رشک قمر کی چوٹ
۱ شعر
کب ٹالی پھر رکیگی پھر کی نظر کی چوٹ

قاصد کبھی نہ دینا مجھی ہجر کا پیام
پتھر کیطرح لگتی ہی دلپر خبر کی چوٹ

ممکن نہین وہ جا کی وہانسی پہر آئین گے ۔ ہمنی تو اچہی ہوتی نہ دیکہی جگر کی چوٹ

مالا گلی مین تہا جو سہرے پہ غرور پی کے ۔ دلمین پہپہولی ڈال چکی ہر گہر کی چوٹ

وہ پیتری پہکیتی کی کب کام آئین گے ۔ روکون سنبہالون ہار و کن کہانسی کہر کی چوٹ

تجہی وہ انکہین ایہی سی دکہاتی ہین ۔ دوہری نہ رو کی جائیگی تیر و تبر کی چوٹ



اشعر

برق مین ہی نشہ آر کیا باعث ۔ دل ہوا بی قرار کیا باعث

گرد ہین راز دار کیا باعث ۔ دل ہوا پر غبار کیا باعث

کون جائیگا سہو دہری مین ۔ گل سی آیا بخار کیا باعث

سینہ طاؤس نی اُوبھارا ہی
ای دلِ داغدار کیا باعث

ہڈیان بہی گلی کی نذر ہوئین
کیا ہوا جسمِ زار کیا باعث

بی کلی آج دل کو دیگا گل
ہی گلی مین جو ہار کیا باعث

کل تو شہبازِ فکر پر تہا سوار
آج ہی بیسوار کیا باعث

ہم فقیر و نکو روندتا کیون ہی
کیا ہی ای شہسوار کیا باعث

چاک کرتی ہو کیون گریبان کو
ای میان دلفگار کیا باعث

نوک کس کی چبہویگا قاتل
تیغ ہی خاردار کیا باعث

عزم نہ کر کسکا ہجر ہی
رنج کرتا ہی یار کیا باعث



۹ شعر

ہجر غم مین یہ گیا دل چشم گریان الغیاث | جلتی جلتی جان بلب ہین آہ سوزان الغیاث

وصفِ قد و خط مجھو رینگی کبھی ہم عمر بھر | عندلیبون نی نکی بہرِ گلستان الغیاث

کیا ہوا رکھا امانت کیطرحسی خاک مین | حشر کی دن ہم کرینگی بہرِ دامان الغیاث

قدِ بی بار و کیا شمشاد کو گلزار مین | باغبان باغی ہوی سروِ خرامان الغیاث

ابتو آنسو دکلون اونپر ترحم آگیا | لوگ گہر مین کرہی ہین ہین طوفان الغیاث

اس سیاہی کی قسم دنیا مجھی تعبیر نیک | خوابمین ڈرتا ہون ای زلفِ پریشان الغیاث

کچھ لحاظِ گیسوی شبگون نہین اغیار کو | ہو دیونسی مین الگ ہون یار پیچان الغیاث

میلِ معشوقانِ دنیا کونسی ملت مین ہی | کونسا مذہب ہی یہ گبر و مسلمان الغیاث

دل لگا کر رو دون ای جو ہجرِ یار مین

تو زبانِ مہوشی چلائی طوفان الغیاث



وہ گالیان سنائینگی پوچھون اگر مزاج
یارب بُرا کسیکا نہو اسقدر مزاج

شعر

دکھلائین آنکھ آئینہ کو الجھین کنگھی سی
ہر روز کی مصاحبونسی اسقدر مزاج

تھوڑیسی حسن پر نہ بہت کیجئی غرور
پاؤن زمین پہ چہوتا ہی عرش پر مزاج

کیونکر جلائین عاشقِ دلسوز کا نہ دل
وہ خودپری ہین آگ کا ہی سر بسر مزاج

شکلین بھی مختلف ہین طبائع بھی مختلف
رکھتا نہین ہی ایکسا کوئی بشر مزاج

غصی کی وقت گرم دمِ مہر سرد ہی
اللہ ری تیرا غیرتِ شمس و قمر مزاج

گردن جو بات تو جھنجھلا کی کاٹ دین



ہی تیغ سی بہی اونکا کہین تیز تر مزاج

کرتا ہون زلف و رخسی تری صبح شام کوچ	ہو گی تمام عمر نہ ہو گا تمام کوچ
دل پہلی راہِ غم مین گیا بعد مین چلا	آغا سی پہلی کرتا ہی اوسکا غلام کوچ
ایدل نکلکی رخسی نہ جا زلف کیطرف	لٹ جائیگا حلب سی نکر سوی شام کوچ
جبسی ہوا ہون عاشقِ زلف و رخِ صنم	دن بہر مجہی مقام ہی او وقتِ شام کوچ
دل چرخ زن ہی منزلِ مقصود دشت مین	خورشید و مہ کیطرح رہیگا دوام کوچ
حیران ہون کسکو باد بہاری کہلائیگی	کس باغسی کریگا میرا لالہ فام کوچ
ایسا پڑا ہی گردشِ دورانمین اختلاف	اپنا سفر مقام ہوا اور مقام کوچ
بیدم ہین میری شعرِ معانیکی خوفسی	کرتی ہین راہِ شعر بہی اب ہمکلام کوچ



کبھی چلو طواف کرو اخترِ حزین

کرنا حلال کو پچ نہ کرنا حرام کو پچ

شعر

آج کل ہمسی ہوا ہی وعدۂ دیدار سچ ۔ جھوٹھہ کہین دو چار باتین کہہ گیا اغیار سچ

راستی پہنچائیگی مومن کو بامِ عرش تک ۔ روز فردا یار سی ہی وعدۂ دیدار سچ

عشق صادق کی اثر نی کذب کو سچا کیا ۔ لیک اگر جھوٹھہ بہی ہو جاتا ہی ہربار سچ

پر فریبِ وجہان اب جھوٹھہ باتوں سی گذر ۔ راست بازی سی کیا کرتا ہوں میں تکرار سچ

سچ ہی سچ ہجرِ غمِ جانانمین وہ مر ہی گیا ۔ زندگیمین بولتا تہا آپکا بیمار سچ

تابِ نظارہ نہ آئی اوس رخِ پرنور کی ۔ جب کیا موسی سی اوسنی وعدۂ دیدار سچ

ایکدن عشق ہو جوابی ؛ تو دو دن ہو ملول

بولتا ہی مجہسی وہ دو بار جہوٹہہ ایکبار سچ



۱۱ شعر

می امیدسی یارب بہرا بہر جای قدح
شربت وصل کا طالب ہی یہ تشنۂ قدح

دیکہنی والا ہون اوس ساقی دریادل کا
کیون نہ پہر آنکہونسی مجہ مست کی گر جای قدح

پہنچی ایکدم جو لب ساقی دریادل تک
مہر عکس رخ پرنورسی بن جای قدح

مہربان دیکہتی میخانہ مین کب ہو ساقی
ساغر و لکو ہی محفل مین تمنای قدح

توڑکر شیشی مین بستر کا کرونگا سامان
شب فرقت مین آلہی کہین ملجای قدح

تلخکامی ہی ابد سر حیف خمار غم سی
شہد و شکر لب شیرینسی او دہر پای قدح

لڑکہڑاتا ہی تیرا دیکہنی والا ساقی
پہنس گیا دروہین شیشی کی بہ شیدای قدح

کیا عجب سامنا ہو جای اگر گردش مین | چشمِ مینوش سی میخانہ مین شہرہای قدح

کاسۂ عارضِ مینوش سی ہین مست ہوا | زلفسی کہینچ لیا کرتا ہی سودای قدح

یار اغیار بنی جاتی ہین اس محفل مین | دوستی کرتی ہین میخانہ مین اعدای قدح

خم ہو مینای فلک جام بنی مہرِ منیر

میکشو ہو اگر اختر کو تمنای قدح



۱۱ شعر

روز کرتی ہین کسی طرۂ طرار کی مدح | روز کرتی ہین اسیرانہ کسی یار کی مدح

پہول کمہلا گئی پیشِ رخِ تازہ ای گل | بلبلو نسی نہ ہوئی یار کی رخسار کی مدح

دولتِ حسن سی اس عشقتین ہو مالا مال | پیش دستی نکرو کرچکی سرکار کی مدح

خالِ بت سی غرض اور نہ مالی کا خیال | وصفِ ہند و نکرون اور نہ زنار کی مدح

طوق ہر بار گلی ملتا تھا اس قیدی کی
بیڑیاں کرتی تھیں نالے گرفتار کی مدح

قدرتِ حق ہی مری تنگ کی تعریف نکیو
ارے صیّاد نکہ مرغِ گرفتار کی مدح

زلفِ پیچ کی تعریف نہ غیروں سے ہوے
موذیوں نے بھی کبھی کی نہیں اس مار کی مدح

دیکھی بھالی قلمِ تیز دلِ اعدا کو
جب کری تیغِ زباں سے تری تلوار کی مدح

جیسے ہی اوسکو بھی اک نور یہاں پھیلادین
روز محفلیں سنا کرتی ہیں رخسار کی مدح

کعبۂ دل سے نکالا ہی بتوں کا جلوہ
میرا دل صاف کری حیدرِ کرار کی مدح

آپ ہی آپ غزل پڑھ کی کری تعریفیں
کب کریگا کوئی اس ناچار کی مدح



۱۰ شعر

ہوا جو ہاتھہ سی محتسبی وہ بدزبان گستاخ
برای بوسہ ہوا اساتھہ ہی دہان گستاخ

ہم اپنی آنکھہ چھپاتی ہین چھیڑتی کیون ہو
ہٹو ہٹو نکرو ہمکو مہربان گستاخ

پھپھولی آتش گلسی پڑینگی ہاتھون مین
گلو نسی ہو گیا گلشن مین باغبان گستاخ

کرو نگار راز نہفتہ مین آج سب افشا
کہ پہرون ہوتا ہی خلوتین رازدان گستاخ

مزار قیبون نی لوٹا جب ہوا تو بھی
جو خوابسی ہوا سو تمہین میرجان گستاخ

وہ ایک فتنۂ عالم ہی لیہی بہاگی گا
کرینگی یار کو کی گرمیان گستاخ



۱۱ شعر

ابروسی عارضونسی ملی اوسکو چار چاند
خورشید ونکو صدقی ہی شبکو نثار چاند

کیونکر بنا تو اپنا دلِ داغدار چاند — چھپ چھپ کے جھانکتا ہی اوسی بار بار چاند

چیچک کی داغ روی منور پہ کہل گئی — کہینچی ہین نقشبندِ ازل نی ہزار چاند

ابرو و رو جبین و رخ و چشم و گوش و لب — کوکب ہیں سات ملک کی ہین سارا یار چاند

ہر زخم سینہ چاندنیکا پہول بن گیا — مقتولِ رخ کو کیون نہ دیکہائی بہار چاند

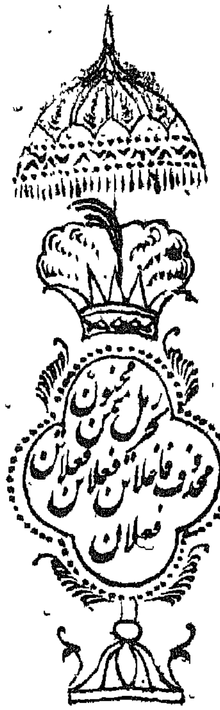
نقشِ سُمِ سمند سی ای شہسوارِ حسن — بالای ارض دیکہہ لئی ہمنی چار چاند

گہوڑیپہ یار نکلا تو نعلونکی نقش سی — پیدا ہوئی زمین کی اوپر ہزار چاند

ہرگز مجہی نہ بہولیگا وہ روی خوش ضیا — دیکہا کرون ہزار فلک پر ہزار چاند

نکہری وہ عید مین تو ہوئی عیدگاہ قتل — ایجانِ عمر بہر یہ رہا یادگار چاند

ای آفتاب و تیری روسی عجب نہین — ہر رات تجہپہ تیغین ہو دی نثار چاند



اختر تیری غزل کو ہلالی نی جب سنا
ہر بیت پہ فدا کئی اوسنی ہزار چاند

شعر

زلف رخسار پہ رہتی ہی پریشان تا چند
دیکھی کھینچا ہی طول شب ہجران تا چند

دیکھی بند رہی اب در زندان تا چند
دل رہی خانۂ زنجیر مین نالان تا چند

کبتلک عمر بسر کیجیی صحرا مین یار
پہاڑی جوشش وحشت مین گریبان تا چند

پنجۂ وحشت دل اسکو بہی دامان کری
سوزن غم سی رفو ہو پہ گریبان تا چند

کبہی گلزار کی بہی سیر ہو آنکھونکو نصیب
داغ تا چند میری دل کا یہ سامان تا چند

خال ہندو سی بہی چہوٹیگا یہ دیندار فراق
قید کافر مین رہیگا یہ مسلمان تا چند

جانیدی جانیدی اب اسکی نہ پیچہی پڑ یار

غم کشی عشق مین ای نادان تا چند

تپ فراقسی عاشق کا ہی گریبان زرد
حرارت جگر و دلسی ہی گلستان زرد

ہماری رنگ تعشق سی ہو گیا یرقان
کہ پہول زرد ہوئی ہو گیا گلستان زرد

گل سفید و گل سرخ شہرسی ہین سبز
دو پٹہ اوڑہتا ہی جب ہمارا جانان زرد

خوشی سی سرخ ہوئی کیون نہ مین گلیسی لگون
حسد سی کیون نہ ہوا چہرہ رقیبان زرد

فراق یار مین یرقان کی مہربانی کی
کہ رخ بہی زرد ہوا اور چشم گریان زرد

ہنسیگی آج تو یہ زعفران کہل کہل کی
کہ روی بلبل شیدا سی ہی گلستان زرد

محبت می معشوق ترک کر اشک

خدا کی یاد سی کر جسم و روی خندان زرد





۱۰ شعر

مین نہین مین نہین واجب ہی خدا میری بعد ۔ شرط الفت کی قضا دیگی جزا میری بعد

روتین چہانیگی گلشین صبا میری بعد ۔ بلبلین پہولینگی پہولونکی دعا میری بعد

کیسی بیقدر ہوئی جان قضا میری بعد ۔ حسرتونکا نہین لگنی گا پتا میری بعد

ہون نہ بس کشتہ مین اس مہندی لگی ہاتہونکا ۔ قبر پر چہائیگی یہ شاخ حنا میری بعد

ایک جائی تو بہلا دو تو رہین خدمت مین ۔ اورونکی موتکی کرنا نہ دعا میری بعد

سرو گڑ گڑ گئی فواری لہو روتی ہین ۔ خاک اوڑی باغمین کیا کیا نہوا میری بعد

چیرونکو داغ ملی لٹ پٹی دستا پہٹی ۔ کجکلہ توڑ چکی بند قبا میری بعد

قتل کیون کرتیہین وہ دست نگارینی مجہی ۔ تیز ہوگا نہ کبہی رنگ حنا میری بعد

آچکی ہمیہ قیامت گئی سب دنیا سی ۔ کرچکا صور سرافیل صدا میری بعد

ہو گا عنقا میرا شہباز بدن مرقد مین | ہڈیان کہائیگا اب کسکی ہما میری بعد

ایکدن آنکہو بہی موج محبت ہو گے | یاد آئینگی کبہی زلف دو تا میری بعد

یاد کرنا مجہی ای رشک گل و سرو سمن | بوی گل گلسی ہو جسوقت جدا میری بعد

محفل مہر مین کیا کوئی چمک جائیگا

کسی کا لگی گا نہ پتا میری بعد

کرتی ہین ترک ابروی خمدار پر گہمنڈ | ۹ شعر | چلا و زور کرنہین تلوار پر گہمنڈ

نوک قلم سی باغ معانی کرونگا صاف | ای باغبان نکر ابہی گلزار پر گہمنڈ

مطرب بہیر کی توڑسی مسار ہی ستار | مضراب زور کرنہی ہر تار پر گہمنڈ



دل بیتی ہین کہ تہین ٹہوکرسی پامال | چلنی ہین یار کہ تہین رفتار پر گہمنڈ

اوسکی کمند زلف مین تا تارہی اسیر | ایدل بجا ہی زلف کی ہر تار پر گہمنڈ

جب دیکہہ لینگی راہ روی میری یار کے | کبک دری کریگی نہ رفتار پر گہمنڈ

مجکو کبہی نہ پوچہیگا مین بدنصیب ہون | زاہد کبہی کریگا نہ میخوار پر گہمنڈ

غمگین ہون ملول ہون اب بل کہان ہا | اب کیا کرونگا مین دل ناچار پر گہمنڈ

ایک آیا ایک اوٹہہ گیا ایک بیٹہا ایک کہڑا

اونہین تو ہوگیا دو چار پر گہمنڈ

تن لاغر کو بہی الفت مین بنایا کاغذ | شعر | سینہ بہی آنکہہ سی قاصد فی چہپایا کاغذ



کاٹ کر ہجر کا مضمون بنا دیتا وصل — میری قسمت کا مری ہاتھہ نہ آیا کاغذ

سایۂ زلفِ پری شوق مین تعویذ ہوا — گہولکر مجکو سیانون نی پلایا کاغذ

اپنا مجموعہ پریشان ہی اتنا صد بار — عطر مین فتنۂ عالم نی بسایا کاغذ

پانیمین تیرینگی مضمون جو دہو ڈالی ہین — ناؤ کی ناؤ بنی ہمنی بہایا کاغذ

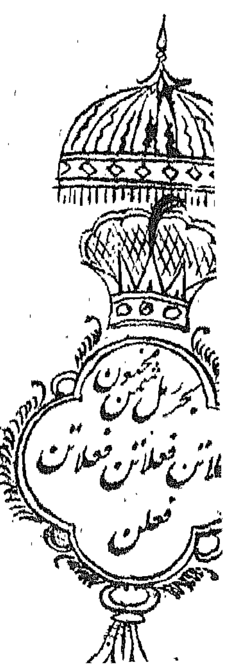
قاصد اکیون نہو اس عشقمین ہے عمر دراز — مژدۂ زندگیٔ خضر بہی لایا کاغذ

دشمن و دوست کو پہچانا نہ اہی شاہِ جہان — ایک قلم صاد ہوئی جبکہ اوٹہایا کاغذ

یہی لکہا تہا کہ [illegible] پہ نہ یہہ حال کہلی

پہاڑ اپرزی کیا دہو ڈالا چہپایا کاغذ

خطِ دلدار نے پری چہر نکو سمجہا تعویذ — ۵ شعر — مشتری نی مری تسخیر کا لکہا تعویذ



راحتِ جان ہی کہ ہنڈا سکا نہ تونچو نگا ابہی
داغِ معشوقِ پری چہرہ ہی دلکا تعویذ

آج ہیکلسی تری مہر کو بہی کل آئے
بازو مہتاب ہوی ڈنڑ پہ جو باندہا تعویذ

نامِ صیفی ہوا ولٹا یہ اثر عاشق پر
گردنِ یار مین جب حفظ کا ڈالا تعویذ

برق بدلیمین تڑپتی ہی بس ای مایہ ناز
اونچی چوٹی پہ گوندہا ہی جو رہ وپہلا تعویذ

روح بیکل ہوی ہیکل کی تصور مین آہ
قبر مین رکہہ کی جو اوپرسی بنایا تعویذ

کام کامل کا نہ ملّا کا نہ عامل کا ہی
کام آئیگا نہ کچہہ عشق مین گنڈا تعویذ

شاعری پختہ ہی [illegible] تری قدمونکی قسم
بر سرِ شعر نہ لکہی گا یہ کچّا تعویذ



شعر ١٢

اوسکی پلکین یاد آئین روی خنجر دیکھ کر | ابر نظر آئی دیا یہ دیدۂ تر دیکھ کر

کیا چرائیگا کوئی اشعار ہین سلکِ گہر | دزدِ مضمون سیندھ دینگی فکر کا گھر دیکھ کر

ہم پسی جاتی ہین وہ رنگین ہین مہندی مل چکی | ہاتھ ملتی ہین بہت ہم چور کا گھر دیکھ کر

اٹھ رہین ندونسی اپنا میل ساقی دور ہو | مہرِ عالمتاب پایا ہمنی ساغر دیکھ کر

دورِ می ہین آج ساقی تنگی مین روشن ہوا | رشک سی جل جل گیا مہرِ منور دیکھ کر

کیا سلیمان اوٹھ گیا دنیا سی ای صیاد حیف | بی پری پریونکی یاد آئی مجھی پر دیکھ کر

یاد رخ پھر باغ کی تنگی ہین چینوائیگی | پھر قلم یاد آگیا سروِ صنوبر دیکھ کر

آنکھ پر بادام کا دھوکا ہوا ای پستہ لب | ہی گمان عنبر کا یہ زلفِ معنبر دیکھ کر

خطِ شوقیہ کا جب مضمون مینی پڑھ دیا | سر جھکا کر رہ گیا صاحب کبوتر دیکھ کر

قدِ بی یار وں نی مجکو باغمین گھلا دیا | قدِ گُل یاد آگیا سرو صنوبر دیکھہ کر
ابر رو تا ہی میری احوال پر ای مجرِ حسن | بزم مین ہی شیشہ گریان دیدۂ تر دیکھہ کر

گہری زخمونکی طلب سی داغ اوچہی پڑ گئی
چاندکب دیکھینگی ہم ایجان اختر دیکھہ کر



شعر

شروع القیمین حسن یار پار رواہی ایجان جفا کر | کہانکا قصہ ہی کیا قضا یا خدا کر خدا کر
شکستہ ہین بال و پر ہمارے ستا قفس ہین کہ ہر سنوارے | ہزار صیاد مسی ہارے پھنسا پھنسا کر پھنسا پھنسا کر
تمہین تو مضمونِ غیر سوجھا کیا نہ پاس آپنی ہمارا | ہزار مین کر رہی ہو چرچا چہپا چہپا کر چہپا چہپا کر
کبہی تو آو نگاہ مین مہپلا کا خبر ہی تو ہی اوسکی تِل کا | کیا سا و اوسی داغ دلکا دکہا دکہا کر دکہا دکہا کر
کیا دو دکانکا لا سامان ہجلی ہی لکا کیا یہ دربان | کیا جو غیرونکو تمنی مہمان بلا بلا کر بلا بلا کر

نہ اوسی بدظنی ہوای ستمگر تبو نہین ہی تو ہی ماہ پیکر
نہ باندہ تہمت برای اختر خدا خدا کر خدا خدا کر



شعر

قیامت کا ہمین دہنو کا ہوا جانا انکی قامت پر
قیامت قد و بالا ہی قیامت ہی قیامت پر

جوانان چمن سی ہون گیا گر باغ عالم سی
کف افسوس ہر تیا ملیگا میری رحلت پر

دبا ؤن پاؤن تو کہتا ہی کیون لیتا ہی تو بوسی
ہمارا اقرباپر دار غش کرتا ہی تہمت پر

نمکدانکا مزا دیتا ہی بوسہ غیر کا صاحب
ہماری زخم دل جہلا گئی اوسکی ملاحت پر

خزانکا لفظ ہمراہ بہار ای باغبان لکہدی
عبث غرہ گئی ہین باغ مین گل اپنی نزہت پر

ندیمان پر یکاب نشان عشق اونچا ہی
الم پر ہی الم مجکو ندامت ہی ندامت پر

کرم کرتا نہین یہ دل عبث مغرور ہو صاحب
مکرم ہو گئی اکرام خضر تسی کرامت پر

قدم جسنی عشق کی کوچمین رکہا ہی

مصیبت پر مصیبت ہی مصیبت ہی مصیبت پر



شعر

عشق ہی جسطرح اک کوہِ گران بالای سر
سنگ مارین کودک و پیر و جوان بالای سر

مجہسا ستم ہی کوئی دنیامین کہ انصاف سے
پاؤنکی نیچی زمین اور آسمان بالای سر

مرد مومن ہون نہ چہوڑونگا کمر کی یادمین
عشق کی دستار باندہونگا میان بالای سر

میرا دیوان مجہسی بہتر ہی صفِ عشاق مین
ہاتہہ مین میری علم ہی اور نشان بالای سر

شمع روشن عشقِ ساعدسی بنین ہین ہڈیان
موی سر کیطرح رہتا ہی دہوان بالای سر

ہم سوارِ کوہ تہی کیا ہو گیا مرنیکی بعد
سنگریزی بہی نہین اپنو روان بالای سر

باغمین ہی دستانکا لطف شوقِ عندلیب
تا کہ ہم بیٹہتی ہین آشیان بالای سر

تا تلا پہلی سزای عشق اختر کو ملی

بار غم رکھا جو پیش مردمان بالای سر



اشعار

مثل چاک خامہ و گل ہی ہمارا دلفگار
جب کبھی یاد آگئی مضمون گلشن کی بہار

سینہ چہتری کی ہی چہانہ تن ہوا سوراخ دار
ساتہہ کا ساتہہ اوڑ گیا جوڑا کہاں اب انگار

کیا کہوں چہٹنی سی تیری لگا عالم کیا ہوا
بیقرار و بیخور و بی آب اور بی اختیار

چہوڑ جائینگی زمانیمین کہی کہتی ہین ہم
یہ کہانی یہ فسانہ اور یہ قصہ یادگار

سات چیزین یار کی دیوانہ کرتی ہین مجہی
کیفیت چوبن سما غمزہ ادا ناز و بہار

اب حواس خمسہ ان چہہ چیزونسی ہی منتشر
محتسب ساغر صراحی می گلستان و نگار

خلعت شش پارچہ عاشقکو ہو سرکار سی
سیمتن معشوق گلرو گلبدن محبوب یار

عاشق

عاشقِ دلسوختہ کی پانچ ہین اسم شریف
بسمل و مجروح و مذبوح و قتیل و بیقرار

ایک مطلب ہی و ہی ایک نام ہی طالع کی تھہ
دہر نیرنگ اور زمانہ اور جہان و روزگار

حامی ... ہین آہین کھویہ ہشت و چار
روز و شب صبح و مسا و رات دن لیل و نہار

۱۸ شعر

قیامت کا مجھی ہو کا ہوا اوس آفتِ جان پر
بلاؤنکا یقین آ گیا گیسوی پیچان پر

دلِ پرداغ مائل ہی نہایت لفِ جانان پر
تعجب ہی کہ ہی مور عاشق مار پیچان پر

بہارِ زلف و رخ پھولی نظر ہی اوسکی مژگان پر
رہا کرتا ہی ال ابت تن و نکی پیکان پر

ملین دست تاسف کیون نہ پریان مجھسی انسان پر
گمان ہی تختۂ تابوت کا تختِ سلیمان پر

یقین شبنم کا ہی گلشن مین اشکِ چشم گریان پر
گمان ہی خندۂ گلکا تمہاری ہی خندان پر



قبا کا دستہ ہمکو قتل کروائیگا اے وحشت
ہوا پیچین جبینِ صاف سی اُلٹو گریبان پر

بہا دیتا ہون اکدم مین خس و خاشاک مژگانکو
حسد کرتا ہی ابرِ تر ہماری چشمِ گریان پر

وہ لامذہب چڑہا جب بام عالمتاب پر اپنی
مسلمانپر گری ہندو گری ہندو مسلمان پر

یقین ہمکو نہین غیرون نی بوسہ رخکا پایا ہی
معاذ اللہ گمانِ بد کسی جائز ہی قرآن پر

ہماری ونگٹی ہین اس تنِ لاغر پہ یون ابہری
بچہی ہون جسطرح کانٹی کہین صاحب بیابان پر

بنی گی کیمیا گردِ سواری ایسہ خوبی
اوڑاتی ہین جلو مین خاک عاشق کوی جانان پر

سزا انکی گوشمال اس بوستان مین دسکو دی دیگر
پڑہاؤن طفلِ غنچہ کو یہ دیوان بہی گلستان پر

یہ زنجیرِ وہمین اولجہا ہی پریشانی مسلسل ہی
مقید فکر کرتا ہی بہت زلفونکی زندان پر

نہ اونچی ہونگی آنکہین شرم و خفت سی کہین اپنی
یہ گردن بارِ الفت سی جہکی ہی اونکی احسان پر

جدائی سوت کیصورت ہی خانۂ قبر کیصورت
گمان ہوتاہی عزرائیل کا نہو دا اپنی دربان پر

کشادہ بال کیا وزدی کرینگی میری مضمون
رہا کرتاہی دیو فکر کا سایہ پرستان پر

نشانِ آہ نامِ عشق پر چم ہجر ڈنکہ دل
حسد کرتی ہین بازاونین حاسد اپنی سامان پر

نہو گا مجہپہ ابر ترسی چشمہ فیض کا جاری
عبث مغرور ہوا تم اپنی چشم گریان پر



شعر

جامِ می پینی بنایا کاسۂ سر توڑ کر
بسترِ ساقی بناؤن کیون نہ ساغر توڑ کر

سر بنایا ہی اوسکا گنبدِ در توڑ کر
دل بنایا ہی اپنا در کا پتہر توڑ کر

خوشخرامی باغمین اوسکی دوبالا ہوگئی
دہر گہسیٹا قد نی دل سرو صنوبر توڑ کر

سرکشی کرتا ہی مجہسی ساقی پیمان شکن
جام بہر والونگا اوسکا کاسۂ سر توڑ کر

بعد مردن بزمِ معشوقاں میں بھی ہیں پُر گناہ
میری گردن جھک گئی قاتل کا خنجر توڑ کر

خود نمائی اپنی منہہ دیکھلا گئی حیران ہوں
میرا آئینہ بنا نامِ سکندر توڑ کر

الفتِ مژگاں سے تن میں ہو گیا ہے جوشِ خون
چھوڑ دی اس رگ میں اے فصاد نشتر توڑ کر

مہر و مہ کی کیا ہوں تو بازوؤں کی زیب ہو
کانکا بندہ بنا اون روی توڑ کر

۴۴ شعر

ہاتھ دھو بیٹھیں سبھی پر مستی وہ کانوں پر
یہ سرِ راہ کھڑا رہتا ہوں دوکانوں پر

انکھیں پھرتی لگیں جا لگی انجانوں پر
تیور و سی تیری بیابان بن گئی جانوں پر

فرق پایا نہ فقیر و غنی بھی دیتا نوں پر
ملکِ خیر و بدی میری بھی ہیں ستانوں پر

قیس بنتا نہیں ہرگز مری دیوانوں پر
طعن لیلی نے کبھی کی نہیں دیوانوں پر



غنچہ اگر گرا دیتا ہی مستانو پر
بجلی پڑ جای الہی کہین میخانو پر

مہر خورشید دمِ صبح اگر آ نکلا
اوس پڑ جائیگی بی شبہہ گلستانو پر

نظرِ بد تیری پلوونپہ نہ پہنچی ای یار
ہاتہہ اغیار کی ملوائیگا پستانو پر

جامۂ گل کو پہن سیرِ گلستان کیجی
ناشپاتیکی نظر جائیگی پستانو پر

حسن او عشق کا دشمن ہی دیوِ شبِ ہجر
نفسِ امارہ کا سایہ ہی پرستانو پر

پشت آئینی کی مہتابکو دکہلاتی ہی
ہاتہہ بہولیسی جو رکہہ دیتا ہی وہ رانو پر

سوختہ ہون مین قفس کی صدا آتی ہی
آہ کا ہاتہہ جو پڑتا ہی میری رانو پر

ساقِ سیمین کا تو پروانہ بنا ہی مہتاب
شمعِ فانوس کا دہوکا ہی تیری رانو پر

آئینۂ حسن نہ غیرونکا دیکہا تو رخ و زلف
سایۂ بالِ ہما پڑتا ہی انسانو پر

تیری چوکہٹ سی رگڑتا ہون مین بازو اپنی ‌ ‌ ‌ رشک آتا ہی مجہی نام سی دربانون پر

پاؤن پہیلی ہین کہین دامنِ مجنون کی بہی ‌ ‌ ‌ دستِ عشاق نظر آتی گریبانون پر

دل بہک جائیگا مطرب سی نہ ہوگا دمساز ‌ ‌ ‌ نالی یاد آتی جرس کی مجہی ان تانون پر

نالہ دل کی جرس ایک نشانی سمجہو ‌ ‌ ‌ سر دہنا کرتا ہی اکثر وہ میری تانون پر

کیا ترنم ہی ترانہ تو تمہین یک ہی تمام ‌ ‌ ‌ تارِ طنبور پسی جاتی ہین ان تانون پر

عشقِ گیسو چمنِ دل مین ہی سبزی کی جا ‌ ‌ ‌ پہول کنگہی کا بہی عاشق ہی پریشانون پر

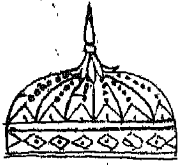
حسن کب کم تہا جو آئینی کی کہولی قلعی ‌ ‌ ‌ ایک حیرانی زیادہ ہوئی حیرانون پر

شمع گل ہو کہین مہتاب چہپی یا اللہ ‌ ‌ ‌ عین خلوت مین نظر پڑتی عریانون پر

سرو باغ سی کوئی پہول نہ پہنچی پاتا ‌ ‌ ‌ ہاتہہ دیتا اسی اللہ اگر شانون پر

جلدِ اعضا مین ترا تارِ نظر بیٹھہ گیا
نظری صاد ہوئی ہین میری دیوانون پر

ہند مین کیون نہوا ۔۔ سر دیوانِ عجم
شعر گو ہمین اسی فوق ہی سلطانون پر





شعر

مار بیٹھونگا کہی رکہتا ہون ایجان نہ چہیڑ
پاؤن پہر گرتا ہون مین اتنو کہا مان نہ چہیڑ

شبِ وصلمین ہنسا کر نہ رلا صبح ہوئی
یاد آتی ہین مجہی ہجر کی سامان نہ چہیڑ

نہ چہپا اور نہ کڑہا اور نہ رولا ای غمِ ہجر
دلِ مفلس کو مری سینی کی مہمان نہ چہیڑ

یار کہتا ہی کہ اغیار کو اٹہہ لینی دی
ہجر مین وصلکا ہو جائیگا سامان نہ چہیڑ

کہل گیا کہل گیا پوشیدہ نہ کر تنگ مجہی
چار مین کرچکا احسان میریجان نہ چہیڑ

گدگدی عشق کی کیا کم ہی برائی اختر

میرا دلدار میرا یار میرا ریحان نہ چہیڑ

شعر

ہوا جو بارشِ مژگان سی گلستان سبز — عجب نہین کہ نظر سی ہو نخلِ ریحان سبز

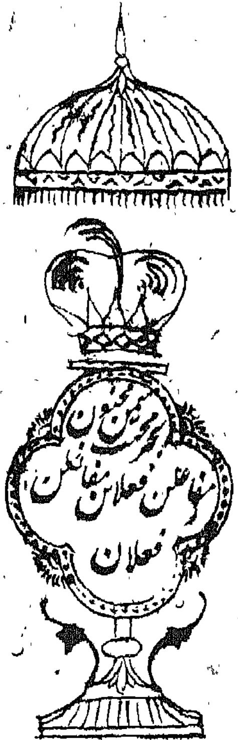
برنگِ نخلِ چمن ہی ہر ایک مصرعِ تر — کہ جیسی ہوتی ہین بارش مین کشتِ دہقان سبز

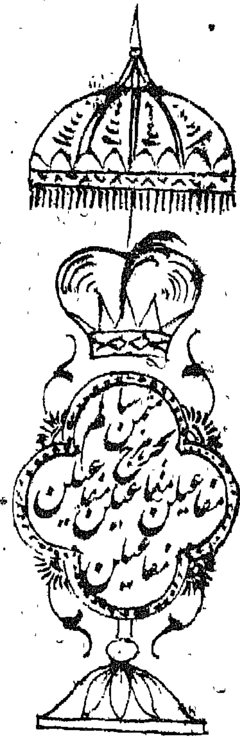
طبیبِ عشق گلِ سرخ اب سونگہائیگا — ہوا جو بارسی صندلی روی جانان سبز

تمہاری حسن کی دولت سی دلہی مالامال — قلم کی فیض سی سب ہو گیا نیستان سبز

یہ سبزہ رنگون کی الفت مین انقلاب ہوا — ہماری زرد دئی عارض سی ہی بیابان سبز

غمِ حسینؑ سی سوسنکی ہی سیہ پوشاکہ — فلک بہی نیلا ہی اور جامۂ گلستان سبز





عجب بہار ہی بلبل بہی ہین سب عاشق ۔ کہ شاخ دست سی ہی یہ گل زنخدان سبز

یہ باغ مین گل صد برگ کا محافظ ہی
قدسی اُسکی خوشتر دیکہی گلستان سبز

شعر

نہ آئینگی غم ہجر انمین اس لب پہ ہنسی ہرگز ۔ یقین ہی نہوگی وصل کی اوسکو خوشی ہرگز

نہ مارو تم نہ مارو تم میان ہم آپ ہی تہین ۔ نہونیگی نہونیگی ہماری زندگی ہرگز

سنان تیغ و تیر و خنجر و نیزہ بہی عاری ہی ۔ اجی مین سخت جان ہون اب نکلیگا یہ جی ہرگز

تیری لو مین کہلا ہون شمع و مین تم عالم مین ۔ مثل سچ ہی کبہی تجہہ بن نہین دل کی لگی ہرگز

نمایان ہی نمایان ہی ہنسی ہی حسن کا ہنس دون ۔ نہوگی نام کو اب میری آنکہو نمین نمی ہرگز

ہزارون اوٹہہ کہڑی ہین تہین بیٹہی الفت مین ۔ نہوگی اب کسی صورت سی اونسی دوستی ہرگز

یہ دوہری والم کیون پہیلای ہین زلفین اوٹہا او | اجی جاونگا جانو نہین نکلی گا یہ جی ہرگز

بنا کر شیشہ تن اپنا سایہ ڈال دون او سپہ
اری [illegible] نہ اترےگی صراحی مین پری ہرگز



پہولینگی میری سینہ مین کیا کیا چمن ہنوز | شعر | کیا کیا نہ گل کہلا ئینگی گل پیرہن ہنوز
جائینگی بعد ہو نہین جب اپنی آمین گی | | غربت مین ڈہونڈہتی ہین ہم اپنا وطن ہنوز
اتو بہی نہ ہو ویگا موقوف جان کا | | اوسکی جبین صاف توہی پر شکن ہنوز
عشق اوسکا میری چین کا ہو جائیگا عدو | | اچہتی دلکی پاونگا رنج و محن ہنوز

اختہ شراب خانہ مین اب ورد و دو مہو
آیا نہین وہ بزم مین نا شکن ہنوز

ردیف



۱۱ شعر

دل بہ بخور رکھا جاتا ہی دلدار کی پاس
مال یہ لاتی ہین دلّال خریدار کی پاس

سالون ما ہون تو رہا کرتی ہو اغیار کی پاس
کبھی دو چار گھڑی بیٹھتی بیمار کی پاس

کبھی اژدر ہوی دیوارین ہین کی دورخ
موت بھی آتی ہوی ڈہتی بیمار کی پاس

تصفیہ خونکا عناب لب صاف کرین
شہد لب بھیجی ان آنکھونکی بیمار کی پاس

سرعت نبض ہی جلدی ہوی اسحالونین
اب طبیب آکی نہین بیٹھتی بیمار کی پاس

چپاتیان آپکی ڈبیان ہوتین معجونونکی
کان معجون بیٹھی کی ہی بیمار کی پاس

مثل آئینہ ملی عارضونسی پانی بہی
آب حیوان نہین اس تشنۂ دیدار کی پاس

اى سلیمان جہان تخت اوڑا دو گا ترا
پریان ور آتی ہین اس مرغ گرفتار کی پاس

عشق سلک دُرِ دندانکا ہوا ہی جیسی
گہر کر انکو لیا جوہری بازار کی پاس

تشنۂ آبِ دمِ تیغ تو ہون ای قاتل
وہ بہی دن ہو کہ گلا ہو تری تلوار کی پاس

کسی صورت سی ملاقات ہو اوسی
یار پاس آئی مری یا مین جاؤن یار کی پاس



شعر

کیونکر کرون تمہاری مین جانِ جان تلاش
رکہتا ہی اچہی صورتونکی سب جہان تلاش

جو مست اوٹہہ گئی ہین خراباتِ دہر سی
کرتا ہی اون جوانونکی پیرِ مغان تلاش

انصاف دی خدا جو اسی باغِ دہر مین
بلبل کو فصلِ گل مین کری باغبان تلاش

خواہی نخواہی ہستی سی لیجائیگی عدم
تیری کمر کی آئی اگر درمیان تلاش

فصلِ بہار آئی ہی سودیکا جوش ہی
پریان کرین ہماری لئی پریان تلاش

سرگشتہ مثلِ بادِ صبا روی زمین سی جو اوٹھہ گیا
کہہ کسکی پہر کریگا تو ای آسمان تلاش

بوئی ہین اسمین تخمِ مضامین شبانہ روز
پیہری زمین کی نہ کری آسمان تلاش

پاتیگا کون میری مضامین فکر کو
چہوڑا ہی یہ مکان گیا لامکان تلاش

مضمونِ نو سیکہا ئی اگر گل کو عندلیب
کرتا ہی داستانِ کہن قصہ خوان تلاش

کس مہر وشکی عشق مین ہی خراب ہو
کس ماہِ چاردہ کی ہی ہمکو یہان تلاش

برنگِ نقطہ اخلاص مٹ گیا اخلاص
شعر
پڑہا نہ سورۂ اخلاص کیون گیا اخلاص



ملاپ مین جو مزا ہی لڑائیمین کب ہی | برُا نہ جانیو ایجان ہی بہلا اخلاص

گلی لگانیکو جی چاہتا ہی سو سو بار | مگر پسند نہین اوسکو بیچا اخلاص

گلی گلی سر بازار کیا کٹی ہین یہ گلے | کہ خانہ جنگی کا ہی ایک مدعا اخلاص

تمہین سی اونکو محبت رہے تمہین تم ہو | تمہاری طرح ہو غیروں کا بیوفا اخلاص

خلاص خاص ہوئی غیر خال و خط نہ بنا | خلاصہ کر کی یہ مخلص نی لکہہ دیا اخلاص

تپاک مین نہ مزا پایا پاک بازون نی

کیا ہی یارسی نی بارہا اخلاص

عشق سی کچہہ کام نی کچہہ کوی جانانسی غرض | شعر | گلُسی مطلب ہی نکچہہ خار بیابانسی غرض



عشق کی سرکار کو بیباق بالکل کرچکی
اب نہ کچھ زنجیر سی مطلب نہ زندانسی غرض

کستی ہم جھگڑین نہین اپنا کسی ملت مین میل
عشق کی بندیکو کیا گبر و مسلمانسی غرض

عالم وحشت مین عریانیکا جامہ چاہیی
کام ہاتھونکو گریبانسی نہ دامانسی غرض

ابتو ہنس ہنس کر ڈوبونگا در اشعار کو
ہمکو اس بدلیمین ہی اوس برق خندانسی غرض

تیری نظرونمین نہ ٹھہریگا یہ روی آفتاب
تجکو ای اختر نہوگی ماہ تابانسی غرض

شعر

ابر پر اپنی چشم تر ہی شرط
آہ کی واسطی اثر ہی شرط

عشق مین عقل و ہوش و صبر و قرار
دی دیا ہون جسقدر ہی شرط



خضر ہمزاد ہی بیابان مین | کیا کرون مجہسی ہم سفر ہی شرط

کشتِ دہقان سبز ہو جائی | آبیاری چشمِ تر ہی شرط

حسن کی واسطی ہی دل لازم | عشق کی واسطی جگر ہی شرط

نہر خرو وہ سفید ہی مہتاب | کہیلین گی ہمسی تا سحر ہی شرط

آسمان پر چڑہا ہی وہ مجہکو

کسی اختر سی ای قمر ہی شرط

شعر

چہپ گیا مہتاب اور کرنی لگا مہر و لحاظ | بی حجابی ہی پسِ دیوار رو بر رو لحاظ

گر لکہون افسانۂ خوش چشمی محبوب مین | چوکڑی دل بہول جائی اور کری آہو لحاظ



اونچی چوٹی اوس کی گوندھی اور پڑا موباف بھی
اس سے پہلی پٹی سی کر ایگل شب تو لحاظ

دست بستہ ہین میری پیش نظر مضمون زلف
مجلس طفلان مین سی اخوند سی ہر سو لحاظ

پھوڑ ڈالی آنکھ گر اشکونکی صورت دیکھ لی
راز دل افشا ہو کرتے ہین کیا آنسو لحاظ

میرا دیوان ایسا پژمردہ ہی باغ دہر مین
ہین تما دبے وہ اور کرتے ہین سب گلرو لحاظ

بی کلی و لکی زیادہ ہو گئی غنچہ دہن
ہمسی باغ دہر مین کرتو نہ ای گلرو لحاظ

جام بھر والیا فزائی قیامت مین ضرور
ساقی کوثر سی ای اختر نہ کرنا تو لحاظ



چہرہ تابان کی اگی ہو گئی بی نور شمع
شعر
جلکی فوراً بزم سی ہو جائیگی کافور شمع

جب ہوا دیوان میں روشن مصرعِ سرو چراغ
بہا گئی اک پاؤں سے ماری شرم کی تا دور شمع

سوزشِ حسنِ بتاں سے جل گئی پروانگی
دل پہ داغِ عشق کا رکھتی ہے ایک ناسور شمع

رخ کی مضمون بھی سیاہی میں یوں ہیں روشن ہوئے
جیسے روشن کرتی ہے یہ شبِ دیجور شمع

فکرِ عارض سے کہا ہے اسقدر یہ روز و شب
قدِ عاشق سوزِ غم سے ہو گیا مشہور شمع

حالِ پروانہ سے ہمکو بھی خبر دیتی ضرور
نطق سے افسوس ہے کیوں ہو گئی معذور شمع

کون پوچھیگا اسے شبہائے عالمتاب میں
کیوں ضیائے اخترِ تاباں پہ ہے مغرور شمع



سارا چرخِ بے ستون ہے ایک میری لگا داغ
کون باندھیگا غزلیں اب یہ کامل کا داغ

ظلمِ تیغِ ابروی جانان بدن کو ہی عزیز
زخم مرقد مین لیٔ جا تہین اوس قاتل کا داغ

نامِ روشن ماہِ کامل سی اگرچا ہو سدا
منعمو دینار سی کہو دو دلِ سائل کا داغ

کافرونکی عشق مین دہبا لگا ہی زاہدا
مصحفِ رخسارِ جانان پہ نہین یہ تِل کا داغ

اوسکی سینہ تک سائی ہیری کہو ہونگی کہان
چاہِ بابل سی کوئی پوچہی مہِ کامل کا داغ

جسطرح جاتی نہین مضمون بحرِ شعر سی
اب نجائیگا ہماری اس دلِ مائل کا داغ

سر بکف ہی اس مقتلین حاضر ہو گیا
زخمیونکی دلسی پوچہی کوئی اوس قاتل کا داغ

شمع سروِ سبز ہی اور لالہ گلشن چراغ
روح کی باعث ہی ساری زندگانیکا فروغ

شعر
باغِ عالم مین ہی داغونسی ہی روشن چراغ
جب فنا یہ ہو گئی گل ہو گیا روشن چراغ



غم کہان معشوق کو دلسوزی عشاق کا
جلنی پر پروانونکی کب کرتا ہی شیون چراغ

باغمین شب کو اگر مستی ملی وہ گلبدن
آئینہ مہتاب ہووی اور گل سوسن چراغ

استقدر پہلو نکی گل کہای فراقِ یارمین
جلتی جلتی ہوگیا میرا سراپا تن چراغ

بعدِ مردن بہی سیہ بختی جو اپنی ساتہہ ہے
زاغ سی رہنی نہین پاتا سر مدفن چراغ

سرخ رنگت جسم کی دیتی ہی ہو کا استقدر
جانتا ہون اوسکو گویا زیرِ پیراہن چراغ

بعدِ مردن بہی نہین قد کی اوپر روشنی
روز اوڑاتے ہین نشانی کیطرح دشمن چراغ

اتفاق آپسمین ہو گر بہیجی وٹہی نفاق
گر کی روشن کہہ دی اوہ دوست مین دشمن چراغ

ماہ زہرا کی عزا خانہ مین اختر کیا عجب
تیرہی چربیکا ہو گر قندیل مین دشمن چراغ

دہن



شعر

خاک اوڑی پہٹ پہٹ گئی سبکی گریبان ہر طرف
کربلا و نمین پڑہی جب مرثیہ خوان ہر طرف

جوشِ وحشت نی دیکہایا ہی مجہی کوہِ جنون
پہر نظر آنی لگی خارِ بیابان ہر طرف

اشکِ ولی کر دیا دنیا مین اک طوفانِ نوح
نالی دریا ہو گئی بہتی ہین نالان ہر طرف

بزمِ داماد مین مہندی کی ادہی نازنین
پابہ گل ہو ہو گئی سرو چراغان ہر طرف

قاصد مین وہ سلیمانِ جہان ہون ہجر مین
نامہ لیلی کی اوڑین عاشق کی پریان ہر طرف

جسمِ ظاہر پر پڑی ہین داغ کب ای لالہ رو
گر پڑین جہاڑ کی باہر دلکی کلیان ہر طرف

اوسکی ہم جنسی نی اوسکی رخکو روشن کر دیا
ڈہونڈہتا پہرتا ہی اختر ماہِ تابان ہر طرف



۱۰ شعر

خدا کی ذات ہی بندہ کی حالسی واقف | وہی ہی رنج و غم او ملالسی واقف

ہمیشہ خشک و تر فکر سی پریشان ہی | قلم کبھی نہو اعتدالسی واقف

بشوق قتل کری اوسپہ کچھہ گناہ نہین | چھری نہوگی حرام و حلالسی واقف

قلم کی کہاں کبھی وصف زلف کر سر مو | یہ ہو شگاف تو ہی بال بالسی واقف

الہی خیر ہو مضمون رخسی شاعر کے | کمال بدر نہو وی زوالسی واقف

چمن نہال رہی باغبان رہی زردار | خزان نہو کبھی اس نونہالسی واقف

تمہاری وصفسی شاعر بہی میر منشی ہو | تمہارا چہرہ بہی ہو خط و خالسی واقف

یہ ہولی زرد ہوا اور عاشقونکا ہووی سوانگ | کبھی وہ ہو جو ابیر و گلالسی واقف

جبین کی خال نی دیندار کر دیا مجکو | ہوئی یہ آنکھہ جناب بلالسی واقف

کبہی نہ چہوڑتا مضمون تو یہ غزلون مین
جو ہوتا خمۂ غمگین وصالسی واقف



شعر

درد و رنج و ہم و غم و حُسن ہین مہمانِ عشق
سامنی اونکی چہپی ہی نعمت الوانِ عشق

خوبرویونکی سبب ہی گرمی بازارِ حسن
عاشقونکی وسسی ہی دنیامین عزو شانِ عشق

حشر تک رہتی ہی محبوسِ الم عاشق کی روح
مرکی بہی چہٹتا نہین یہ قیدی زندانِ عشق

سایۂ دیو و پریسی کیا خطر ہی زاہدا
بہر حفظِ حسنِ معشوقان پڑہہو قرآنِ عشق

جتنی ادیان و ملل ہین سبکا اس دنیمین ہی میل
صاف ہی ہفتاد و دو ملتین ایمانِ عشق

حکم گلسی ہمسرکشی کرنی لگا سرو سمن
مثلِ لالہ داغ کہائیگا وہ نافرمانِ عشق

خوانِ نعمت سے تری مجھ سا قلندر سیر ہے		حسن کی دولت سے مالا مال ہے مہمانِ عشق

مجکو حیرت ہے کہ حسن مہ رخان کیونکر ملا

ا[illegible] تابندہ کیونکر ہو گیا سلطانِ عشق



مثالِ کاہ ہو نہیں اپنی یار کی نزدیک	شعر	وہ کوہِ حسن ہو اپنی ہزار کی نزدیک
رقیب انکی گلچین بنی ہیں محفل میں		نہ یار پہنچینگی زنہار ہار کی نزدیک
الہی آج تو عشاق کی فکر قاصد ہو		نہ پہنچیگا یہ کبوتر نگار کی نزدیک
اوڑی نہ بادِ صبا سے یہ خاک کو چیمین		پہنچ چکی یہ ہوا بھی غبار کی نزدیک
یقین ہے کہ لپٹ جاے اوسے بعدِ فنا		جو آے توسنِ جانان غبار کی نزدیک

دعائین دیتی ہین اختر کو ماہ و مہر فلک
ہمیشہ خوش رہے تو اپنی یار کی نزدیک



شعر

ہوائی داغِ بدنسی ہوا گلستان تنگ
ہماری پنجۂ وحشت سی ہی گریبان تنگ

ہوا ہی طولِ شبِ ہجر سی بیابان تنگ
ہماری سعتِ وحشت سی ہی پستان تنگ

خدا خدا کرو مقتل مین یہ ہاتھ کو روکو
جفا و قتل سی ہی اب دلِ شہیدان تنگ

کہ پائمالِ ستم بعد قتل بہی ہو نگی
ہوا سرور سنی پر ہین شہیدان تنگ

عطا ہو عمرِ خضر طولِ عمر ہو صاحب
تمہاری ہونٹ ہین پہر آبِ حیوان تنگ

زمین کی سات طبق تک بہار پہنچی تنگ
ہماری داغ سی ہی تختۂ گلستان تنگ

لو ای حسن مین ... کی دل کا مدعا ہو

سپاہ فکر سی ہوتا نہین یہ سلطان تنگ



شعر

گلشن مین ہاتہو نہ کیا کیا نہ کہائی گل ‏— کیا کیا ہوای عشق نی تن پر کہلائی گل

آئی خزان بہار گئی حسن یار کی ‏— داغ جگر نی باغ مین کیا کیا مٹائی گل

مین وہ شہید ناز تہا یوسف کی بولی ‏— جب باغبان نی قبر پر آکر چڑہائی گل

جب مرقد حسین پہ پہنچینگی زائرین ‏— لخت جگر چڑہائینگی ہر جا بجائی گل

گلشن عاشقو نسی نہ اب بزہ کی بیٹہی ‏— شرمندہ داغ جسم کری گی صفائی گل

ایسرو تن چمن مین تو پوشاک زیب ہو ‏— غنچہ ہو کہلا اگر ہو قبائی گل

اوس حور وش کی عشق مین زاہد عجب نہین | جہونکی چلا ہی خلد کی ہمسر ہوائی گل

ہزار شکر کہ گلزار ہو گیے

اوس گلبدنکی ہاتہہ پہ کیا کیا نہ کہائی گل



شعر

جہولا گلشن مین میری زلفون کا ڈالی بلبل | آم کی پہانٹ لی گلزار مین ڈالی بلبل

ناک مین میری بہت پہرتہین صیاد جہان | ابہی آتا ہون ذرا غسی جالی بلبل

وہ معنی ہون بجا جاؤنگا مین لف کی تار | یہ ترانہ بہی نیا باغ مین گالی بلبل

داستان خوب سنائی کہ جگر داغ ہوا | لالہ کو باغ مین چینی کی ہین لالی بلبل

کہڑکہڑاؤنگا جو پیتونکو تو اوڑجانا تو | دام لاتیہین تری جاہی والی بلبل

ہر روش موج ہی گلشن مین صف آرائی ہی | سرو کی باغ مین استادہ ہین ہالی بلبل

رحم کر پر نہ کتر اسکی ابھی ای صیاد | آب و دانہ تو قفس بین ابھی کہا لی بلبل
فاختہ بکی ابھی طوق غلامی پہنے | دیکھی اوس سروکی کانوںمیں جو بالی بلبل
نالۂ سوختگان باغین ہوتا ہی بلند | مشتِ پر آہ کی آتش سی بچالی بلبل

گلِ تر ہی گلِ خود رو ہی گلِ گلشن ہے
روٹھی اختر تو ابھی اوسکو منالی بلبل

نالی اسطرح کیئے کوچہ جانانسی نکل | شعر | جیسی بلبل کری فریاد گلستانسی نکل
باغکی جانکی پیچھی نہ پڑی یہ گل چین | | بس چمن صاف ہوا اب تو گلستانسی نکل
عشقِ حسنِ رخ تابان ہی ملا زلفونمین | | سحرِ وصل ملی اب شب ہجرانسی نکل
طفلِ مکتب ہی میری عشق مین مجنون ہشیار | | آیا اوستاد ذرا اپنی بیابانسی نکل



سلسلہ سی تیری اے طوق یہان پہنچا پون
پیشوا انکو میری آج تو زندانسی نکل

پیچ پیچ نہ کہا ای دلِ نالان ہشیار
عشقِ رخ ہو گیا اب کاکلِ پیچانسی نکل

فرش آنکھونکا بچھا گہر مین صنم آتا ہی
اختر اب آج نہ تو خاطرِ مہمانسی نکل



شعر

آئینہ سی نہ صاف ہوا یہ غبارِ دل
باغ مین کیا خزان ہوئی اپنی بہارِ دل

صیاد تا کا کرتہین انکو برای صید
سرسبز ہو گیا جو میرا مرغزارِ دل

اس عشقسی ہوا یہ میری دلکو رابطہ
دل اوسپہ ہی نثار ہوا وہ نثارِ دل

شاعر ہون بارکش ہون ملی مجکو اسکا بوجہ
فکرِ رخِ حبیب سی اوٹھا نہ بارِ دل

ہین پائمال رقص سی زہرہ خصال کی
ٹہوکر کی ساتہہ جاتا ہی صبر و قرارِ دل

تیر و کمان صید مین در کار ہی کسی		گر تھی ایک جنبشِ مژگان شکارِ دل

داغون کی گُل کھلائی ہین نشتر ہزارہا
قابل ہی سیرِ حسن کی یہ لالہ زارِ دل



سنی قصون مین ہوئی ہمکو فسانہ شبِ وصل	شعر	ہجر مین موت کا ہوتی تھی بہانہ شبِ وصل
میری معشوق نی کہنا جو نمانا شبِ وصل		واہ کیا ہاتھہ لگا میری بہانہ شبِ وصل
وہ ہمین ہین جو تڑپتی ہین پڑی راتونکو		چین سی سوتا ہی دنیا مین زمانہ شبِ وصل
دل دکھانا نہ کسی عاشقِ خود رفتہ کا		مانتا میری نصیحت نہ ستانا شبِ وصل
پوچھی سی ہوج و مرکب سبھی کچھ یاد آیا		دل ہوا بزم مین پہلیسی روانہ شبِ وصل
گڑ گئی رشک سی اغیار شری کو چمین		ہاتھہ آیا مجھی قارونکا خزانہ شبِ وصل

یار آخر سی یہ کہتا ہی کہ نہ کہ پائیگا
بڑی تاکید سی کہتا ہی نہ آنا شبِ وصل



پہنی ہین میری یارنی کا نو مین کرن پہول
ای بادِ صبا آج لٹی لاکہون ہی من پہول

آنکہو مین پتی جاتا ہی گلچین میرا گلزار
رکہہ ای گلِ سرسبز کوئی بہر چمن پہول

مین مردہ نازک ہون کسی سرو روان کا
ہو روز سوم خود مری سینہ پہ کفن پہول

کیونکر نہ خزان ہو چمنِ ہستی اغیار
گلزار رخِ سرخ ہی اور سیبِ ذقن پہول

گلزار مین پژمردہ بدن دفن ہوئی مین
بی شبہ وشک ہونگی شہیدونکی کفن پہول

کب بادِ صبا خاک ہو گلزار پہ بہاری
نازک کی تعشق مین ہی مرویکا بدن پہول

زندان مین اگر قید کری مجکو وہ گلرو
چہیل چہیل کی گلا سرخ ہو ہو جا مین سن پہول

تہراتی ہین ہم بیدسی مجنون ہوی لیلی — چنبوا ایگانگون کیطرح عشق چمن پہول

حیّا و کواب بلبل شیدا کی ہوی تا ک — آراستہ ہو باغ کری زیب بدن پہول

پہولا شجر حسن تیرا ای شہ خوبی — دکہلائی دیا سبزۂ خط بین دہن پہول

کہوٹا تہا کہرا ہو گیا ایک و غنچی لالہ — سکہ کا شہ حسن کی سیکہا ہی چلن پہول

کونہ پہولینگی سے عطے باغ جنان مین
گلزار محمدؐ کی ہین وہ سرو سمن پہول

شعر

بدلتا ہی سحر ہوتہی سامان گل و شبنم — چلا خورشید وکیون پہر نقصان گل و شبنم

عرق گلگا بلی اور خوان ہووی داغ لالہ کا — ہماری اشک تیری لب ہین مہمان گل و شبنم



چمن مین باغبان ہاتہون سی سر کو پیٹ لیویگا
بہار باغ ہو ویگی نہ سامان گل و شبنم

میرا خورشید رو آجائیگا گر سیر گلشن کو
نکلجائیگی اوسکو دیکہہ کر جان گل و شبنم

کرین جی کہولکر نظارہ دنکو باغ عالم کا
یہی ارمان رہا نکلا نہ ارمان گل و شبنم

یہ تیری صدقی ہو تہین مین انکی صدقی ہوتا ہون
تیری قربان گل و شبنم مین قربان گل و شبنم

نہ تمسا ہنسنی والا ہی نہ ہمسا رونی والا ہے
ہمین تم باغ عالم مین تو ہین جان گل و شبنم

گلو ہی عاشق و بلبل پہ کیون پہیری چہری گلچین
اوٹہی کیا کیا چمنی دوستداران گل و شبنم

قبای گل نہ لینی آئی ہین نہ گوہر شبنم
چمن مین باغبان کیون ہین نگہبان گل و شبنم

جہان گل ہی وہان شبنم جہان شبنم وہان گل ہی
ہمیشہ سی یہی ہی عہد و پیمان گل و شبنم

کسی دن سامنی ناصح کی گلشن مین تماشا ہو
چمن مین دیکہین عاشق شوکت و شان گل و شبنم

سبب پرخاش کا کیا ہے اس گلچین و بلبل کو ۔ نہ جویائے گل و شبنم نہ خواہانِ گل و شبنم

مرا احسان ہے سرتا بپا گلزارِ عالم پر ۔ بھری ہیں گریہ و خندہ سے دامانِ گل و شبنم

گلِ کاغذ پہ یہ ہمسرِ قلم کیا کیا بھٹکتا ہے ۔ لکھی مضمون سیاہی سے پڑھی شانِ گل و شبنم

کھلاؤں آپ جیسی پھول سنبل کا میں مضمون میں ۔ رخ و گیسو میں ہے حالِ پریشانِ گل و شبنم

ہیں خیر تیسی نیں رہ گیا فکرِ مضامیں میں ۔ دکھائے پھول کنگھی نے جو دندانِ گل و شبنم

تمہارے فکرِ عارض سے بچاروں کی یہ عاشق ۔ مری مستی گلستاں میں ہے جانِ گل و شبنم

جبر انکا نام ہے دنیا میں اوڑ جائے زبانوں سے ۔ صدا جاری رہی گلشن میں فرمانِ گل و شبنم

رقیبوں پر پڑی اوس اور اپنا دل بھی کھلایا ۔ ہوئی شبکو جو وہ گلشن میں مہمانِ گل و شبنم

جو ہاتھوں پر گل کھاتا ہے تو فرقت میں روتا ہے



حسد کرتے ہین کیا کیا نقش بندانِ گل و شبنم

وصل ہو اغیار کو ہجرت ہین جاوین غمسی ہم
کیا ہی امید رکھتی تھی تمہاری دمسی ہم

روکتی ہین دلپہ تیغِ ابروی قاتل کی وار
رکھتی ہین جرات یاد و جراتِ رستم سی ہم

چہرۂ انور ترا دیکہا ہی یہ ممکن نہین
آنکہہ جہپکاتی ہین فروغِ نیرِ اعظم سی ہم

انجمنمین بہی ہمین تہی اور ہمین خلوتمین تہی
یا وہی ہم ہین کہ اب بدتر ہین نامحرمسی ہم

ساتہہ غیرونکی نہانیکو نجا ای بحرِ حسن
دیکہہ طوفان لائینگی اس دیدۂ پرنمسی ہم

کونسی ساقیکی چشمِ مست کا دہیان آگیا
بزمِ مے مین ہوگئی بیزار جامِ جم سی ہم

روح کو بہی سلسلہ اس قید کا باقی رہا
مرکی بہی چہوٹی نہ دامِ گیسوی پرخمسی ہم

کوی جانا نہین لگی رہتی ہی شکونکی جہڑی
خاک جی بہلائینگی سیرِ گل و شبنم سی ہم

وہی دم مین ہمنی بیدم کردیا دلدار کو | لائی او بیدم یار کو گہر اپنی کس کس دم سی ہم

ابروی دلدار کا مارا کبہی بچتا نہین
آخر اب بچ جائین شاید قاتل عالم سی ہم

شعر

اس دوستی مین ہوگئی ابہربان تمام | جبتک تم آؤ آؤ ہوئی ہم یہان تمام

قاصد بہت بڑہا نہ پیغام عشق کا | دو ہی سخن مین کیجیو یہ داستان تمام

جبتک کہ ہی زمانہ فسانہ ہی عشق کا | ہی داستان لیلی ومجنون کہان تمام

زیر زمین بہی چین نہ لینی دیا ہمین | تیری سلوک یاد ہین ای آسمان تمام

ابکی برس یہہ بڑہ گیا دست جنون مین زور | دامان و جیب پہٹکی ہوئی دہجیان تمام

مشکل سی مینی اونکو منایا تہا اوٹہہ گئی | افسوس محنت اپنی ہوئی رائگان تمام



کہوا ہی فسانہ نہ الفت کا رات کو	تا صبح حشر ہو گی نہ یہ داستان تمام
لکہا جو وصف گیسوی خمدار یار کا	خامہ کی چاک چاک ہوئی ہی زبان تمام
جو چیز ہی فنا اوسی اکدن ضرور ہی	باقی خدا ہی اور یہ سارا جہان تمام

اختر کی زندگانی فقط اوسکی دم سی ہی
بن دیکہی اونکی ہو ویگا یہ نیم جان تمام



غنچہ دل کہلی جو چا ہو تم	۱۰ شعر	گلشن دھر مین صبا ہو تم
بی مروت ہو بیوفا ہو تم		اپنی مطلب کی آشنا ہو تم
کون ہو کیا ہو کیا تہی لکہین		آدمی ہو پری ہو کیا ہو تم
ٹیڑہی ٹیڑہی ہو راست بازو نسی		کیون جی کیون آج کج ادا ہو تم

پستہ لب سی ہمکو قوت دو — دلِ بیمار کی دوا ہو تم

صفِ عُشاق قتل کرتی ہو — اس جماعت کی پیشوا ہو تم

ہم کو حاصل کسی کی الفت سی — مطلبِ دل ہو مدعا ہو تم

یہی عاشق کا پاس کرتی ہین — کیون جی کیون درپئی جفا ہو تم

رنج دیتی ہو عین راحت مین — اجی معشوق بدمزا ہو تم

اسی اخترؔ کی تم ہوئی معشوق
ہنسو بولو اسیکو چاہا ہو تم

میری اس خواب پریشانکی یہی تعبیر نہین — الشعر — زلفِ پرپیچ مین لکھا خطِ تقدیر نہین



رخِ پر نور سے اس ماہ مین تنویر نہین | چشم و ابرو نہین پلکین نہین تحریر نہین

برجِ خاکی مین در آیا ہی یہ خورشیدِ فلک | گلمین میری میری یار کی تصویر نہین

شرح لکھتی ہین تری مصحفِ رخکی شاعر | کوئی سیپارہ نہین ہی کوئی تفسیر نہین

سلسلہ ٹوٹ گیا عشقکا اس زندانین | اب مسلسل مری اون آہو کی زنجیر نہین

یہی وہو کا ہی جو غفلتکی پڑی ہین پردے | شاہد پاک کی دنیا مین جو تصویر نہین

مجسی مجنونسی بہلا سلسلۂ الفت کیا | وحشت منصب نہین زندان مری جاگیر نہین

مرمٹی لاکہہ کوئی اوسپہ بہی پوچھی نکوئی | وہ زمانہ نہین الفت نہین تاثیر نہین

پوچھین ہمکو جو حسینانِ جہان الفت ہین | ایسی صورت نہین قسمت نہین تقدیر نہین

وصل کسطرح ہو دلدار سی عاشق کو نصیب | تن نہین جان نہین دل نہین تقدیر نہین

دلِ اختر کو کبھی حسن سی وحشت نہ ہوئی
یہ تو استاد نہین عشق تو کچھ پیسہ نہین



۱۲ شعر

باغِ جہان مین مجسا کوئی بیخبر نہین
آئی خزان بہار گئی کچھہ اثر نہین

مہندی لگا کی ایسی وہ بیہوش ہو گئی
جہلہ اوتار اور حنا کی خبر نہین

وہ لبستی تیری حسن کی گلشن نہال ہی
کس طفلِ غنچہ کی یہان مٹھی مین زر نہین

مہمان ہون جہان مین مثلِ چراغِ شام
امیدِ شام ہی تو امیدِ سحر نہین

باریک بین ہون شاعرِ نازک خیال ہون
کس روز میری حلقی مین ذکرِ کمر نہین

پہرتی مین میری سر پہ وہیلی اوس آنکھہ کی
جسکو جمالِ یار کا مدِّ نظر نہین

گہٹتی ہی شامِ وصل تو بڑہتا ہی روزِ ہجر
ایسا یہ طول ہی کہ کبھی مختصر نہین

یہ طرفہ وصفِ مصحفِ رخسارِ یار ہے — نقطہ تو خال کا ہی پہ زیر و زبر نہین

لاکھون کی ڈہیر کو نہین دیکھی گا آنکھہ سی — دولت وہ حسن کی ہی کہ پروای زر نہین

اسکو سمجھہ کی چوسیو تو ای شبِ فراق — عاشق کی ہڈیان ہین یہ کچھہ نیشکر نہین

مضمونِ تیز سی میری کٹ گئی زبانِ رقیب — تیغِ زبان مین سیفی سی کچھہ کم اثر نہین

وہ ہی جو ماہِ حسن تو مین بہی ستارہ ہون
اختر کب اوسکی پہلو مین اپنا گذر نہین

۱۴ شعر



صدمہ فرقت سہا جاتا نہین — مجکو میرا دل بہی سمجہاتا نہین

پنجہ مہتاب مین ہی آفتاب — جامِ می وہ دودہ مین لاتا نہین

ساقیا مستِ میِ الفت ہوا — سالہا سال آپ مین آتا نہین

کیا ہوا منہہ سی جو تو اولٹی نقاب ‌ چاند پر سی ابر ہٹ جاتا نہین

شامِ گیسو ہو چکی ہمکو نصیب ‌ صبحِ عارض اب بہی دیکہلاتا نہین

خیرگی کرتی ہین آنکہین فکر کی ‌ ذہن مین مضمونِ رخ آتا نہین

مرکی بہی ہڈیان ہین جال مین ‌ مجہسی صیاد اب بہی باز آتا نہین

خوانِ نعمت سی قلندر سیر ہین ‌ میوۂ الفت مجہی بہاتا نہین

زردیِ رخ چشمِ تر آہِ جگر ‌ حالِ دل منہہ سی کہا جاتا نہین

یہ ہما کیونکر نہ ہو جائی رفیق ‌ ہڈیونکا ڈر داب جاتا نہین

قوتِ دل پس گئی بادام سی ‌ پستۂ دورِ ذقن بہاتا نہین

پاؤن پر چشم کی گرای خانۂ خنگ



بانکپن اتنا اوسی بہاتا نہین

۱۰ شعر

وعدہ پہ شب کو آیا دلبر وہ یہان لگا ہی اور کہین
مہر ہماری بغلمین ہی طالع نور و ضیا ہی اور کہین

مجکو بلبل تنگ کرتا وقت گلچین ہی مجہی مرنا
بار الم صیاد پہ دہرنا دل پہنسا ہی اور کہین

میری نبض طبیب نی کیا دیکہی نسخہ سی اوسکی شفا ہوتی
مجہی روا ہی وصلِ صنم کی میری لگی وا ہی اور کہین

کبہی سرمہ سی آنکہہ بنا و صنم کبہی نیلگی کجرہ پہ ہو وی ستم
تری رہ پہ لگی ہی چشمِ الم میرا دہیان لگا ہی اور کہین

آنکہون مین کب اندہیر ہوا سو دیدہ نرگس کون بہیا
مجہی چین ہو آرام ملا صاحب بلا ہی اور کہین

طیش و غضب و غصہ و ستمگاری جفا مجپر گذری
غمزہ عشوہ اٹکہیلیان شوخی ناز و ادا ہی اور کہین

نہ ستا مجہی ای بت پی دیری کرون کی سجدہ یہین تا کی
موجود وہ ہی جو وہی سمجہو خدا ہی اور کہین

فنِ سحر مین تو بہی ہوا کامل اک بوسہ مانگتا ہی سائل
ہوا قید تری زلف تو کیا حاصل مرا دل تو پہنسا ہی اور کہین

میری نخچی او سکو رحمت ہی مجھی عشق اور الفت ہی سی | میری سینہ مین نخل محبت ہی یہ پہول کھلا ہی اکہین

میر سجان جو لوگ ہین اہل وفا کبھی نسی وفا مین ہوگی خطا

یہ سمجھیو کہ اختر زار تیرا اپنیرا ہوگی فدا ہی اکہین



۹ شعر

ای نسیم سحری تجھ سو ہوا ہوتی ہین | دم جو گھٹتا ہی محبت مین خفا ہوتی ہین

ہم فقیرانہ غزل کہتی ہین ای شاہ جہان | خیر ہو خیر ہو مصروف دعا ہوتی ہین

پھیری پھیری الفتین تیری ای شہ حسن | صاحب مال و زر و جاہ گدا ہوتی ہین

ہاتھ ملوا وینگی وہ فتنہ عالم افسوس | عطر کی بو کی طرح تم سی جدا ہوتی ہین

تیری الفت سی نمایش ہی تری حسن کی یار | روز بازار وہین انگشت نما ہوتی ہین

بحر عالم مین یہ انسان ہین مانند حباب | دم مین بنتی ہین یہ دم بھر مین فنا ہوتی ہین

کوسون اُڑ جاتے ہین ہیبت سے خور و شعلہ و نور
بام دلبر پر جو کبھی جلوہ نما ہوتی ہین

ہم غریبونکو نہ اس بزم سے اُٹھوائیے بت
صحبتِ عام مین خاصانِ خدا ہوتی ہین

ہم مین اور اونمین پڑا رابطہ اختر ایسا
ہمیشہ وہ صدقے ہین ہم اونپہ فدا ہوتی ہین



شعر

ملا ہی ایک عاشق اوس پری رو کو ہزارونمین
سمجھتا ہی بُرا سایہ بھی وہ خد شکدارونمین

اجی بس بس اب ہاتھ روکو ہو چکی کثرت
تڑپتی ہین شہیدِ نازِ قاتل مزارونمین

غلامِ حسن ہون چھکی چھٹی جاتیہین بازین
وہ یکہ تازِ میدانِ شجاعت ہی سوارونمین

عبث ہی باغبان تکنہ ہی ایسی لالہ روی پر
خزانکا نام لیکر سر پٹکتا ہون بہارونمین

بہار آئی ہی قیدی گیسوی پر پیچ کی ہونگی
سنا زنجیر کا سا غل جو ہی انہی آبشارونمین

غزلین جھوٹ سچ کا کیون نہ پشتارہ بناؤ نہین ۔ عمر عیار بہی مشہور ہی بی اعتبارون مین

صفِ عشاق مین مقتل مین اپنی یار کب آئی ۔ وہ قاتل کب سمجھتا ہی شہیدونکی قطارونمین

ہمارا چرخِ چارم پر بہی شورِ عشق جا پہنچا ۔ پتنگا بنگیا سورج مری دلکی شرارونمین

جگہ پہلو مین اپنی ماہِ عالمتاب بہی دیگا
فلک پر بیٹہتی ہی عزتِ اختر ستارونمین

شعر

اپنی صیاد کو گلزار مین لاتا ہون مین ۔ تجہی ای بلبلِ خوش لہجہ اوڑاتا ہون مین

آج آئینۂ مہتاب دیکہاتا ہون مین ۔ خود تجہی حسن کا دیوانہ بناتا ہون مین

لبِ جان بخش کا ذرّہ دونکو ملا ہی رتبہ ۔ جان آتی ہی جو اوسکو چہمین جتاتا ہون مین

دیدۂ وحشی ملی ابروئی خمدار ترک ۔ صید کو آج چہری سی بہی لڑاتا ہون مین



الفتین زیر زمین یاد کرونگا تیری | آسمان ہجر کا پہر سر پہ اوٹہاتا ہونمین

غم نکہا ہجر مین تو اے دلِ نالان فراق | تجہی لی چلتا ہون یا یار کو لاتا ہونمین

عیش ملتا نہین شاعر کو بجز غم

جو مُعین ہی میری واسطی پاتا ہونمین



شعر

مُشابرسات مین وہی گلستان مول لیتی ہین | عجب صیاد ہین مرغِ خوش الحان مول لیتی ہین

محبت بیچکر داغِ عزیزان مول لیتی ہین | لٹا یا گنج زر گنجِ شہیدان مول لیتی ہین

ارے نادان وہی کنجِ لحد ہی شاہو کا خانہ | عبث مغرورِ دنیا قصر و ایوان مول لیتی ہین

ہمارا مصرعِ تر ہد و نمین پہ لگاتا ہی | ہر اک مضمون سی ہم تختِ سلیمان مول لیتی ہین

ہمین کچہ ڈر نہین اب خانہ جنگی مضامین سی | سرِ بازار ہم شمشیرِ عریان مول لیتی ہین

کلام شاعران باسلف منسوخ کر ڈالا	جنہین کچھ عقل ہی آتش کا دیوان مول لیتی ہین

جو انمین ہو اختر سا انشا دیو مضامین کا
لڑکپن مین بہی ہم مٹی کی پریان مول لیتی ہین



۵ شعر

مقتل مین شرم آگئی جلاد سی ہمین	کیا پہل ملا یہ خنجر فولاد سی ہمین
امداد غیر کی ہوئی بیداد و داد کی	حاصل ہوا نہ کچھ بہی تیری یاد سی ہمین
کنج قفس کی سیر گلستان دکہا گئی	پہنچی ہی داستان یہ صیاد سی ہمین
روز جزا ہی یہ گنہ کار تجکو یاد	امید عفو ہی تیری امداد سی ہمین
ای دل نہ کر یہ کوہ کنی دشت فکر مین	پہتر ملینگی ثمر مین فرہاد سی ہمین
باغ جہان مین عاشق قد سر بلند ہی	سید ہی بن آئی بات یہ شمشاد سی ہمین

راحت سی رنج عشق سی غم حسن سی الم ۔ جز درد کیا ملا دل ناشاد سے ہمین

انشا ہم اپنی یار کی رخ پر نثار ہین
مطلب نہین ہی حسن پریزاد سی ہمین



شعر

مرغ دل بام معانی پہ اوڑا کرتی ہین ۔ جو نہ کرنا تہا ہمین فکر رسا کرتی ہین

دشمنونسی نہین ملتی وہ برا کرتی ہین ۔ ابہی سب نیک ہین اونسی خوف خدا کرتی ہین

جبسی تم دور ہوئی کیا کہون کیا عالم ہے ۔ روتی ہین پیٹتی ہین ہمکو خفا کرتی ہین

یاد آجاتا ہی اوس برق کا جلوہ شاید ۔ دیکہکر ابر جو طاؤس ندا کرتی ہین

کوچہ یار مین برباد نکر مشت غبار ۔ نیتین تجہسی ہم ای باد صبا کرتی ہین

کسی دلدادہ کو کیا قتل کرینگی صاحب ۔ غمزہ و ناز و ادا آپ سوا کرتی ہین

اختر اوس گل کی سوا خار ہین کانٹی سب ہین

بوی گل سونگتی ہین مست رہا کرتی ہین

الشعر

کہو تصویر بہی اب یاد کرون یا نکرون
کوئی اس لکا بہی ایجاد کرون یا نکرون

کسی مضمون پہ تو مین صاد کرون یا نکرون
کبہی بازار بہی آباد کرون یا نکرون

یاد مین خانۂ صیاد کرون یا نکرون
وہ قفس باغ مین یاد کرون یا نکرون

منہدم شہر کی بنیاد کرون یا نکرون
نالہ و زاری و فریاد کرون یا نکرون

قاملا سر بہی کٹا پر نہ ہلی اپنی زبان
دہن زخم سی فریاد کرون یا نکرون

یار کہتا ہی کرو مین نظر سی دفتر مین
چہرۂ عشق پہ مین صاد کرون یا نکرون

مجہی تشویش ہی گلشن مین گرا سرو سمن
یہ غلام اوسکا ہی آزاد کرون یا نکرون



ہمسی اغیار بہی سرکش ہوئی اللہ اللہ — تجہسی شکوہ ستم ایجاد کروں یا نکروں

آتشِ رشک سی جل جل گئی سب تیز زبان — شیخ صاحب کو اب استاد کروں یا نکروں

تو گرفتارِ قفس ہوں مجہی کر دی آگاہ — غلغلہ دام مین صیاد کروں یا نکروں

نہ تو غم کہاؤ نہ چپ بیٹہو نہ روؤ نہ کڑہو

اخترؔ اس جور سی فریاد کروں یا نکروں



۵ اشعر

مطلع مری غزل کا ملا آفتاب مین — مقطع جو ڈہونڈہیی تو ملی ماہتاب مین

دیوانگی جو جلد بندہی یہ یقین ہوا — ہیری عروسِ فکر ہوئی اب نقاب مین

ہمسی ہوا لحاظ وہ گہبرا کی اوٹہہ گئی — وہ اپنا کام کر گئی شرم و حجاب مین

سینی پہ چہاتیوں نی یہ عالم دکہا دیا — دو پہول جیسی پہولی ہون شاخِ گلاب مین

گلشن زمین مین نہی مجکو غم نہین
ہونگا قرصِ فلک کو مین آفتاب مین

ہنس کر کہا کہ شرم سی وہ پانی پانی ہی
دیکہا جو آبِ حُسن کا جب اوسنی آب مین

تنخواہِ بوسہ غیرونکو تقسیم ہوگئی
کیا بڑہ گیا تہا نام ہمارا حساب مین

ہمسی تو وہ بوشب ہیکی بیدار ہین نصیب
تم ڈر گئی جو رانکو ہم آئی خواب مین

مضمون اوسکی موی میانکا اوچٹ گیا
دیکہا نہ آنکہہ سی نہ سنا ہمنی خواب مین

آئینہ بنکی نکلا نہ مشرق سی آفتاب
جبتک رہا کیا میرا خورشید خواب مین

زلفونکی ذہن مین اُنکو غزلین کہا کیا
اب سلسلہ نہ ٹوٹیگا اس پیچ و تاب مین

وہ میرزا منش ہین عجب اسکا کچہ نہین
اونکا نمک تو چوز ہوا ہی شراب مین

دنیا مین انتہا نہ ملی وصفِ یار کی
مقطع ہماری ملین ہی مطلع کتاب مین

اے شہسوار گھوڑے پہ ہو باغیں سوار — ایکپاسی دوڑے سرو صنوبر رکاب میں

روشن ہے بزم جام و صراحی ہے سرنگون

اختر الہی آوے شب ماہتاب میں



شعر

ایسے رنجیدہ ہیں صاحب جانسے بیزار ہیں — اب تو مضمون سیاہ زلف بھی دشوار ہیں

یار سب کچھ کچھ گئے مضمون میں سرعت ہو گئی — اے طبیب جان نازک اب برے آثار ہیں

فوج غمزے پیش قدمی کی نشان عشق پر — بیخور و بے آب و بیتاب اور ناچار ہیں

اب چوری ہو خزانے میں کیے کہنا ہو نہیں — درج لبمیں دانت بھی مثل در شہوار ہیں

داغ دے دیکے کیا سبکو نہال اے لالہ رو — سینہ ہائے خستہ جانان غیرت گلزار ہیں

پھول کھلتے ہیں مگر بوئے وفا دیتے نہیں — جنکو گل سمجھے تھے گلشن ہے سب خار ہیں

کاٹ ہووی تیغ مین جوہری کچہ حاصل نہین ۔ جوہر ذاتی جو پہچانین وہی سردار ہین

چشم افسون ساز کا دیوانہ اختر ہوگیا
اوسسے کیا موقوف کتنی طالب بیدار ہین



شعر

گریبان شوخیان کس شانسی ہم دیکہتی ہین ۔ کیا ہی نادانیان نادانسی ہم دیکہتی ہین

دیکہیی یار مرا مجہسی ملی یا نہ ملے ۔ فال عارض کی یہ قرآنسی ہم دیکہتی ہین

غیرسی بوسہ زنی اور ہمین دشنا مین ۔ منہہ لئی اپنا پشیمانسی ہم دیکہتی ہین

فرق کرتا ہی بد و نیک مرا دل نیکی مین ۔ کفر کو دور مسلمانسی ہم دیکہتی ہین

پرچم حسن نشان غمزہ و بیباکی کا ۔ چشم بد دور اوسی شانسی ہم دیکہتی ہین

فصل گل آئی جنون خیز نہین صد افسوس ۔ دور ہاتہہ اپنی گریبانسی ہم دیکہتی ہین

آج کس شوخ کی گلشن مین حنابندی ہے
سرو رقصان ہین گلستانسی ہم دیکھتی ہین

چھٹ سی آنکھین لگین کیا مجلس بیہودہ ہے
شیشہ کو دور مین پیمانسی ہم دیکھتی ہین

اشعار بہی ہو مصحف رخ پر شیدا
فال یہ نیک ہی قرآنسی ہم دیکھتی ہین

ردیف الواو



چشم میگونکا تصدق ساقیا مین جام دو
۷ شعر
ہم تو ہین پیر مغان تم ہو جوان آرام دو

حال اس بیمار الفت کا دگرگون ہو گیا
دیکھی کٹتی ہین کیونکر اسے صبح و شام دو

سچ ہی سچ ایسی ہی اب دنیا مین الفت آرہی
ہم تہین تحسین کرین اور تم ہین الزام دو

ایک پہ مین ایک کو کسطرح سی ترجیح دون
حسن مین ہین ایکسی یہ عارض گلفام دو

دو نو زلفوں میں نہ اولجھیگا دل نالاں مرا | ایک ہی پر کی لئی ہیں یا دو والی دام دو

ہمنو تیری ہونٹھہ پر یستی ہیں سن اے سبزہ رنگ | ہم تہیں آنکھیں دکھائیں تم ہمیں بادام دو

کبتلک اوٹھائیگا یہ باتیں پر آپکی

کیا مناسب ہی کہ ایک ایک بات پر الزام دو

شعر

چھپ گئی آہوں سی میری ساری تاری راتکو | جل گئی زلفوں کی جادو مجھپہ ساری راتکو

آگ لگی مشعل داغ درخشاں ہو گئی | جب اندھیری میں میری گھرسی سدھاری راتکو

ادہر دلبر آگئی سو تیمیں ہم اوٹھہ کر چلی | سانپ و بانی میں ہمنی گھسکی ماری راتکو

خواب میں افشاں جمائی ہمنی اوسکی زلف پر | انجم و کوکب کر چکی ہمسی اشاری راتکو

ولی ٹکڑی آنسوؤں میں جب کھل ملکر ہی | روشنی داغوں کی تھی دریا کناری راتکو



مار ڈالین مارِ زلفِ یار مارا مار اہو
کوچہ جاناںمین پھرتی ماری ماری رات کو

بازیان سب بیٹھین ... نی گھر کھلوا دی
سہ جبین چو سر مین بالکل ہی ہاری رات کو



پرستان کر دیا عطرِ پری ایسی اوسکی محفل کو
ختن کا مشک نافہ کر دیا رخسار کی تل کو

مقابل ہو کی ناقص کر دیا اس ماہِ کامل کو
دلونکو داغ اور دھبا لگایا چاہِ بابل کو

گلون نی سرکشی کی سروِ باغ بوستان اکڑی
جو سیدل کر دیا دلدار نی دم مین عنادل کو

وہان معشوقکا گھٹا ہو پری تو فلکن رخ پر
بلا و خلوتِ خاصان حق مین شمع محفل کو

کیا اللہ نی اشرف بشر کو حور و غلمان پر
بنایا شیشہ جلتی پری انسانکی دل کو

دکھا وگی اگر آنکھین ہرن جنگل کو بھاگینگی
چھپی گا مشک نافہ مین جو دیکھیگا تیری تل کو

کبھی جاروب کش اسمین بھی ای گلچین عالم ہو — خس و خاشاک رہ تمنی بنایا جان مائل کو

خدا کی راہ مین مال و زر و اسباب دی ڈالو
سخاوت چاہیی اخر جوانمردان باذل کو



۱۰ شعر

دل آباد بسا دیتا ہی ویرانے کو — سبق ہوش پڑہاتا ہی یہہ دیوانی کو

جنس حسن آپکی البتہ ملی لاکھون کو — عشق بکتا نہین بازار مین دو آنی کو

ایسا استاد ہو نہین عاشق ابرو و مژہ — دی چکا تیر و کمان طفل کی بہلانی کو

شب گیسو مین بھی افسانہ دیوانہ جای — مین سناتا ہون کہانی تری بہلانی کو

محفلو مین بھی نہین چہوٹتین مزین صاحب — ہتو ہر کاری کہڑی ہتی ہین لیجانی کو

وہ قلندر نہین جو عیش سی مین سیر رہون — خوان غم مطبخ مالیسی ملی کہانی کو

مجہی سے تو رقیبون سی نہ ملواتی آپ
ہم مسلمان نہین پوجتی بتخانی کو

شمع رو نرم نہین عشق مین دلسوز ہو نہین
کو کبھی دوست نہین جانتی پروانی کو

قصۂ وصل شبِ ہجر مین سنتا ہی کون
خواب سی پہلی سلا دیتا ہون افسانی کو

آخر اُس محفلِ مضمون سی عبث چھپایا ہے
پردۂ فکر ہی کیا کم تری شرمانی کو



آنکھون کو تیرِ عشق کا پھر حوصلا نہو
شعر
وہ تاک لی نشانہ کہ جسمین خطا نہ ہو

اونکی نگاہِ لطف جلاتی ہی مرگ مین
بیمارِ چشمِ یار کو کیونکر شفا نہ ہو

کیا غم اگر رقیب لی روئی یار سی
کیونکر شفا ہو منہہ مین جو کڑوی دوا نہو

چلتا ہون سیرِ باغ کو پر شرط یہ کبھی
غنچہ نہو بہار نہو اور صبا نہ ہو

حیا دینگی پوچھتی ہین میرا حال زار
سلجھائی تو گیسو نمین دل پہنسا نہو

مہندیکا رنگ ہاتھو نمین دیکھا تو بولا یار
گلچین کا ہاتھ ہے آتش گلسی جلا نہو

صدقی مین تیری عشق سی آسیب کچھ نہین
تجھسی پریکا سایہ ہی ظل ہما نہو

دیو شب فراق کی صورت بہی یاد ہے
بلای عشق مین تو مبتلا نہو



شعر

معزز رکھینگی سب کافر و دیندار عاشق کو
حسینان جہان کرتی نہین اب پیار عاشق کو

حمایت باغ الفت مین حسینان جہان کی ہی
گل خوشبو بنا تیہین گلیکا ہار عاشق کو

کھٹکتا ہون نظر مین یار کی مین باغ عالم مین
عبث اغیار سمجھی ہین گل بیخار عاشق کو

تپ ہجر نہین بوسہ لبکا الفتکی دوا ہووے
طبیب وصل سمجھای بہت بیمار عاشق کو

اگر مقبلین ہم بہی سر بکف آئی تو جو تنہا || سپاہ حسنِ قاتل جانثی تیسر دار عاشق کو

وعای اختر عاصی اگر مقبول ہو جائی
وہان بہی بخش دیوی حضرت غفار عاشق کو



شعر

بیٹہی روئیند و چلانی وہ مرجانی دو || جانسی عاشقِ صادق کو گذر جانی دو

بزمِ دلسوز جگر سی شبِ فرقت مین ہو || شمع ورنگ میری آہو نکا اثر جانی دو

مین نہین غیر بہی غیر نہین اور بہی || گوشِ بیہوش مین مرنیکی خبر جانی دو

مین بہی کچہ طفل ہون جو اسکی سیاہ بیٹہی ون || کسی لڑکیکو شبِ ہجر سی ڈر جانی دو

بالکی کہان کبہی پہیری نا دادیہی || موشگافونکو وصفِ کمر جانی دو

آپ کا بندہ بیدام وہ ہو جائیگا



بزم مہتاب مین اختر کو اگر جا نہ ملے

دیکھون جو کبھی آنکھہ اوٹھا کر تو ستم ہو	رنج و غم و بیتابی دل حزن و الم ہو
مضمون جو لکھی ابروی خمدار کا شاعر	جلادی قاتلسی سر خامہ قلم ہو
پھر جائیگا آپ تو بدلا بھی ملیگا	ستم ہو جو نسر حرف کئی قول و قسم ہو
سلک دُرِ دندانکا مزا غیر سی پوچھو	کیا جوہری حسن سی یہ سلک رقم ہو
کو بچھوکی کٹی پر بھی گلی اوسکی بچھوٹی	یہ ہاتھہ پہ چلی جایین اگر سینہ مین دم ہو
یہ زخمی منیوش وہ مہ قاتل عالم	مہتاب فلک کیون نہ اوسی ساغر سم ہو
آہ دل سوزانسی جلادون ابھی کشمیر	طوفان ہو گر نام کو ان چشمون مین نم ہو

ای قاصد اختر میرا سب حال بیان کر

بس



بس ایکہیا مضمون ہو زیادہ ہو نہ کم ہو

شعر

پانسی آگ لگی رنگ نیا اور سنو — سی سی ابرِ سیہ ولپہ اوٹہا اور سنو

لب و دندانسی وہ زخموں پہ چہڑکتی ہین نمک — اولٹی جہلاتیہین عاشق سی مزا اور سنو

غیر و ذرات بکا کرتیہین جہوٹی قصی — وہ گہڑی میر افسانہ تو بہلا اور سنو

جہوٹ سچ غیر و نکی سن سنکی خفا ہوتی ہو — کیا دم او کتا گیا احوال ذرا اور سنو

مہندی مل ملکی نیا رنگ نکالا صاحب — ہمتو پس پس گئی پتہر سی مزا اور سنو

بوسہ لب دُرِ دندانسی نپائی ای ماہ — درہم داغ خزانہ سی ملا اور سنو

جب کبھی وصف مین ابرو کی کہلا اختر راز

وہین مجروح کیا مار لیا اور سنو



شعر

کڑوی باتون سی بدمزا نکرو — مار بیٹھون گا کچھ کہا نکرو

چوک جاتی ہو مجھسی مقتل مین — مین نشانہ ہون تم خطا نکرو

مین تو عاشق ہون کچھ مریض نہین — مرفی دو گزفی دو دوا نہ کرو

غیر آئی تو آئی دو صاحب — چپ رہو ٹال دو بہانہ کرو

شیشۂ دل پہ ایک ٹکر دو — تم پری ہو مجھی سیانہ کرو

غیر محفل مین تم بلاتی ہو — گالیان دو نگاہ بیحیا نکرو

عشق مین آہ آہ کرتا ہون — نالی سن سنکی واہ وا نکرو

اختر زار کی خبر رکھو
اوسی الفت مین مبتلا نکرو



رونے دو تپش و آہ و فغاں کرنے دو	شعر	حالِ ظلم و ستمِ یار عیاں کرنے دو
کوٹھری بند کرو ہمکو جلا دو صاحب		سطحِ سینہ میں اب رو دہوان کرنے دو
اور قصے بھی کبھی غیر سے سن لیجئیگا		خط کا مضمون تو قاصد کو بیاں کرنے دو
سر اوتر جائے میرا و مصیبت کٹ جائے		کہیں جلاد کو گردن پہ نشاں کرنے دو
بحرِ معمولی میں گر نہ تفاوت ہوگا		جو کیا کرتا ہوں ای ہمنفساں کرنے دو

چمنِ حسن ذرا دیکھنے دو [illegible] کو
ای گلو اسکو علاجِ خفقان کرنے دو



دیکھ پائیں جو ماہِ تاباں کو	اشعر	وہیں کر دیں کتان گریباں کو
پر لگا دیگی مجھکو وحشتِ عشق		دیکھو اوڑجاؤنگا پرستان کو

خالِ ہندو کا ہو گیا کشتہ — کافر و مار لو مسلمان کو

دونی ہو جائیگی پریشانی — عشقِ گیسو ہوا پریشان کو

مصحفِ رخ ترا نظر آیا — جبین ہی حفظ کیجی قرآن کو

جوشِ وحشت ہی جوششِ گل ہی — دھجّیان کیجیی گریبان کو

غلِ زنجیرِ زلف سی ای یار — بین جگاتا ہون اہلِ زندان کو

منقبض غنچہ سان دل اپنا تھا — کھل گیا دیکھہ روی خندان کو

اپنی مرقد پہ ہجر آہ و بکا — چھوڑی جاتا ہون یاس و حرمان کو

میری رونی کی تم نہ مانع ہو — ناسیے کرنی دو چشمِ نالان کو

لطفِ اشعارِ صافِ اختر دیکھہ

دی غزل تو کسی سخندان کو

ردیف الہاء الملفوظ



نظروں میں چکا چوندہ ہوئی اوسپہ پڑی آنکھہ ۔ شعر
سورج کی برابر نہوئی اور نہ لڑی آنکھہ

نرگس کو کیا زرد غزالوں سی لڑی آنکھہ
آنکھوں نی نہیں دیکھی ان آنکھوں سی بڑی آنکھہ

اسطرح کی آتی ہی کسی شعبدہ بازی
اب سامری کی سحر سی حضرت کی لڑی آنکھہ

ٹکڑی ہوا پتھہر کا جگر پاؤن نہ چھوٹی
ٹلتی نہیں اوسجا سی جہان اپنی اڑی آنکھہ

بدلیمین جو وہ برق چمک جاتا ہی آگی
فی الفور لگا دیتی ہی ساون کی جھڑی آنکھہ

حیران ہوا دلکی ہی سب کہل گئی قلعی
جیسی تری آئینہ عارض پہ پڑی آنکھہ

سلطان جہان اختر شیدا ہی تمہارا



کچھہ عیب نہین اسی اگر تمسی لڑی انکھہ

شعر

داغ کو دیکھہ اور قمر کو دیکھہ — زلف کو دیکھہ اور کمر کو دیکھہ

شبکو مہتاب رو سفید ہوا — نور جاتا رہا سحر کو دیکھہ

ای شہ حسن کب فقیر ہین ہم — دیدۂ ولسی ذی ہنر کو دیکھہ

سوزشِ اشک سی جلی پلکین — خار و خس دیکھہ اور شرر کو دیکھہ

کہربا ہوگیا تجھی کھینچا — ای پری آہ کی اثر کو دیکھہ

سجۂ گلزار مین جلا سارا — ردیا صیاد مشتِ پر کو دیکھہ

بی خبر ہی جو رطب و یابس سی — ای نادان خشک و تر کو دیکھہ

دیو کا کام نکلا سے



ای پری تو بھی اس بشر کو دیکھ

شعر

بدلیگی آبرو نہ مری چشم تر کی ساتھ
موتی کی قدر گھٹ گئی اپنی گھر کی ساتھ

یارب شب وصال کی ہرگز سحر نہو
گل ہو چراغ عمر بشر اس سحر کی ساتھ

تیغہ پکڑ کی آئی تو جلاد بن گئی
چنوا دیا حبیب کو دیوار و در کی ساتھ

تیغ نگاہ یار کا کاٹ آزمائین گی
سینہ سپر بنائینگی تیر و تبر کی ساتھ

بندہ بال زور سی میری نہ نوچئی
وابستہ مرغ روح بھی ہی بال و پر کی ساتھ

ایکہی نگہ سی فیصلہ ہی وار پار تہا
اونسی نگاہین چار ہوئین کس خطر کی ساتھ

خدا کو بھولتی یہ عاشقان ہند
ہوتا اگر نہ عشق بتون کا بشر کی ساتھ



آبرو میری رہی ابروئی خمدار کی ہاتہہ ۔ صاف کر تہین مری جسم پہ تلوار کی ہاتہہ

عشوہ و غمزہ و انداز و ادانی مارا ۔ ناتوان ایک یہ چوپہنگ ہوا چار کی ہاتہہ

عشق سی قدر بڑہی حسن کی اپچانِ جہان ۔ حسنِ یوسف کا رہا مول خریدار کی ہاتہہ

پاک نیت نہ کبہی ذرد مضامین ہونگی ۔ ہنکڑی سی نہ بچینگی کسی خونخوار کی ہاتہہ

ابر پر پہولتا ہرگز نہ کبہی روشفق ۔ دیکہتا شاخِ حنا پر جو مری یار کی ہاتہہ

زر نسپا ہیسی جو کرتا ہہین دنیا مین عزیز ۔ مرد ہیر بیچتی ہین پہر اوسی سردار کی ہاتہہ

عشقِ اشعار سی ہون مورد اندوہ و الم ۔ بندہ گئی فکرِ مضامین سی گنہگار کی ہاتہہ

شعر

بزم مین آج غزل اپنی سناؤ ۔ شعرا مین مری عزت رہی اشعار کی ہاتہہ



شعر

کیا بھلی لگتی ہین یہ ابروئی خمدار سیاہ
فرط جوہر سی سراپا ہی یہ تلوار سیاہ

سبزہ رنگوں کی تعشق ہین رخ سرخ ہی زرد
کرچکا نامۂ اعمال سیہ کار سیاہ

نیلگون ہی رخ افلاک غم زہرا مین
فرق پر بال ہین لپٹی ہی دستار سیاہ

زلف پر پیچ صنم کا یہ اثر پڑتا ہے
دود آہ دل عاشق سی ہوئی مار سیاہ

دست صراف ہی جو شخص رکھی زر کو عزیز
ہاتھہ کیطرحسی دیکھا دل زردار سیاہ

جیمین آتا ہی کہ اب یار کو نامہ لکھون
کرون دفتر خط شوقیہ مین و چار سیاہ

عندلیبان چمن شمع کا عالم دیکھو
عشق گلمین ہوئی گلگیر کی منقار سیاہ

وصل کا روز بھی [illegible] کو ملی یا اللہ
رات کیا ہجر کی ہی جانبہ دیوار سیاہ



	شعر	
اوڑی باغ سی باغبان کیسی کیسی		خزان ہو گئی بوستان کیسی کیسی
تہی غم پی رفتگان کیسی کیسی		مری کہو گئی کاروان کیسی کیسی
وہ چتون وہ ابرو وہ قد یاد سب ہی		سناؤن مین گذری بیان کیسی کیسی
نہ طاؤس سی مٹ سکی داغ الفت		یہ کسکی تہی چہلی نشان کیسی کیسی
پیا شاہد پاک کا کس سی پوچہین		یہان مین وہان ہین کہان کیسی کیسی
شب وصل مین ہم کو عریان کرینگی		عیان ہو گئی راز نہان کیسی کیسی
خدا کی لئی اپنی زلفین اوٹہاؤ		یہان قید ہین بی زبان کیسی کیسی
کمر یار کی ناتوانی مین ڈہونڈہی		تو ہم ہوئی درمیان کیسی کیسی

بڑہی خاکسار یسی عزت بشر کی

تڑپتی ہین اون اکہڑیونکو یہہ انکہین

رقیبون کی طاقت سی باز و کہینچی

نہ توڑا کبہی تیغ قاتل کا دورا

رہا عشق سی نام مجنونکا ورنہ

وہ نازک کمر تہا تو قاصد نی اکثر

کوئی سنگ کوئی خاک مجنونسا کوئی

دلون کو پہنسا کر نہ تم مسکراؤ

یہ پیر مغان ہمسی کیون لٹیہتا ہی

زمین پر ملی آسمان کیسی کیسی

جس آنکھوں پہ گذری گمان کیسی کیسی

اڑی ور پہ پہ پاسبان کیسی کیسی

گلی پر ہوئی امتحان کیسی کیسی

تہِ خاک ہین بی نشان کیسی کیسی

مجھی خط دی بی نشان کیسی کیسی

درِ بت کی ہین پاسبان کیسی کیسی

ابھی قید ہین بی دہان کیسی کیسی

ہوئی پشت خم نوجوان کیسی کیسی

مری داغِ سوزان کا مضمون سونچہ — جلی کہکی آتش زبان کیسی کیسی

نظر آئی جب تیغِ ابروہ ترچہی — تڑپنی لگی نیمجان کیسی کیسی

کلیجی مین آ پہپہولی پڑی ہین

میری اوٹہہ گئی قدردان کیسی کیسی



۵ شعر

ماہتابی پر مری مہرو کو لانا چاہئی — روی گل پر آتشِ شبنم اوڑہانا چاہئی

میری گہر مین مہرِ عالمتاب شبکو سوگیا — بختِ خوابیدہ کو اب اپنی جگانا چاہئی

کیا نصیبونکی ہی گردش دورِ سرجاتا نہین — خاکِ کوی یار ماتہی پر لگانا چاہئی

اپنی چوٹیسی سزا دی ہم گنہگارونکو تو — عاشقِ گیسو کو ایسا تاندیانا چاہئی

شبکو بزمِ یار مین روشن ہی شمعِ استخوان — ہڈیونکو اوسکی خاطر سی جلانا چاہئی

اسقدر نام خدا نادان ہی وہ نازنین
مخلوقونمین خلوتی باتین سکہانا چاہیے

جسکو چاہین وہ بلا لین کیا ضعیف اور کیا جوان
عاشقی کا نام مرنیکا بہانہ چاہیے

جال پہیلایا ہی زلفونکا دیکہا و خال بہی
مرغ دانشمند ہون اس تلکا دانا چاہیے

سنگریزی پر چمنکی پہول کی نہرین ہیون یاد
طائر آزاد کو کیا آب ودانا چاہیے

بالیونکی موتیونسی دل ہوا ایک آبلہ
فرش کی جا گوکہ کی کانٹی بچہانا چاہیے

دیکہتی مرکر بہی آئی قبر پر اپنی وہ یار
آخری ہی یہہ بہی قسمت آزمانا چاہیے

حسن کی دولتسی ایسا دب گیا وہ ناتوان
یہہ وہ مفلس ہی کہ قارون کا خزانہ چاہیے

کہو گیا ہی دل بہت ڈہونڈہا کہین ملتا نہین
خاک کوی یار چہلکر آج چہانا چاہیے

گوری گالونکو لگا داغ کہیل اچہا نہین
چاندنی ہی ماہ رو خط کا مونڈانا چاہیے

گل کی باتین یاد آئینگی جو وہ آج آئیگا
ماہ رو واحدؔ سی ابہی منہہ چہپایا چاہیی



۱۴ شعر

فراقِ یار کا دل پر قلق ابہی سی ہی — رگو نمین خون نہین اور عرق ابہی سی ہی

صنم کو نامِ خدا یہ سبق ابہی سی ہی — وہ طفل ہی کہ اوسی عشقِ حق ابہی سی ہی

یہ گال سرخ ہوئی شب کو کیون منڈایا تہا — نمودِ صبح نہو گی شفق ابہی سی ہی

وہ طفل ہون کہ میرا دل ہوا ہی سیپارہ — کہ حفظ مصحفِ رخ کا ورق ابہی سی ہی

صباحِ وصل کو تشبیہ شامِ ہجر سی دو — مہِ دو ہفتہ کا بہی رنگ فق ابہی سی ہی

چہٹی گا پہر قفسِ تن سی مرغِ روح میرا — پہڑک نہ طائرِ دل کیون تلق ابہی سی ہی

خضر بہی ہو نہ سکا رہنمای ملکِ عدم — سفر قریب ہی شاید قلق ابہی سی ہی

اُن

تیری گلی سی نہ بہٹکا مین غول صحرائی	وہ گرد باد ہون دلکو قلق ابہی سی ہے
پلٹ گیا میرا دل اب نہو برا نوروز	شروع سال نہین اور قلق ابہی سی ہے
زوال حسن مین شاید یہ دل سنبہل جاے	کمال عشق مین دلکو قلق ابہی سی ہے
شروع عشق ہی دم دی ہمین نوای شیرین	تمام ہوچکا قصہ رمق ابہی سی ہے
طبیبو خاک نہ اکسیر سی میری الفت	دوا ہی نہ بنی یہان مق ابہی سی ہے
کسی سناؤن یہان زلف یار کا قصہ	بجای شانہ دل زار شق ابہی سی ہے

طواف خانۂ کعبہ کریگا یہ

کہ اسکی منہہ مین صنم نام حق ابہی سی ہے

پلک جسکو سمجھی تہی وہ تیر ہے	شعر	جسی زلف جانا وہ زنجیر ہے



اگر طوق قمری گلوگیر ہے — کڑی میری ہر آہ زنجیر ہے

اوہر رخنہ گیسو کی زنجیر ہے — ادہر صفحۂ دل پہ تصویر ہے

کھلی عقدہ ابروئی دلدار کا — اگر ناخنِ خامہ شمشیر ہے

جسی سب کہین آفتاب جہان — وہی یار خورشید تصویر ہے

مجہی کو سکا ایک بوسہ بہی دو — دعا مین دوا کی بہی تاثیر ہے

کدہر اوڑ کی جائیگا مرغِ نظر — پرو نین جو باندہا ہر تیر ہے

جوان مبتلا سی بلا ہو گیی — عجب پیر گردون کی تاثیر ہے

مین قیدی ہون اوس گلبدن یار کا — جسی عشق پیچان بہی زنجیر ہے

بلین غیر ہم پاس سی دور ہون — اجی اپنی اپنی یہ تقدیر ہے

جسی بوٹی سبھی ہین سب ہے خط یا | جہان خاک چہانی وہ اکسیر ہے

حمائل اگر ہاتھہ ہون یار کے | پری غل کہ گردن مین زنجیر ہے

محب ہم ہوئی وہ عدو ہوگئی | عداوت محبت کی تغریر ہے

چھپی سیہ رو بنکی زلفون مین دل | میرا یار خورشید تنویر ہے

کبھی سر پہ تعویذ سورجکا ہے | کبھی چاند تاری کی زنجیر ہے

بجہا آتش گل کو ای عندلیب | تری چونچ گلشن مین گلگیر ہے

ستاری بنائی مہ و مہر کے | وہ تعویذ سر اور یہ زنجیر ہے

خدایا شفا جلد ... کو ہو
محب حسن اور شبیر ہے

اغیار پہ پڑجای اثر انکو وبا ہے

تلوار و ابرو کی دمِ جنگ گھسیٹو

یاد آتی ہین جنگاہ جہانمین وہ دلیر آہ

ہے حضرتِ دل پلکونسی لڑو اٹھین انکھین

کیا فوج تعشق میری نظرونمین سمائی

نسبت مجھی اغیار سی ای یار نہ دینا

ہر رنگ کی ابر آتی تو مضمون یہ لگا تہا

حلقی میری انکھونمین پڑی نکہہ کی افسوس

سینہ جو ہمارا تو اوٹھا ڈالتی لفین



گر صدقِ طبیعت سی عاماً نگارا ہے — دنیا ہی مین ملتی اوسی جنت کی قبالے

جالیمین جو جہانکا تو وہی چال ہی جنجال — جالیمین وہان بیٹھ یہان آنکھون مین جالے

وہ مصحفِ ناطق ہی تو تفسیر ہی شاعر — تصنیف ہوی مدحِ رخِ خدا نمین رسالے

تنگی ہی یہ دنرات بس اب ہین گئی دلپر — دم گہوٹکی کر دیجیی قاتل کی حوالے

کیسلا ہی بہت متی کی پر یونسی وہ محبوب — طفلی ہی مین کچہ طور نظر آتی نرالے

دنرات لیے ہین آنکہ مجولی ہیسی ہی شوق — مضمون کمر کی یہ نئی طور نکالے

تلوار کمر سی نہ وہ کہیچی نہ ڈرائی — معشوق کی کیا ناف ہون تا تو نمین نہ نکالے

پہر عارضِ رنگین پہ لٹکنی لگی گیسو — نادان ہو جو رانستہ کوی سر پہ بلا لے

مجہلی سا تڑپتا ہی دلِ زار ہمارا — بالی انہین کب کہتی یہ ہین چاند پہ ہالے

شعر ۴۳

ای آہ میری زخمِ جگر ہو گئی آلے

تیار اگر ہو چکی پلکونکی رسالے

وہ فوج وہ لشکر وہ سپاہی وہ رسالے

کیا مارہی ڈالینگی اس افسر کی رسالے

ایک آنکہ مین چہپتی ہین سالیکی رسالے

ہین قوم کا اشراف وہ دنیا کی رذالے

برساتکی جتنی ہین فلک پر یہ دوشالے

کانو مین عبث یار نی لٹکالیی بالے

ڈسنی کو میری جانکی دو سانپ ہین بالے

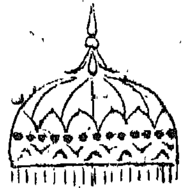
سینہ جو ابہار اہی تو ملوا ئی گا ہاتہہ
غنچی ہوی جاتی ہین کوی انکو بلالے

پہولا جو سماتا نہین گلزار مین بلبل
لالہ کو بہی کہلنی کی پڑی باغ مین آلے

حق شیر خدا کا بہی تلف کرتی تہی غاصب
نادان ہی غزل اور کوی کہکی بنالے

پہر ہاتہہ حمائل ہوی غیرونکی گلو مین
وہ ڈالیان پہولونکی تو یہ ساکہو کی ڈالے

ای ماہ علی اختر غمگین سی کے مدد کر
وہ کون ہی جو اس دل مضطر کو سنبہالے





شعر

عکس روی سیمتن سی ہی مکدر چاندنی
چاند بہی حیرت مین ڈوبا اور ششدر چاندنی

اس شب مہتاب سی ہی جوش سودا باغ مین
ہر رگ گل پر پڑی ہی شکل نشتر چاندنی

رات کا دن ہوگیا اور دنکی ہمکو رات ہی
ہجر مہ مین دہوپ بہی ہوتی ہی ہمسر چاندنی

روشنی داغِ تنِ عالم میں ہی پرتو فگن
چھیپ جاتی ہی وہیں میری برابر چاندنی

ایکجا پر سات چیزیں مجکو حاصل ہوگئیں
باغ مینا یار خلوت بہر ساغر چاندنی

اوس چمکسی نیم بسمل اسی دم پہرن گئی
زخمی ابرو کو ہو جاتی ہی خنجر چاندنی

مشعلِ داغِ جنونکی روشنی میں وہ چلیں
عاشقونکی واسطی ہو جاتی رہبر چاندنی

ہی عروجِ دستِ ہمت الکیمیا سکی لئی
ہر گدا و شہ کی گہر میں ہی برابر چاندنی

کس سراپا نور کی آمد ہی جو کوسوں تلک
ماہِ تابان نی بچہائی ہی زمیں پر چاندنی

بدر ہو گرداب اور تاری بنیں ساری حباب
دیکہنی جائی لبِ دریا جو [illegible] چاندنی

کیا بنائی ہیں یہ معبودِ کہن پتہر کی
اشعر
کافر و پوجتی پہرتی ہو بدن پتہر کی



نرم دل بلبلِ شیدا کا نہ نکلا ای گل
سنگدل تونی بنائی ہین چمن پتہر کے

اس لبِ سرخ سی ہموزن ہی یون خونِ جگر
جیسی ہم سنگ ہوئی لعلِ یمن پتہر کے

چوکڑی بہولی ہین تہرا ہین نہ کیونکر وٹیلی
آنکہو نکو دیکہین تو ہو جائین ہرن پتہر کے

تذ کشی کرتا ہی بت باغ مین کچہ دور نہین
حسرت و یاس سی ہون سرو و سمن پتہر کے

کوئی مجنون کسی لیلی کا گذر کرتا ہی
ہین جو انبار یہان سیکڑون من پتہر کے

وہ جفاکش ہین ذرا بوجہ تو اوٹہا او صنم
ہمنو انسان ہین ای شفقِ من پتہر کے

مرضِ سل جو اسی ہو تو عجب اسکا نہین
ڈہیلی لگواتا ہی بیساختہ پن پتہر کے

سنگ مرمر کی تہی پہر بت ہندو تو یہی
کیون پہاڑونکی ہون سخت خستہ تن پتہر کے

بی نشان ہوگئی مٹ جائیگی پتہر کی لکیر
نام کہو دیگی بت عہد شکن پتہر کے

ای صنم تو لبِ شیرین سی نہ سمجھا مجکو
کبھی فرہاد نہ سنتا تھا سخن پتھر کے

منہہ بگڑ جای جو عاشق کا وہ راز افشا ہو
موم دل عاشقونکی اور وہین پتھر کے

شیشو نمین مہندی ملیجای حباب آسا ہین
ایکی پاؤن تو نازک ہین لگن پتھر کے

سیم و زر چوٹ محبت کی اوٹھا لیتی ہین
سنگ حسن سی سیکھی ہین چلن پتھر کے

قیس غربت مین ہوا بادیہ پیما شاید
شعلۂ دلسی جلا دون مین وطن پتھر کے

کیون نہ تا حشر امانت کیطرح رکھتی ہین
عشق بازونکی ہین تعویذ و کفن پتھر کے

سختیان جورِ بتانکی نہ بیان کر اختر
رنجِ فولاد سی زاید ہین محن پتھر کے



ہین جہانمین بڑا اعتبار اوسکا ہے ۱۲ شعر وہ جیسا چاہی کری اختیار اوسکا ہے

دست پاپا کی رسائی نہوئی سینہ پر | تیر مژگان نی نہیت دور سپر بند کیی

بعد مردن بھی نہ باقی رہا یہ قصر بدن | روح جب تنسی چلی خوف و خطر بند کیی

کیا شرارت ہی کہ اللہ کو سجدہ نکیا | ای بتو سنگ مین تمنی تو شرر بند کیی

موتیونکی نہ حفاظت کرین مار گیسو | دل کی چہالون نی تو بالی مین گہر بند کیی

وہ شہ حسن نہ پوچہیگا ملو غیر و نسی | ہمنی ہر کارونکی منہہ پہر خبر بند کیی

واہ صیاد وہی جسم ہی پر روح نہین | مرغ اوڑ ہہا گا فقط جالمین پر بند کیی

پنجہ شہباز نگہ کا نہ کبہی چہوڑیگا | نظرون ہی نظرونمین کو مرغ نظر بند کیی

شہد لب اوسکا مگس طینتو کب پاوگی | بیت مین ہمنی خم شیر و شکر بند کیی

ای نگار اونکو نہ توڑیگی کبہی گربہ چشم | میری شوقین کبوتر وہ کدہر بند کیی

عید کا چاند بہی خالی ہو گئی تکتی سی		ہے ذو الحجہ مین لوگونکی سفر بند کیے
وہ شہ حسن جکو تہی وہان بہی نہ رہا		جب ملا یار سے اغیار نظر بند کیے

انکہہ کی پتلی کا اختر کو بنایا تارا
جیسے پیوند دل ای سنگ قمر بند کیے



کیون نہ تصویر خیالی ہو ہمیشا سامنی	شعر	دھیان مجھہ مجنونکا بہی ہی مثل لیلا سامنی
کانکا جھمکا بہی اسی خورشید رو نایاب ہی		جلوہ گر ہی ماہ پر عقد ثریا سامنی
قلزم و عمان چھپ جائنگی ای بحر کرم		آنسو نکا بہہ گیا آنکہونسی دریا سامنی
ایک تصویر خیالی روبرو برسون رہی		کیون تصور سی نہو وہ روی زیبا سامنی
اپکی بدطینتی سی کہل گیا سب راز دل		کیون جی کیون چھپ چھپکی کرتیہو اشارا سامنی

پیش آخر چل ذرا محفل مین تو ای نازنین

لطف جب ہی ہووی اہتاب نار آسمانی مین

رکھہ لیا دل قوت بادام چشم یار نی
دار وی فرقت پلائی غیر کو بیمار نی

خال ہندو نی گلی کی کون مائل ہو گیا
کفر کا دعوی کیا کس بستۂ زنار نی

گوش و رخ پر گیسوی پرپیچ کا یہ حال ہی
من گل کر با سپیو نسی سر نکالا مار نی

ای مسیحای زمان بوسہ سی صحت دیجیی
لاکہ سی پرہیز افزون کر دیا بیمار نی

کیا مدارا تہا دیکہا کہ جو چڑہا یا دار پر
دار فانی سی مجہی رخصت کیا دلدار نی

یار کی موی میان کا مجہ سی دہو کا ہو گیا
اس قدر لاغر کیا اس عشق کی آزار نی

اس لب شیرین نی کا ٹو پہر پہرایا ہی مجہی
کس مزی سی آبلی چوسی زبان یار نی



میرا جوہر راستی سی سب ہویدا ہو گیا — بل کیا تیری طرح مجھسی تری تلوار نی

رخ سی مطلب ہی نہ اُٹھو دست ساعد سی غرض
دل چرایا ہی ہمارا طرّۂ طرّار نی



شعر

زاہد و پیر مغان دونو گنہگار ہوئی — حسنِ مینوش سی خمخانہ مین سرشار ہوئی

وسمہ داغ ہو بالای قبا ای صاحب — بہرِ دستار تری طرّۂ طرّار ہوئی

بحرِ الفت مین تو پایاب رہی کشتی حسن — ہم ہین دو ہاتھہ لگا کر نہ کبھی پار ہوئی

آبِ دندانسی تری آبرو پائی رو کر — صدفِ چشم مین آنسو دُرِ شہوار ہوئی

خس و خاشاکِ مژہ شعلہ رخونسی بھڑکی — ہمتو دنیا مین پی آہِ شرربار ہوئی

زرِ گلسی یہ گلستان ہی نہال ای صبا — داغِ طاؤسِ چمن درہم و دینار ہوئی

غنچہ ہو گیا کم ظرف جو منہ لگتا ہے

ایسی میخانہ مین اخر بھی تو سرشار ہوے



۱۲ شعر

قلم کی چاک مین اپنی زبان ہے
ہمیشہ عشق ہی کی داستان ہے

کسی خلوت نشین سے بدگمان ہون
میرا راز نہانی بھی عیان ہے

ترقی مین ترقی دیکھتا ہون
شروع حسن مین وہ نوجوان ہے

اودھر مفلسی وہ گھر مین سدھارے
ادھر رنج والم غم میہمان ہے

کہون کیا عشق خستہ لمین کیا ہے
طپش آتش لپٹ شعلہ دھوان ہے

ہنسی سے دانت کھلتا نہین اب ہے
گل خندان ہمارا اور فشان ہے

سجھا و سرد مہری سے حسینو
یہ مہر ورتعشق دل طپان ہے

کوئی زاہد کری فردوس کی سیر | گلی اوس حور کی باغِ جنان ہی

کہان جائیگا دامِ فکرِ صیاد | فلک اونا سا میرا آشیان ہی

میری پرزی اوڑائی ایمہ صاف | گریبان دہجیان دامن کتان ہی

فراقِ روح ہو کیونکر گوارا | میرا قالب یہان ہی دل وہان ہی

تجہی انعام جنت ہوگا اختر

ازلسی مرتضی کا مدح خوان ہی



۱۸ شعر

پیدا ہوی زمانہ مین انسان نئی نئی | سیکہی پریسی وصل کی سامان نئی نئی

چشم و مژہ دیکہائی لکہ نسخہ ای طبیب | وہ کر چکی ہین درد کی درمان نئی نئی

زاہد ہی کا فرونکی طرف میل کیسا | بنوائینگا گنج شہیدان نئی نئی

الفت مین سینہ ہای بشر داغ داغ ہین ۔ دیتی ہین یار روز بہ گلستان نئی نئی

اغیار میوہ دار ہین یکتای دہر ہین ۔ پائی ہین بہر سیب زنخدان نئی نئی

تیر نگاہ و تیر مژہ کا ہدف ہوا ۔ ماری ہین ولکو ترک نی پیکان نئی نئی

مضمون زمین کہنہ پہ کیا قطع کردیئی ۔ چولی پرانی ہوگئی دامان نئی نئی

عشاق کیا جلینگی رخ آتشین سی یار ۔ پیدا کری یہ دل دل سوزان نئی نئی

ابرو کی طاق مین جو پی سجدہ خم ہوئی ۔ کافر سی کیا لڑینگی مسلمان نئی نئی

پرزی اوڑای ٹکڑی کیا چاک کر دیا ۔ بخئی نکالی بہر گریبان نئی نئی

کس پیچ سی لپیٹ لیا زلف و رخ کو آہ ۔ دیکھی یہ مار زلف پریشان نئی نئی

عارض سی تیری نور مہ و خور بہی اوڑگیا ۔ آئینونسی بنائی یہ حیران نئی نئی

کس کسکو غرق کر دیا دریای عشق تین	دیکھلای قوم نوح نی طوفان نی نئے
محروم وصل یار سی ہم غیر شاد ہین	پیوند ہو گئی شب ہجران نی نئے
ہمنی برای محفل خوبان کئی درست	یکّی برای شمع شبستان نی نئے
کیونکر نہ ہیر اول ہو پر پیر و اولٹ پلٹ	بل کھارہی ہی کاکل پیچان نی نئے
چوکہٹ پہ شوق حسن سی بازو بہی چہیل گئی	بیٹہی ہین باب عشق پہ دربان نی نئے

کی اس غزل کی گر داد دی کوئی

دیکھلای اوسکو دیدۂ تابان نی نئے

	شعر	
زلف پرخم ہمکو تیری یاد ہے		دام وہ ہی اور تو صیاد ہے
کٹ گئی اتغیار حال تیز ہے		مصرع دیوان مرا جلاد ہے



قدِ جانان پر یہ قمری ہی فقیر
سرو ہی شمشاد ہی آزاد ہی

کون ہی کیا ہی تجھی ہم کیا کہین
تو پری ہی یا کہ آدم زاد ہی

اوڑہ گیا دشتِ صبا پر یہ غبار
خانۂ دل اب میرا برباد ہی

وزد مین نظری ہوئی رخہای غیر
میرا ہر داغِ کشادہ صاد ہی

حسنِ ... جسکی آنکھون مین نہین
وہ بہا نہین کور مادر زاد ہی

خیالِ چشمانِ یار آیا ہرن اُچکی چلی ختن سی
دکہا کی آنکہین اور نہین چہپایا ہوئی حیران تجہ ہرن سی

وہ عارض سکی ہین یاسمین وہ ہاتہہ دونو ہین نسترن سی
وہ دانت منہہ مین عدن سی ہونٹہہ دونون لعل یمن سی

یہ بیہوش نکلا ہی رنگ پانکا کہ دو وفا ہو نہو یہ آیا جلوہ
نثار ہونگی ہی تمنا عقیق نکلی ہین تہ یمن سی



ہوا دل زار پہ شیدا اِسی زندانِ زنخداں سے تھا
لپٹی گیسو کیا ہی سوا نہ باندھو ہاتھوں کو تم رسن سے

ہمارے مقتلین آئی شامت کہ سکی پیچھے ملی سعادت
رہی یہ مرنی پہ بھی منت چھپاتے ہیں اپنا منہ کفن سے

تمہاری تلوار پر جو خون ہے کس کس اسیر بہت زبون سے
نہ پونچھو قاتل جو یوں شکوہ ہی ایسی تو جوہر ملا بدن سے

مجھے تو واجب ہے شکر کرنا کہ عشق اپنے دلمیں پایا
خمیر الفت اسکو گوندھا نکلیگا یہ ہماری تن سے

گذر گئی کیا ہم نہیں پایا محبت انجام ہم نے پایا
مرے آرام ہم نے پایا کہ چھوٹی رنجو نسی او محن سے

شہید وصل ہو نہیں جہندہ رہ ہجر میں جو مرے وہ
کئی ہیں جی ہزار زندہ مسیحا کی ایک سخن سے

تمہارے دانتوں کی حسن دیکھی تو سوتی بھرتی ہیں نکلے
وقار ہونٹوں کا تیری سنکی عقیق باہر ہوتی یمن سے

تو تجھ پہ اختر ہی لیسی مائل سب ہی ہیں گی ہی مجاہل
ہوا ہے بوسی کا تجھی سائل نہ ٹال تو اسکو مکر و فن سے



۱۱ شعر

گئی چھوڑ کی مجکو یہاں سو ہاں ای اجل دم کہو کیا گذری
ہوا قافلہ اٹہی باغ جناں کی جرس کی بہی کچھ نہ صدا گذری

مری مستی نین ہا ہی طلسم یہان مجہی بیٹ کا اپنی گمان کہان
بہت ہنستین ہو کر دو نین یہان جیب مین گدز ادنیا گذری

کیا لغو کی مستی جیبندہا دہن طایر روح پہر کنی لگا
چہپا قیدی کی بہلا ہی بہلا ہوی جا نکی خیر بلا گذری

مری خوبی سی اتنی برا ہی ہوی ملا تو نہ اسکی بہلا ہی ہوی
نہ رسا ہی ہوئی نہ رسا ہی ہوئی ہاتہو نہ یسکی حنا گذری

سہ قہر جو توسن یار ہی مرا سم اسپ سی ایک بگولا اوڑا
پہٹا ایسا غبار کہ پہر نہ چہرا مری یار کی مجہ پہ جفا گذری

چلی جا تہین انکہو نہین آگی جو ان مین یہ بیض سحر ہوں گنا
کہین نہین ہی نہ ہو مین قیب یہان مجہی چہوڑ کی خستہ قضا گذری

ہوا عشق کا مجکو مرض عجب نہین تحفہ کا کوئی طبیب
مری پاؤن لنگتی ہین قبر مین اب جلو یا نہ ہہ او دوا و شفا گذری

غم ہیچ و الم بربادہو ادیا کچہہ ہی جو اب نہ پیک صبا
مرا نامہ شوق جو بہر ری کیا تجہی تہو خبر کیا کیا گذری

گل داغ بہت سی سینی پی ہی جو نکتی تہی ایک ہی انجمن کہلی
لگی صرصر باغ صنم جو مجہی سی غنچہ دلکو کہلا گذری

کیا اُسکون نی آج جو مجھپہ ستم دیا اُسکو نکی ہی نی مجکو الم | ہوا غرق سفینہ یاد صنم مری آنکھہ مجھی کو بہا گذری

کیا اُنظار پہ کیا یہ عضب نہین ہی یہ تو کہنا کچھ اسکا سبب

تو ہی ماہ و ستارا ہی اوسکا لقب بہت اوسپہ ہی جان جفا گذری



شعر

مجھی مہندی سی لگا کی جو قتل کیا یہی غیرت قتل حنا سی مجھی | ذبوح کیا مقبل ہو اوسکو نہین بست سا سی مجھی

مری سیر پہ کلاہ کج نے جو ہی ہی مجان پہنکی گریبان کی | ہین الگ وہ کمر مین سی شک پہ یہی شک ہی شد قبا سی مجھی

کیا ہا تہون ہا تہہ پہ تونی ستم مرا دل ہی ہیسا نہین مجکو الم | عجب آنکہہ موجولا بہہ ہی صنم تجھی لینا ہی وہ حنا سی مجھی

تری عشق مین اتنا ملا ہی مزا جی ہمسا قلندر سیر ہوا | تری ہو کہ مین ایسا غم کیا پا ہوئی نفرت کُلی غذا سی مجھی

زلف پیچ ایک دام ہوا سنبل کی ہو کہین آن پہنسا | لب شکر کہون یہ ملا ہی ملا بری چہوڑ وہی لب دوا سی مجھی

دلِ زار کو ہی الم کہین اسی نکرنا خلطہ کم



تو بدر میں تارا تیرا صنم ملی روشنی تیری ضیا سی مجھے

شعر

جب طائرِ روح نثار کیا تو چمن میں الستی چھٹے
سجدہ میں خدا کا شکر کیا تب شیشۂ مرگی تسمی چھٹے

رستم ہو تمہیں ہاتھ ہیں پاپیوں پاپاب ہو نہیں
اس کشتیٔ دل سیماب ہو نہیں کیا ذکر زمین قدمسی چھٹے

سینہ پر ہمنی گل کھایا ہم سمجھی خزانہ ایک پایا
زلفوں کو جنکی سلجھایا اوس دامسی اپنی ورمسی چھٹے

زاہد نہ نشا للہ سوایہ عبادت مجکو ہی نہ بنا
طاق ابرو بھی کہہ لیا کیا غم ہی کہ شیخ حرمسی چھٹے

سنکا … فکر زلف سیا
آہ سی صفحہ دل پہ لکھا جلو فکر دوات و قلمسی چھٹے

کیا کو چمن جنت فی کرم کہاں جائیگی اسبے ہی ملک عدم
یہ خدا سی دعا ہے ہماری صنم یہ زمین ہماری قدمسی چھٹے

شبِ ہجر کٹی کیا خوب ہوا ہوئی عاشق چہرہ نور فزا
ملی صبح طرح کی شکرِ خدا اثر شامِ الستی چھٹے



قصر دیوانگی مطلا سقف طیاری ہوے | ۸ شعر | شعر و مصرع مطلع و مقطع مین گلکاری ہوے

بیکلی سی درد شانہ او سکو بدیہی ہوا | | ہر کلی اوس نازنین کی جسم پر بہاری ہوے

یاد مین اوس بیوفا کی بار الفت سی بار | | ہجر رسوائی و ذلت محنت و خواری ہوے

کیون کٹاری مارتی ہو تیر مژگان پر چلے | | بوندی آنسو کی مجہی آتش کی چنگاری ہوے

قاتلا تیر نگہ کو سانگ پر لگوا دیجیے | | تیغ ابرو بہی گلی پر سخت کی آری ہوے

سبزہ رنگی آپکی جنت سی کر بہی سفید | | پہر ہری ہین زخم دل پوشاک زنگاری ہوے

اوس بہہر کی الفت سی اب کیا فائدہ

ترک ہی چہوڑا اوسی بہولی ہین بیزاری ہوے



عالم فانی مین فنا ہو گئے | ۹ شعر | اب تو سوی ملک بقا ہو گئے

پہوٹ گئی ہم رنج و بلا ہو گئے | کاکل پیچاں سے رہا ہو گئے
پہر تصدق ہمیں بلوے اپنے | اور تو سب رشک ہما ہو گئے
لی نہ گئی کوچۂ دلدار میں | خاک بہی ای باد صبا ہو گئے
دی نہ مجہی عہد شکن گالیاں | وعدۂ وصل اگلی وہ کیا ہو گئے
ہم والم کرب وتعب رنج وغم | طیش وطپش رنج وبلا ہو گئے
ہاتہہ نہ ملی جو بہایا ہی خون | اپنو سر دست حنا ہو گئے
زرد ہوئی پہول خزاں آ گئی | قید ئی گلزار رہا ہو گئے

آتش ناچار کو بہچانیئی
بہول گئی آپ تو کیا ہو گئے



۴ شعر

زمانی ہی طرز وفا پھر گئی
چمن کی چمن کی ہوا پھر گئی

وہ آنکھین وہ چتون وہ دل پھر گئی
وہ شوخی وہ ناز و ادا پھر گئی

وہ آیا چمن کی ہوا پھر گئی
خجالت سی باد صبا پھر گئی

درختون پہ سایہ چمن مین ہوا
پری باغ چمن جابجا پھر گئی

لیا بوسہ رخ تو کڑوے ہو
زبان ہو گئی بد مزا پھر گئی

اری بول تانی ہین کیسے بھوین
گلی پہ بھی شمشیر کیا پھر گئی

نہ اب تک سخن سی وہ پھرا
طبیعت تری اوسی کیا پھر گئی



۵ شعر

چمن بھی گردہی کوئی صنم خالق کی قدرت ہے
ہمین اوس حور وش محبوبہ کا کوچہ تو جنت ہے

قلم کر ڈالئی مستقلین سر تا در دسر جاہی | ابھی سی سر کٹ بین ہم ہماری سر پہ بیعت ہے
بیان کیا کیا کرون اس عشق نی صدمی دئی کیا کیا | مصیبت ہے تعب ہے رنج ہے آفت ہے محبت ہے
سپر ہی تیر جو ہیں سر شند ہی لالہ گلستان مین | ودیعت وار ہیں ہون داغِ جگر اوسکی امانت ہے

ہم تنہا اور عالم مین ہین وہ سجا اور سامان ہے
ہمین غم سی محبت اور انہین غیروں سی صحبت ہے



شعر

چاہئی ہمین وہ صاحبکی محبت نہ رہے | خصلتین وہ نہ رہین صورت و سیرت نہ رہے
بیٹھا ہے سی تشنۂ دیدار ہوا ہی سیراب | ابھی شکر لب مجھی اب خواہشِ شربت نہ رہے
غیر نی جو یہ سنا عشق رو وہان | وہ نزاکت وہ ملاحت وہ رطوبت نہ رہے
ہائی جی ہان اور تو تا عمر بھرا کرتی ہین | آنکھ انکی تھی ہمین ہمکو محبت نہ رہے

ہزو ںکو سیری جو ساہی شب وقتین | وہ مزا وہ نمکینی وہ حلاوت نہ رہے

زاہد پر اب عشق کی تہمت نہ وہ ہر و

ولسی اب چھوڑ دیا آہ وہ حالت نہ رہی



شعر

جا رہی ونکی تہی ای یار محبت تیری | خوابمین دیکھتی ہین چاند سی صورت تیری

یہ کمر عشق مجازیسی بنای ہی ہمنی | کہل گئی بعد فنا ہمپہ حقیقت تیری

تصفیہ خونکا کریگی مری عناب لب | بی ہو وی وصل بجائیگی حرارت تیری

ایکجا تیری سوا مین نہین سجدہ کرتا | سنگدل ہی ایسی بت ہی یہ شرارت تیری

کبہی ہم جو تو نہین آتی تہی کچاتی تہی نہین | چشم بد دور ہو زور و نہ ہی کثرت تیری

زلفسی رات بنی تلسی تیری تاری ہین | چاند مین ہمکو نظر آگئی صورت تیری

چاند کا منہہ نہین جو سامنی تیری آئی ‎ ‎ نہ وہ نمکین نہ بہوین اور نہ صورت تیری ہے

دین و دنیا مین نہین تیری سوا کوئی شفیع

یا علیؑ چاہیئی ‎ ‎ کو شفاعت تیری



۵ شعر

ابتو باز آئی ستانی سے ‎ ‎ چوری چوری چلی بہانی سے

ای شہ حسن لاکہون سکہ داغ ‎ ‎ ہائی اس عشق کی خزانی سے

گوشتی ہی گلاب کی صورت ‎ ‎ آج ای گل تری نہانی سے

ایک نی بہی نہ دی دوا ہمکو ‎ ‎ کہہ گئی درد دل زمانی سے

مین تو در پردہ دل خراش ہوا ‎ ‎ تان دمسازی ترانی سے

صندلی رنگ یار آجائی ‎ ‎ دردسر جائی اوسکی آنی سے

غنچہ کہلتی ہین ای گلِ خندان — باغ مین تیری مسکرانی سے

حسن بالی مین مہ کا ہوتا ہے — نور رخ بڑہ گیا خط آنی سے

اوسنی پیغام بھیجا ہے کو
آج ہم آئین گی بہانی سے

۱۲ شعر

شانہ کی کنگہی پی زلفِ دوتا آتی ہے — رات کی پیچ مین ایک اور بلا آتی ہے

کوچہ ساقی گلفام سی کیا آتی ہے — لڑکھڑاتی ہوئی کیون بادِ صبا آتی ہے

تیغ ابرو ہی سی یہ دردِ جگر بڑہتا تہا — ای لو وہ نوک مژہ بہر دوا آتی ہے

ابر پر ابر چلا آتا ہی گلزارون مین — خیر ہو خیر ہو مورونکی قضا آتی ہے

دل پیا جاتا ہی للہ تبا دیجئی آپ — دستِ رنگین سی کہین بوی حنا آتی ہے



تیر اوس ترک کا اوڑتا ہوا آتا ہی ادہر
مرضِ صیدِ تعشق کی دوا آتی ہے

ایسی ناری ہی کہ پوشاک پہنکر گلنار
وہ پری باغمین بہی اگ لگا آتی ہے

بلکہ ہر روز نسیم سحر مین ای گل
بو تیری باغمین غنچونکو کہلا آتی ہے

باغِ عالم مین ہی سبکا چمنِ عمر خزان
لالہ و گلسی مجہی بوی فنا آتی ہے

لالہ رویونکا ہی دیوانہ عبث ای دلِ زار
کونسی گلسی تجہی بوی وفا آتی ہے

یہ قلندر ہہوا نانِ محبت سی سیر
نانِ اندوہ و الم بہرِ غذا آتی ہے

عشوہ و غمزہ بہار اواز ادا ہی ا
وہ پری دیکہتی اندازسی کیا آتی ہے

شعر

بنا ہون اج مین مقتول کیا فریاد و زاری ہے
سحر کو روی قاتل اب عروسِ تیغکی باری ہے



گلِ گلزار خوبی بہرِ سیرِ باغ آتا ہے
تہا خزسی چمنمین چل رہی بادِ بہاری ہے

شبِ فرقتمین میری حالتین کیا کیا ہوتین جیسے
فغان ہی بیقراری ہی تڑپ ہی آہ و زاری ہے

کئی جاتیہین تیغِ فکر سی شاعر زبانیکی
ہر اک اُونچی ہماری ہاتھہ کی مضمون پہ ماری ہے

شگفتہ کر دیا ہی خاطرِ غمگین کو مصرع نے
کلی ہر ایک اپنی نخلِ دیوانگی ہماری ہے

حواسِ خمسہ میری چار چیزون نی بنائی ہین
مروت ہی محبت ہی نمک ہی بردباری ہے

اوڑائی خاکِ مقتولان سُمِ رہوار سی قاتل
بچہنگی کا ہیکو روحین جو ایسی شہسواری ہے

شب ہجر آئی اور مرگ کا ٹا روز وقت کا
الم ہی رنج ہی بیتابی ہی ، شماری ہے



بحرِ ساقیمین حباب اک ساغرِ ماکوس ہے
داغ مجھہ مجنون کا مثلِ چترِ کیکاؤس ہے

شغلِ شعر و شاعری کیونکر یکایک چھٹ گئے — روحِ عاشق کو فراقِ قالبِ مانوس ہے

دور کر جرّاح پھاہا زخمِ سوزانسی کہین — مرغِ آتش خوار داغِ گرم سی مایوس ہے

عشقِ گیسوی سیہ سی فکر بھی اندھی ہوئے — مرغِ مضمون ہیر اہر ہر شعر مین محبوس ہے

بال و پر سو جو دہین پر روح تیری کیا ہوئے — ای طلسمی مرغ صد افسوس ہی افسوس ہے

پیچ ہی یہ جال ہی یا رات ہی زلفین نہین — مکر ہی ہو کا ہی یہ تزویر ہی سالوس ہے

تو نی ای رشکِ ہما گل لالہ و اغو نسی کیا — جسم اس بی بال و پر کا پیکرِ طاؤس ہے

قصرِ تنمین یادِ رخسی روشنی کیونکر نہ ہو — دل برنگِ شمع ہی سینہ میرا فانوس ہے

ڈالنا تہیلی مین راحت اور نکلنا قہر سی — مادہ سگ کی فرج ہی جو ہیان کنجوس ہے

انگلیان کانونمین دی لی ای ہوشیار ہو — خامہ تعریف تپانمین صورتِ ناقوس ہے

کوچۂ الفت میں ہیں شاہ وگدا سب ایکسی ॥ عشق کی عزت ہی کسکا ننگ اور ناموس ہی

کیقباد و اسکندر و دارا و جم افراسیاب ॥ وہ سلیمان کیا ہوا کس سمت کیکاؤس ہی

کیسی بازاو میں جا سندر شک سی جل جل گئی ॥ نالہ پہ چم ہجر نوبت دل ہمارا کوس ہی

وہ ہی مجکو حشر میں جنت تلک لیجائیگی

اختر ناچار تو مداحِ شاہِ طوس ہی



۲ شعر

اس لبِ لعل پہ قربان بدخشان ہوجاے ॥ زلفِ پیچیدہ سی سنبل بھی پریشان ہوجاے

سبزہ رنگیسی رخِ داغ گلستان ہوجاے ॥ لالہ رو تیسی میرا دل گلِ خندان ہوجاے

تیری کاوش کہیں ای ناوکِ مژگان ہوجاے ॥ قاتلا کچہ تو مری درد کا درمان ہوجاے

سوزشِ داغِ جگر انکو گلستان ہوجاے ॥ دلِ آباد بھی عشاق کا ویران ہوجاے

گرم رفتار جو وہ سروِ خراماں ہوجاے
فتنۂ حشر ابہی ناکہین نہان ہوجاے

وحشتِ دل جو سلیمانکیطرح پہر دآے
لکہنو میرا ابہی رشکِ پرستان ہوجاے

نمکین لبی تیری ساقی غارتگرِ ہوش
ساغرِ بادہ عجب کیا جو نمکدان ہوجاے

آتشِ طور کی گرمی کسی تاب رہے
آفتِ جان نہ کہین جلوۂ جانان ہوجاے

محفلِ یار مین ہم رشک سی جلجائین ابہی
ایک پروانہ اگر شمع پہ قربان ہوجاے

فندقِ دستِ نگارینی تیری ایمہتاب
ورقِ گنجفۂ خورشیدِ درخشان ہوجاے

محفلِ عیش جو طیار ہو دیوانو مین
مصرعِ صاف میرا سروِ چراغان ہوجاے

وہو کا کہای نہ کبہی روحِ پریشان آے
کوئی تمغا اگر ایجان پی درمان ہوجاے

وہ سمجہ جای صراحیکا لہو مینے کیا
بزمِ میخوار مین مینوش جو بیجان ہوجاے

بن تری سیرِ گلستاں جو کروں تو قاتل
برگ گلزار ہر اک خنجرِ براں ہو جاے

کان کی سبز سی گیا لال ہوا ہی شاعر
طوطی ہند ہی کیونکر نہ خوش الحان ہو جاے

تارِ طنبور ہی تیری بن مجھی زنجیر ہیں ہوں
بزمِ عشرت بہی مجھی خانۂ زنداں ہو جاے

کیا لکھوں جیسی شفق پھول گئی اگے خورشید
پاندان آپکا یہ گنبدِ گرداں ہو جاے

بجگلا ہونکا جو مضمونِ قبا قطع کروں
شکنِ جامہ بہی چاکِ گریباں ہو جاے

کیوں ذرا بہی شبِ ہجر مجھی آ کر
کوی لڑکا تیری اندھیری کی بیاں ہو جاے

میری داغوں کی رخِ صافی کہو لی قلعی
تجھی آئینہ مہتاب بہی حیراں ہو جاے

بن تیری شاخِ شجر جان کو آری ہو جاے
تختۂ لالہ مجھی گنجِ شہیداں ہو جاے

ایک ذرا انکھ نمی دی تو قیامت دیکھی
ستم و قہر و غضب آفت و طوفان ہو جاے

شاعر مصرعِ تر کی کبھی تعریف ہی کرے | باغبان آج تو ہمدردِ گلستان ہوجائے

شجرِ تیغ کا جہونکا جو لگی ای قاتل | میرا ہر زخمِ بدن غنچۂ خندان ہوجائے

روح پہٹکی میری کیونکہ نہ بیابانی مین | ملک الموت جو دروازیکا دربان ہوجائے

دامنِ ابر مین کیونکہ نہ چہپائی صورت | منہہ چہپین سامنی اوسکی مہِ تابان ہوجائے

زلف مین اول و آخر نہ ملی قصی کی | اس کہانیکا کسی سے نہ انکو پایان ہوجائے

اختر زار کی برلایہ دعا اے اللہ
حامی ہر امر مین حیدر شہِ مردان ہوجائے

شعر

لالہ و گل کو چمن مین کہلنی کی لالی ہوئی | زخمِ گلچین پہر چمن مین دیکہنی آئی ہوئی

عشقِ ساعد مین بنی ہین ہاتھ بان بہی شمع سی | داغونکی چہلکی ہر ایک آتش کی پرکالی ہوئی



اب خس و خاشاک مژگان کیون نہ بہجایا کری — بام قصر دل کی دونون انکہین پرنالی ہوئی

ابرو و مژکانکی الفتمین چلا جب سیر کو — سرو گلزار و نین میری جانکو بہالی ہوئی

بجلیان کانونکی اغیارونکی جانو پر گرین — کالی جہمکی ہماری انکہہ مین جالی ہوئی

خار کوکب ہو گئی صحرا درخشان ہو گیا — جب بدیضی کیصورت پاؤنکی پہالی ہوئی

بالیان کانونکی صاحب رشک انجم ہو گئین — چاندکی ہالی کیصورت کانکی بالی ہوئی

اب ہمین کا ہیکو پوچہی کا وہ یکتای زمان

اوسکی ای   نی اب چاہنی والی ہوئی



چاند ہمکو دیکہا دیا کسنی — شعر — دل کو ہالا بنا دیا کسنی

مشک زخمون کی واسطی بہو بیلی — کالا مرہم لگا دیا کسنی

کس سے مضمون آبلہ پایا
یہ دُرِ بی بہا دیا کسنے

گرمی عشق سے ہوا ناسور
شمع رو کو رلا دیا کسنے

آبِ دندان کی موج مین ای بت
میرا مردہ بہا دیا کسنے

قفسِ تن مین دل پہڑکتا ہی
بی زبان کو ستا دیا کسنے

چاندنی رات مین سفر ہی
داغ ای مہ لقا دیا کسنے

سینۂ ... ہی گنجینہ
علمِ مخفی سکہا دیا کسنے

کالی راتون مین یہ گیسوی سیہ تار آئی
زہر دینی کو تری طرۂ طرار آئی

نہین بارہا نہین سنوا کیا ای قاتلِ خلق
جان لینی کی یہ کمر باندہ کی اغیار آئی



دُرِ دندان کو عبث عشق میں دکھلاتی ہو | جوہری حسن کی آپہنچی خریدار آئے

بدقماش ایسی ہوئی چینی کرتی ہیں غلام | ورقِ گنجفہ دم بازیسی سب ہار آئے

سرخرو شوقِ شہادت سے ہی اقبال | سر کٹ آئی جو مقتل میں بیک بار آئے

یا الٰہی نہ بگڑ جائے کہیں اپنا بناؤ | محفلِ عیش میں دو چار طرحدار آئے

غیر موذی ہوئی کس پیچ پیچ بل کرتی ہیں | کیوں نہ جی کیوں گیسوؤں کی سایہ میں مار آئے

اسطرح نماز دل میں ہے مصروف

جسطرح سامنے سلطان کی گنہگار آئے



شعر

پلا ایاغِ محبت شراب کی بدلے | نہ داغ کہاتا نگاہ ساقی کباب کی بدلے

چمن میں اب گل و شبنم پہ اوس اڑے گا | ہمیں دیکھا وہ نگاہ میں آفتاب کی بدلے

پرو و پیچ مژہ مین شکار حاضر ہے / دل برشتہ ملا ہی کباب کی بدلے

جو غرق بحر کرم ہوتی فکر دریا دل / در آب پر نظر آتی حباب کی بدلے

کہانی عشق کی تمکو سلایا کرتی تہی / یہان فسانۂ گیسو ہی خواب کی بدلے

مریض ہون خفقان جاہی جانفشانی سی / پسینا آپکا پی لون گلاب کی بدلے

مثال سرمہ لگی کیون نہ گرد کوی سوار / غبار راہ ملا ہی نقاب کی بدلے

تمہاری عشق مین فاضل ہی ہو گئی مجنون / بغلمین رہ گئی پتہر کتاب کی بدلے

تڑپ تڑپ کی یہ بسمل بنا ہی صورت بت / ہوا ہی سکتہ سا اضطراب کی بدلے

الٰہی خیر ہو کی قاصد آ پہنچا
سوال نیک کری وہ جواب کی بدلے

۱۴ شعر

سینہ و دل داغدار دیکھیے کبتک رہے | سارا بدن لالہ زار دیکھیے کبتک رہے

ہجر میں پائے جو داغ دل ہے بہت باغ باغ | رنگ رخ گلعذار دیکھیے کبتک رہے

لطف جوانی گیا رنج ضعیفی ہوا | اپنے خزان ہے بہار دیکھیے کبتک رہے

سینہ ہوا داغدار گل ہے کھلے ہین ہزار | ہیر اکبوتر نگار دیکھیے کبتک رہے

عاشقونکی صف مین یار ہمکو بھی کرلے شمار | اشک الم کی قطار دیکھیے کبتک رہے

شیشہ ہی گاہی قصور اسکو کرون چور چور | ساقی و ساغر خمار دیکھیے کبتک رہے

سالسی ملتا ہے سال کچھ نہین اپنا خیال | بیخود و بی اختیار دیکھیے کبتک رہے

ہمتو تراز و ہو ہے تیری نگہہ مین تُلی | تیر مژہ وار پار دیکھیے کبتک رہے

ای میری آئینہ رو زنگ ملا دلپہ تو | پہول سا دل پر غبار دیکھیے کبتک رہے

وانعو کی آنکھون سی یارہ دیکھلی تیری بہار — یہ ہمہ تن انتظار دیکھی کیتک رہی

جال او تہار لف کا پہانس امی دغا — جہولیمین تیری شکار دیکھی کیتک رہی

خام طبیعت رہی آہ نہین پختگی — محفلو نمین نسوار دیکھی کیتک رہی

ای بی برگ و بار عشق مین ہی بیقرار

ہادی اوپر نثار دیکھی کیتک رہی

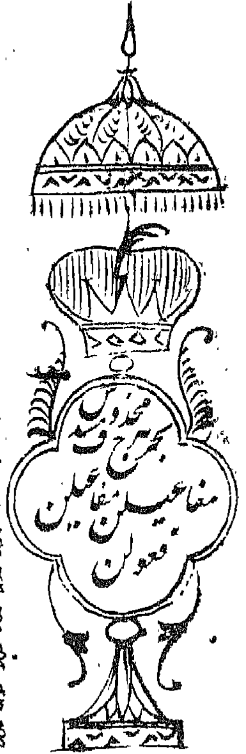
شعر

اجی کیون آج کیا یہ سامنا ہی — نگہ کی تیغ کو سیدھا کیا ہی

سیہ زلفون مین اپنا دل پہنسا ہی — عجب دامِ محبت یہ بلا ہی

کبہی خلوت مین آئینہ دیکہا — وہ بت کیا اپنی صورت سی خفا ہی

نکرو فرہاد سی یہ کڑوی باتین — مجہی شیرین زبانی کا مزا ہی



لگائین خاک اوس دہلیز کی ہم
طبیبو ور دبہر کی یہ دوا ہی

اوڑا دی خاکِ عاشق اوس گلی سی
یہی شکوہ بس ای بادِ صبا ہی

زمین پر عشق سی بہرہ کسی ہی
فلک پر رتبہ اوسکا گیا ہی



شعر

مری محصول کا حاصل کہان ہی
یہان قابو مین تیرا دل کہان ہی

پڑیہی اسپہ صاحب ضربِ دستی
نیا لوٹن کبوتر دل کہان ہی

کرون کیا سیر گلزارِ جوانی
فراغت ضعف سی حاصل کہان ہی

مقابل ہو ہماری ماہ رو کی
بنی ناقص مہ کامل کہان ہی

نہ پای انتہای عشق ای دل
ہماری بحر کا ساحل کہان ہی

جلاؤن کا ما وا نا چشم بد دور | کہان ہی گا لکا و تل کہان ہی

ابہی مانگا تہا اوسی مجہسی بوسہ
کہان ہی [illegible] سائل کہان ہی



اشعر

یاد مین اپنی یار جانی کے | ہمنی مر مر کی زندگانی کے
دوستو نکو عدو کیا ہمنی | کر کی تعریف یار جانی کے
کیون بجی کیون مار بیٹہین محفل مین | چار مین گفتگو زبانی کے
کیون نہ رسوا کرین زمانی مین | یہ کہانی غم نہانی کے
روح ہو وینگی حشر مین صاحب | ایک نشانی سرای فانی کے
خاکسار ہی ہو گیا انسان | ارض پر سیر آسمانی کے

زرد صورت پہ ہجر مین نہ ہنسو
شرح ہی رنگ زعفرانی ہے کے

کیون نہ کوہان شعرا اونچا ہو
شتر دل کی ساربانی ہے کے

آج کل لکھنؤ مین ای
دہوم ہی تیری خوش بیانی کے



یاد قد مین ہوس دار لیئے پہرتی ہے
ہجر گل مین بستر خار لیئے پہرتی ہے

کیون نہ ہم رتبہ کرسی ہو مرا پایۂ عشق
عرش پر یار کی رفتار لیئے پہرتی ہے

ای پری تو تو ہی گم مشرب مینوش جہان
ساتھہ سرشار ہہی وہ چار لیئے پہرتی ہے

فکر دل دادہ سی آزاد ہی وہ جان جہان
ابتو ساوہ دلدار لیئی پہرتی ہے







۹ شعر

عجب غیرتِ بدر وہ ماہرو ہے | وہ انسان نہین ہے کہ پری ہو بہو ہے

گرہ سالِ ہجرت کی عاشق زندگی | کہ موی نافِ جبین عقدِ مو ہے

کیا دستِ رنگین سے مقتول صاحب | شفق کی بھی منہہ پر ہمارا لہو ہے

ہزج اور رمل سے تقارب نہوگا | یہ بحر روانِ عشق کی آبجو ہے

یہ مضمون دیوانمین ٹانک لیتا | سمجھتا اگر چاک دلکا رفو ہے

بھری بزم مین گالیان بھی سنوگا | کہ تم تم سے بہتر مجھی اوسکی تو ہے

فلک شیشہ بنتا ہے بزمِ پری مین | جبھی مہر سمجھی وہ اوسکا سبو ہے

مری عشق کی دھوم بازار مین ہی | تری حسن کی گفتگو کو بکو ہے

پلا مین سے علی جرعۂ آبِ کوثر

پہی



یہی دل میں [illegible] کی اب آرزو ہے

دلال جنسِ دل کی خریدار ہو گئے	۹ شعر	دکان بند کرتے ہی بازار ہو گئے
پریا تمہاری عشق کی بیہوش کر چکی		عیار ہو فریبی ہو مکار ہو گئے
وصفِ رخِ عذار جو پر تو فگن ہوا		کاغذ کی تختی تختۂ گلزار ہو گئے
گل کیوں نہ پھول پھول کی کھلجائیں عندلیب		ہمسی قلندر انکی زردار ہو گئے
کیا رشک تھا کہ تین عناصر میں جا ملی		آب و ہوا و خاک میں نم بار ہو گئے
اب بختِ رس چین ہی الشاہ بخود ان		کتوال ہمسی پہلی گرفتار ہو گئے
وصلی بنا ہی ہجرِ صنم کی نوشت کو		مسطر کی تار بنکی ہمین زار ہو گئے
مشغلین سخن بگفت ہمین آئی ہین تا ملا		شانو نسی بوجھہ اوترا سبکبار ہو گئے

کی اب طبیعت و دل نرم ہو گئے

اتنی کڑی اوٹھا ہی کہ بیزار ہو گئے



۱۲ شعر

ترا نہیں تری بلبل خدا تاثیر یہ کردے
گل و صیاد و مطرب کی ہٹیں جو کان کی پردے

ہمیں بھی جانیے وہ سرو قد آتا ہے گلشن میں
کرسی اپنی ہمکو بھی نہال ای باغبان کردے

ارے مینوش مینجانہ مجھے مست محبت کر
خم و جام و صراحی شیشہ و مینا و ساغر دے

یہ تعویذ محبت مرکے بھی اوترا نہ گردن سے
مری سینہ پہ اک پتھر کی سل ایجان تو دہر دے

اوڑا دون عالم وحشت میں میں تجھ بن سلیمان ہی
تیسر ہو جاہیں مجھ بی پر کی ای شاہ پری پر دے

اسی اجرت ملی او کہی سجا کرتا ہی دیوانگی

مہ و خور شمس و بدر و چاند سورج بہرا دے



ہر ایک بیت مبارک کہ تیر مژگاں کا نشانا ہے ۸شعر دلِ صد چاک کہ اپنا گیسوئ جاناں کا شانا ہے

کرن مہتاب کی تاروں کی ہوتی ناک لیتی میں غبارِ راہ مرقد پر ہماری شامیانا ہے

یہ باطل فرقتِ عیار لکھدیتا ہے مصرع میں غزل گوئی تو ایک استادِ شاعر کا بہانا ہے

بچاتی ہی زمین شعر خود کو فکرِ نالہ سی مجھی قصرِ فلک آنے کی صد عیسی گرانا ہے

غزلمیں حال اپنی ہڈیوں کی درد کا لکھدوں کوئی رشکِ ہما ان چالیں مجکو پسانا ہے

پڑی کیا اس زمین پر ہاتھ صیادِ شاعر کا فلک اس عندلیبِ خوش بیاں کا آشیانا ہے

قتیلِ ابرو و مژگان اسیرِ گیسوئ جاناں

دل [illegible] تابان ابھی تو آزمانا ہے



بنکی محروم پھری جانکی خواہاں کتنی ۵شعر تیغِ خامہ سی کٹی گبر و مسلماں کتنی

سلسلہ آہِ رسا کا ہے کہ تار نفسی — اس سیہ خانہ مین قید ہین پریشان کتنے

کوس غم نوبتِ دل آہ نشانِ عاشق — رشک کرتے ہین مری نامسی نشان کتنے

اس ملاحت پہ جو پایا کر اپنا قاتلِ خلق — خالی کر دینگی لبِ زخم نمکدان کتنے

اپنو اختر کی بہی صحبت کے پڑی ہین لالی — فائدہ کچھہ نہوا ہو چکی درمان کتنے

شعر

مین تو پروانہ شمع رو تو ہے — مین ہون بد وضع نیک خو تو ہے

پیچ پیچ کسکو صاف کرتا ہے — شکنِ زلف مو بمو تو ہے

میری پلکین کرن ہین سورج کی — اور گلِ آفتاب رو تو ہے

پانی پانی ہوئی تو حیران ہین — مثل آئینہ آنکھو تو ہے



زخم ابرو کی مہربانی پہ کے ‏ اری مژگان پہ رفو تو ہے

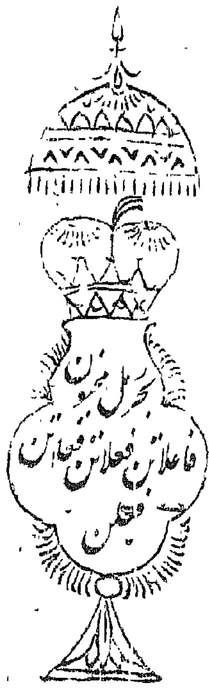
مہر ساغر ہی ماہ شیشہ ہے ‏ ای فلک جام کا سبو تو ہے

کیسی پر دیکھین بوتلی ہین رنگین ‏ ہین کا تار خوش گلو تو ہے

ساغر مہ تیری ہتھیلیان ہین ‏ شیشۂ مہر کا گلو تو ہے

تیغ ابرو نہ مار [illegible] کو

قاتلا واہ سرخ رو تو ہے



حلو تو نہین تری محرم سی جو محرم نکلی ‏ ۱۱ شعر ‏ سر بازار بڑی ہوس سی اب ہم نکلی

سر برہنہ جو میرا نیر اعظم نکلی ‏ سر بازار وہ سی دیکھنی عالم نکلی

کشت ہقانی برباد ہی ای ابر مژہ ‏ : ‏ اشک تر آنکھ سی شاید کہ بہت کم نکلی

پیٹ قاتل نی میرا خون کیا مقتل مین | نام اللہ زبان پر ہوا اگر دم نکلی

کیا لڑکپن سی مجھی شوق مسلمانی تھا | آنکھو پر ابرو ہی سجدی کی لئی خم نکلی

پینتری خوب بدلتی ہین بچا جاتی چوٹ | پنجہ ہاتھہ مین تولی ہوئی برہم نکلی

شادی وصل شب ہجر مین بھر جاتی ہی | میری سینہ سی الٰہی یہ کہین غم نکلی

ہم فقیرونکا فسانہ جو سنی گوش فلک | کیا عجب جام بکف زیر زمین جم نکلی

ہمین دہوکا تھا حبابونکا سن ای بحر کرم | آنکھہ سی دیکھہ لیا دیدہ پر نم نکلی

سبزواری نہین ہم کاشغری سید ہین | زخم گیسو کا کہین زلف سی مرہم نکلی

کسی شاعر کو نہ پہلو مین بٹھاؤ ای ماہ
اختر زار غزل گو یہین کیا کم نکلی



ہدہد و تم مین ہی اوس گل کی خبر لائی کوئی
شعر — ای سلیمان کبوتر ادہر آجائی کوئی

شہر یار آج ہی دربان ہر اک چوکہٹ کا
باز وکہینچی گئی دروازہ پہ کیا جائی کوئی

سبزہ خط ترا پامال کئی دیتا ہی
بوٹیان بہر دوا باغ سی کیا لائی کوئی

ابہی زندہ لب جانبخش مسیحا سی ہون
سر پہ بیمار کی جانا کو بلا لائی کوئی

کہولو دروازہ رقیبو مین کہڑا ہون باہر
مر گئی کڑکتی جیتا نہین اب ہائی کوئی

کاسہ چشم ہہ اک [illegible] ہی ای یوسف دو
بہیک اس مصر کی بازار مین دلوائی کوئی

مزا غیار سی [illegible] سی رکاوٹ صاحب
بات تو کوئی کری غیر سی چلجائی کوئی



اشکون کی ہاتہہ سی نہ ہی آبرو میری
شعر — رسوا ہوئی زبانسی یہ گفتگو میری

ضدین جمع ہوگئی آسیب کچہ نہین
ہین ای پری تیرا سون ماہتین تو میری

آنکہونسی دیکہہ لون یہ زمانیکا انقلاب
سیری طرح پری بہی کری جستجو میری

اندہی ہوئی جمال جہانتابسی رقیب
کری چراغ مہرسی اب جستجو میری

زلفِ رساسی غیر پریشان کیجیے
اولجہون خلاف وضع نہین یہ تو خو میری

ساقی بنی ہین آپ کہنا تی ہین رند کو
ناحق تلاش کرتیہین پہر سبو میری

لکہہ بہیجونگا جو نامہ مین یقین ہی
پڑہتا پہریگا یار غزل چار سو میری

بدلی ہوا اوڑائی اگر چشم تر کہلی
شرمندہ لالہ ہووی جو داغ جگر کہلی

شیرینی سخن سی یہ دیوان قند ہی
کچہ کچہ مذاق شعر بہی آئی ذی ہنر کہلی



بگڑی بنا و غیر و نکا شب باش ہو جیئے
و لبند ہون قیب اگر روی در ہے کہلے

گم ہو گئی ہین پہیری لو پہچونہ ای میان
کیونکر کمر کی عشق مین راہِ سفر کہلے

نثار ہی بدل ہی تیرا جوہری حُسن
کی سلکِ نظم مین کیا کیا گہر کہلے



۵ شعر

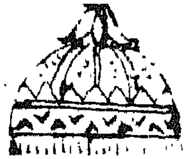
عشقِ رخ مین شرابِ احمر دے
نمکین لبسی جامِ دل بہر دے

ہون مقابل قبا کی دستی سے
صفِ مژگانکا مجکو لشکر دے

رطب و یابس زمانیکا چکہین
خشک جانونکو یہ لبِ تر دے

سادی اشعار پہار ڈالونگا
مجکو ہون قبای پر زر دے

ہزار اب ہی تشنہ دہان





یا علی اسکو آب کوثر دیجے

حال دل ای بتو خدا جانے	شعر	سچ ہی سچ یار غیر کیا جانے
لطف اشعار پوچھ شاعر سے		باوفا ہی وہ بیوفا جانے
پھوٹ کر محفلوں میں روتی ہو		دل کا احوال کوئی کیا جانے
سخن گوئی غزل میں پائیگا		نازکی میرا دلربا جانے
لاکھ میں فیصلہ چکاتی ہو		مدعی کیوں نہ مدعا جانے
مرض عشق میں اثر ہوگا		میرا ہر شعر وہ دوا جانے
کشش دل سی کھینچ لاتا ہوں		میری دلکو وہ کہربا جانے

آج بیہوش ہوگیا



کیا ہوا کیا ہوا خدا جانے

مثالِ شامِ ہجراں ہر سحر ہے ۹ شعر نمودِ صبحِ فرقت رات بھر ہے

نہ سایا ہی نہ کچھ آسیب و سودا غریبو پیر پری رو کی نظر ہے

سرِ بازار رسوا کیجئے گا کسی پردہ نشین کا دلمین گھر ہے

تری چوکھٹ سے مین ماتھا رگڑلون پری صندل لگانا درد سر ہے

کبھی اوسکو بھی کرلی صید ای ماہ یہ مرغِ مہر بھی بی بال و پر ہے

وہ سینہ ہی مثالِ تختۂ گل رگِ گل میری جانا کی کمر ہے

گھٹا دیتا ہی قدرِ لعل یہ خون ہمارا اشک کتنا بد گہر ہے

اڑاتا ہون صفِ مژگا نسی آنکھین خطر ہی اور نہ دہشت ہی نہ ڈر ہے

عبث سوتا ہی اختر چونک اوٹھہ تو
خیالِ زلف ورخ سی بیخبر ہی



۹ شعر

جب دانت اوسکی مسّی ہی ہونٹ تک گئی
بدلیمین جیسی برق وستاری چمک گئی

بدرعب عشق ذرا دیکھہ لیجیے
بڑہ بیٹہی ہم رقیبونکی پہلو سرک گئی

تیرونکی بہال اوتر گئی اولجھی نگاہ بہی
مژگانِ یار سی میری بدی اٹک گئی

اوسکا ہی نہ غیر کو خاموش ہوجیے
صاحب چراغِ داغ زیادہ بہڑک گئی

شاخِ گلِ گلاب سی پنجہ نہ کیجیے
اوسکی کلائی ٹوٹ گئی کیون جہٹک گئی

مضمونِ مہر و ماہ کہی ڈہونڈ ڈہونڈ کر
پیدا ہوئی زمین پہ اور تا فلک گئی

ایکل خلش رقیبونکی جاتی نہین کبہی
کانٹی بہی دشت ہجر مین ہمسی کہٹک گئی

تیرِ قلم سی مرغِ معانی ہوا جو صید
ہنسنی لگی وہ لوٹ گئی اور پہڑک گئی

دروازہ بند دیکہہ کی اولٹی پہری حضور
تمہاری دلمین بہی کیا کیا نہ شک گئی

۹ شعر

کفر کی صورت کہلی دنیا مین اس اسلام سی
اوٹہہ گیا پردہ تو نکلا بہی خدا کی نام سی

ہاتہہ کیا آئیگا وہ صیاد ہووی شیر دل
طائرِ مضمون اوڑا اس قلم کی دام سی

غنچہ سان چاکِ قلم کہل کہل گیا ای گلبدن
تازگی لکہو ہوئی اس عارضِ گلفام سی

غیر نی بوسہ لیا پیتی ہین ہم دلمین صنم
کیسی پتہر لڑگئی ان آنکہونکی بادام سی

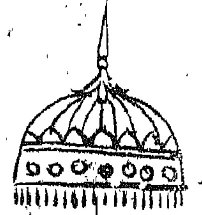
چرخ سی زیرِ زمین کیا کیا ستارہ گر گیا
ایک لحظہ بہی نسویا ای فلک آرام سی

شعر گوئی سی مجہی چہٹی کہان ای نازنین
بار کش کو دہر مین کیا کام اس آرام سی



قد و بالا سی ترے اور گیسو ہی شب تا سی	انکہہ مین پہرنی لگی صبحِ قیامت شام سی
فرقتِ دلدار مین عمر کی دن کٹنی لگی	صبحِ محشر خوب ہی ہجر و الم کی شام سی

حسن کی مضمون عبث لکہتی ہو چپ رہو
باز کب آتی ہین قاصد عشق کی پیغام سی





شعر

ره کی غربت مین ہم اندازِ وطن بہول گئی	سکہ نازسی الفت کی چلن بہول گئی
رخسی پہر یاد فراموش ہوئی مہوش کی	جب جلب دیکہہ لیا شہرِ ختن بہول گئی
دیکہی عاشقِ گلزار کو زندانِ چمن	میری پہرکی لئی سرو و سمن بہول گئی
جو کڑی یاد کرین میری حواسِ خمسہ	چال وحشت کی ان آنکہونسی ہرن بہول گئی
تری خوش چشمیسی بہٹکا چکا یہ سبزۂ خط	کہیت دو کہیت یا غول ہرن بہول گئی

بدہ گیا یہ دلِ ناسفتہ طلب وہ ڈہونڈتی — کیا معما ہی کہ مضمونِ دہن بہول گئے

کونسا شاعرِ مقصود مجہی یاد نہین — نئی قید یکو اسیرانِ کہن بہول گئے

آبِ کوثر کا کوئی جام پلا ای ساقی

زار کو کیا شاہِ زمن بہول گئے



شعر

ملووں ہی مین رہجای جو صحرا اودہر آئی — اسکو نین وہ بہ جای جو دریا اودہر آئی

کیا خونِ شہیدِ انسی ابہر آورگیا قاتل — ہولی ہی یہ بسمل کا تماشا اودہر آئی

صاحب یدبیضی کی بہی کہل جائیگی قلعی — آئینہ بنی تیرا کفِ پا اودہر آئی

بہٹکی نہ کبہی بہر مرض مجکو دوا دی — وہ قاصدِ جانبخش و مسیحا اودہر آئی

چہپتی ہی کہ ہر بندشِ اشعار سی یہ فکر — مجنونہ بنی قیس نہ لیلا اودہر آئی

غیر و نسی بیٹھوا نہ یہ گیسوی سیہ تاب
زنجیر بنی زلف کا سودا ایدہر آئے

اشکو نسی بہا دون خس و خاشاکِ مژہ کو
پرنالا کرون گریہ و نالہ ایدہر آئے

چھوڑون نہ کبھی زلفکی پھندیسی مین اسکو
[illegible]سا جو معشوق خدایا ایدہر آئے



بدلیکی برابر ہوئی یہ دیدۂ تر ہے
شعر ۱۳ برساتکی گیسونی نہ دکھلائی سحر ہے

کبتک میرا دل شمع صفت لوسی جلیگا
آخر کبھی ہوگی شبِ فرقتکی سحر ہے

لہرائی تیری زلف تو نیلی ہوئی غیبا
کالونکی لئی زہر ہوئی ایک نظر ہے

صد گلی لگی ہمین ذبح نہ کیجے
کہتی تو کرین عید مین قربان جگر ہے

جار و گل و صبا و شجر ہونکہ چمن مین
آہونکی لئی شرط ہی ایجان اثر ہے

دیدار کو منظور ہی چشمانِ محبت
مشتاق مری کانونکی رہتی ہی خبر بہی

پردہ ہوا مضمونونپہ ان آنکھونکی اگی
دیوار ہوی کان سنی پہر نہ خبر بہی

گہٹ جای وہین صفحہ کاغذ کا گلا ہی
پای نہ کبہی صوف کا تار اوسکی کمر بہی

امید بڑہی شوق تڑپکر وہین پہنچای
صیاد اگر قطع کری وحشیکی پر بہی

آجای خزان پہر نہ چلی بادِ بہاری
مین دیکہہ لون گلشن کو اگر ایک نظر بہی

دستار لپیٹا کری ٹکڑہ جگر جان کا
مفسد کی وہ فضا دنیا بیگا کمر بہی

سینی مین بہری کہتی ہین غواصِ معانی
نظر و ہین دیتی ہین انگشتونکی گہر بہی

کی بہیکتی مین علیؑ آکی مدد کر
اس ہاتہہ مین لیتی نہین ہم منہہ پہ سپر بہی



سایۂ بالِ ہما سلطانکی سر پر چاہیے ۔ شعر ۔ اور فقیرونکی لئی ظلِ پیمبر چاہیے

دستِ رنگین نی جنون بڑہوا دیا بیمار کا ۔ اس سلیم کی لئی پلکونکا نشتر چاہیے

تجہہ پری کی واسطی کافی ہی سایہ عشق کا ۔ صوم و تسبیح و عبادت بہر داور چاہیے

داغِ سینہ خانۂ دلکی بنی ہین پاسبان ۔ ای پری دربان دروازی کی باہر چاہیے

دستِ عاشق کہا ٹسی لگیا کی محرم ہوگیا ۔ ان حبابونکی لئی صحبت بہی ؟ دم بہر چاہیے

ہونٹ یونکو چوستی ہی صبحِ فرقت ای پری ۔ دیو تنکی واسطی عاشق سا لاغر چاہیے

یا علیؑ اب یاد مجہکو حوضِ کوثر پر کرو
آب نہرِ تیلد کا کو ساغر چاہیے





گال تیرا چمن سی بہتر ہے ۔ شعر ۔ تیرا اکتا ہرن سی بہتر ہے

سیرِ غربت وطن سی بہتر ہے — داغِ سینہ چمن سی بہتر ہے

کھو دیتا ہون قبرِ مضمون مین — کلکِ غم گورکن سی بہتر ہے

ہر بنِ مو ہوا ہی بار لپٹ — ننگاپن پیرہن سی بہتر ہے

مار بیٹھین گی تمکو محفل مین — غم کدہ انجمن سی بہتر ہے

یہ ملاحت کہان کسی گل مین — رخ تیرا یاسمن سی بہتر ہے

مصرعہ شعر ہم سی ہین زیرِ نگین — ڈھونڈھیہ نورتن سی بہتر ہے

تیری بازو پہ اپنا دل باندھون — بکّہ یہ نورتن سی بہتر ہے

شہرِ خاموش کی ملی جاگیر — ہمکو خلعت کفن سی بہتر ہے

ہونٹھ ملتی ہو طوطیِ دل کی — پستہ سیبِ ذقن سی بہتر ہے

زرد و غم سی ہی گو ہیرا رخسار	تیری سیب ذقن سی بہتر ہی

تلخ گو ہے مذاق اکثر ہی

تیری شیرین دہن سی بہتر ہی



۹ شعر

عشق میں گل مست اور بلبل چمن میں مست ہی	شہر میں ایک ایک دیوانہ چمن میں مست ہی
رنگ کی کیا کیا زمین میں بادہ خوار نوجوان	پیر چرخ نیلگون بہی پیرہن میں مست ہی
رقص ساغر دور میں ڈال کر گیا چوپر	شیشۂ نازک بہی ساقی انجمن میں مست ہی
بزم میں نوجوان مضمون نو پیدا کرین	شاعر سرشار اشعار کہن میں مست ہی
زہر کہا تینگی رقیب نیلگون اس زلف سی	دیکہتی مار دو سر ملک ختن میں مست ہی
ساغر حب علی مستانہ مرقد میں پیی	پنجتن کی عشق میں وہ کفن میں مست ہی

سوتا جاگتا تھا خیالِ بزم بادہ نوش سے
عاشقِ مخمور تن چاہِ ذقن مین مست ہے

ساقیا تیری لبِ میگوں کی یہ تاثیر ہے
سنبلِ برگ سبز بھی تیری چمن مین مست ہے

عین ہشیاری ہی جنت بیخودی مین لے لیا
تو تو الفت شاہِ زمین مین مست ہے

شعر

پنجتن کی یاد مین وہ امانت لے گئے
ہیں یہ ہاتھوں ہاتھ ہم کو سوی جنت لے گئے

اے فلک پر زمین پاؤن پھیلانا ملی
کیا یہ اربابِ نعم مال و دولت لے گئے

مر کی بھی دنیا کی جھگڑے سے چھوٹی کیا کہین
جائے زر داغ اور کفن ہم جائے خلعت لے گئے

خاک کی اب کوئی جا نا ہین ہوا بھی لگی
عاشقو بیمارِ فرقت میری تربت لے گئے

کیا ہوئی قاضی کہاں ہی حسنِ زانی محتسب
جبہ علم اور دستارِ فضیلت لے گئے





تو بتا لی جائیگا کیا جز می و معشوق اور

آہ سب تو اپنی اپنی قسمت لی گئی

ای حسینو شاہد اصلی سی عشق پاک ہی	ہ شعر	جامۂ عریان تن عباد کی پوشاک ہی
سرو باغی اٹھکر پھر قد بی بازو ہوئی		باغمین صیاد کو بلبل کی ناحق تاک ہی
بی حجابی ہو گئی تمسی خدا کی یاد مین		جلوہ گر دلمین ہی عشق بت بیباک ہی
ابروی معشوق کشتی بن گئی طوفان مین		یہ شناور بحر حسن یار کا تیراک ہی
تیغ بزم یار مین تہی شک سی مین اوٹھ گیا		ڈہانک کی جنگل سی مین جل جل گیا کیا دہاک ہی

پاؤن جمتی ہی نہین کہین کیا حال دل

کیا زمین چہانی اگر یہہ گردش افلاک ہی



۱۱ شعر

سرو اپنکی میں جو لدار توڑیے — پھر تیشۂ نگاہ سے دیوار توڑیے

ماہِ صیام میں اگر آجائے وہ ہلال — روزہ گلی لگا کے کبھی یار توڑیے

جھگڑے ہیں کفر و دین کے تابہی ہیں ہرا — تسبیح شیخ رشتۂ زنار توڑیے

مضمون دل میں گھٹ گیا صیاد نیک ہوں — پنجرے میں بال مرغِ گرفتار توڑیے

باتیں ہیں بول ایسے نکلتے سنے نہیں — موجود ہے ستار کا ہر تار توڑیے

پتھر میں جنون نے گریبان بھی پھٹ چکا — سختی پائے کوہ پہ بھی خار توڑیے

ترچھی نگاہ آپکی بہونچال ہو گئی — صاحب کسی غریب پہ تلوار توڑیے

دل میں ہی اس رقیب کو بھی مے پلائیے — شیشے لڑا کے سنگ سے دو چار توڑیے

جنسِ جگر بھی عشق میں اوس محتسب کو دی — قفلِ در آنکے سرِ بازار توڑیے

شیرین دہن کی یاد مین ہم سخت ہو گئی
لازم ہی اب تو شعر کی کہسار توڑ دیجی

بہت دنون سی درِ میکدہ ہی بند
چلیئی بس آج تو درِ خمار توڑ دیجی



شعر

ہجرت ہی ناپسند وہ تجکو پسند ہی
تیرے پہ وصل چاہتی دل دردمند ہی

چوکہٹ تمہاری عرش ہی ای آفتابِ حسن
پر بامِ دل ہمارا زیادہ بلند ہی

ہیچ نظر کا اسپہ ہو مہمیز چاہیی
ای شہسوار بوی گلِ تر سمند ہی

یوسف سی پہر چپک گیا مجبور کوہکن
شیرینی دہن تری مصر ہی قند ہی

کیا جاتین سیرِ باغ کو ای ہم صفیرِ عشق
ایک ایک داغِ لالہ بہی ایذا پسند ہی

اپنا وہ صاف ابر کی پردی مین منہ چہپا
تجہسی زیادہ حسنمین وہ چار چند ہی



عاشق ہنو شہید ہنو خاکِ پا نہ ہو

تمہاری واسطی کافی یہ پند ہے

شعر

الہی نغمۂ بلبل سی یہ زبان ملجاے
مجہی کری نگین بوسۂ دہان ملجاے

ہماری پردہ نشین کا کہین نشان ملجاے
مکان ڈہونڈہ چکی اب تو لامکان ملجاے

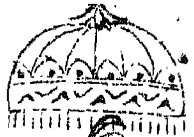
تمہاری سایۂ دیوار پر کرون تکیہ
اوٹہاؤن سر نہ اگر سنگِ آستان ملجاے

کبہی تو دستِ تعشق گلین ڈالو نمین
بسان دل اوسی لیلون جو جانِ جان ملجاے

فسانۂ شبِ گیسو مین نیند کب آتی
سلاؤن پہلی اگر کوئی قصہ خوان ملجاے

گلہ اذیت ہجر انکا کیجیئی

[illegible]





۱۲ شعر

اولجہا ہی ہمین زلف کی زنجیر تمہاری
ہر سال بندہی زلف گرہ گیر تمہاری

ہنسی تو نبات آج ہوئی ہوٹہہ ہی چپکی
لب بندکئی دیتی ہی تقریر تمہاری

للہ کرن کتنی کی اب نوچئی ایماہ
سورجکو جلاتی ہی یہ تصویر تمہاری

وصلت کا تو انکار ہی فرقت کا ہی اقرار
تاریخ بہلائی گی یہ تحریر تمہاری

زلفو ہمین مرا دل ہی مرغ شب آویز
اندہا نکری شمس کو تنویر تمہاری

غیر آکی وہان جوتی ہین پی ہین صاحب
بنجر ہی زمین لٹ گئی جاگیر تمہاری

اونا کو ہی ابرو کا سنپا لیجی صاحب
یہ چاند پرانی سی ہی شمشیر تمہاری

میخانہ مین رندونکی مریدی کہاں صاحب
انگور کی بیٹی تو بنی پیر تمہاری

کیون محکمہ زلف مین شانی کو بلایا
اولجہی ہی عدالت مین تقصیر تمہاری

تدبیری فصد بہی کہلوائی صاحب
دیوانہ کئی دیتی ہی تاثیر تمہاری

قسمت کا لکہا مٹ نہین سکتا ہی جہان مین
عاشق تو ہوئی آگی ہی تقدیر تمہاری

ہر عجب اسکا نہین اس سینہ و دلمین
نقاش ازل کہیچدی تصویر تمہاری



شعر

تجہسی الفت مجہی اے خالق باری ہوجاے
خلق مین عزت و حرمت بہی ہماری ہوجاے

سختی جانسی عجب اسکا نہین ای قاتل
تیغ ابرو بہی مری حلق پہ عاری ہوجاے

چمن ہستی اغیار خزان کرتی ہی
باغمین آ کرین باد بہاری ہوجاے

بن تری قاتل عالم جو کرون باغکی سیر
سرو گلشن بہی مری دلپہ کٹاری ہوجاے

تشنۂ آب دم تیغ ہو مین ای قاتل
چشمۂ فیض مری حالپہ جاری ہوجاے

گالیاں دو ہمیں گو سو ہمیں سوا بھی کرو
چار میں بات تو ایجان تمہاری ہو جاے

ذوقِ نغمہ جو کبھی بزم میں رند و نکو ہو
تو بیاں چہاتیاں ساعد کی ستاری ہو جاے

ہو وہی سرسبز گلستانِ سخن ای اختر
صحنِ گلشن میں کبھی گل کی سواری ہو جاے

شعر

فرشِ آب پر چشمِ حیرت پہ حباب استادہ ہے
خیمۂ اہلِ فنا بالای آب استادہ ہے

دیکھیے یہ موسمِ باراں کرے کیسا کا
تا کمیں طاؤسِ گلگوں کی سحاب استادہ ہے

دل پرو یا سیخ میں غصے سے بیٹھی ہیں رقیب
روی مژگانِ پری بہرِ کباب استادہ ہے

بیٹھتی ہی جا نہ وہ تصویرِ خیال
یار غائب ہو گیا لیکن سراب استادہ ہے

بیٹھا جاتا ہی ہمارا دل رخِ محبوب سے
عشوہ و انداز سے وہ خوش نقاب استادہ ہے



قدِ زاہد ریشِ زاہد بھی بڑہانی ساقیا
ورنہ بادہ خوار بھی بہرِ خضاب استادہ ہے

میرا دل حاضر ہی ایکو بہونکر وہ سیر ہو
مطبخِ عالمین صاحبِ دل کباب استادہ ہے

وہ جو ننگی ہو گئی یہ شہر مستی وہ نی لگا
گومتی مین ہوا آب استادہ ہے

شعر

عقد ابہی بہول جائیگا تو نکی بی نیاز ہے
حقیقت مٹ گئی معشوق کی عشق مجاز ہے

میرا یہ مصرع موزون طمانچہ دیو کا ہے
تو نکا منہہ بہت پہر پہر گیا شاہِ حجاز ہے

معزز کیون نہون کشتی تیری اقبالِ عالم
پہر سر دار بلبیر ہو کی پہنچا سرفراز ہے

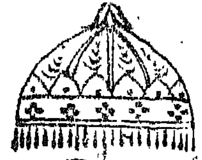
مثالِ خانۂ آئینہ میری شعر کا گہر ہے
سکندر شرمگین ہوگا میری آئینہ ساز ہے

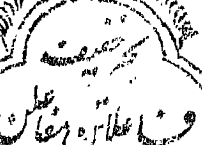
ہزارون بازیان ہوگئین پس مبارکی کہیلین
جہین جانباز باز آتی نہین وہ عشق باز ہے



بڑھا دیتا ہی شوقِ وصلِ مضمون شہسواریکا | کہی فرخ بڑھا مصرع سیر اجانا کی تازیسی

عجب کیا دلمین اُسکی محبت منقلب ہووے
صنم کچھ دور ہی اللہ کی بندہ نوازیسی







شعر

کر چکی چل بیکی پایمال سے مجہے | تیغ کی سی دیکہا ہی چال سے مجہے
شوقِ وصل آج کل بڑہا اتنا | ایکساعت ہی ایک سال سے مجہے
زرِ گل بہی جو تہا وہ چہین لیا | باغبان کرچکی نہال سے مجہے
کس کی چہرہ پہ صاد کرتی ہو | ابہی لکہنا ہی خط و خال سے مجہے
ایک تصور سی دو بدو ہو نمین | خوابمین بہی رہا خیال سے مجہے
تم ہر ایک مین حلول کرتی ہو | صوفیو کیون نہ آئی حال سے مجہے

شیرِ مضمون کی فکر کرتا ہون تک رہی ہین عبث شغال مجھے

[illegible] زار بدر آسا ہو
شعر گوئی مین ہی کمال مجھے



شعر

یادِ رخ مین مہر و مہ آنکھون تلی آنی لگی
دہیان مین زلفونکی وہ پہر سانپ لہرانی لگی

ای بتو خوفِ خدا کچہ تمکو کرنا چاہئی
کافرو پہر کعبۂ دلکو میری ڈہانی لگی

ساز سی دمساز ہوجاتا ہی مضمونکا ستار
دشمنان وس مطرب پسر کی ہم بہی کچہ گانی لگی

پیٹ خالی ہوگیا وہ تانک کی کہینچی کمان
اوس کمان ابرو سی ہم گوشی مین چلانی لگی

خاک اوڑاؤ کی ارادہ کیا کیا بتلاؤ تو
واہ پہر اوسی کوچی مین تم جانی لگی



ساقیا پھر شرابِ ناب سے چلے
شعر پیشوا عالمِ شباب سے چلے

خوب صورت مرین ہین کیا مہرو
برجِ خاکی مین آفتاب سے چلے

لوگ بگڑتی ہین طالعِ طاؤس
صید کرنی کو وہ سحاب سے چلے

تاب نظارہ کس کو ہو سکیگی
کیو نچی کیون گہر سی بی نقاب سے چلے

مردِ مومن ہون مین تو ای زاہد
عوضِ بادہ جامِ آب سے چلے

اب کٹوری کی کچہ نہین حاجت
بہ چکی گہاٹ سی حباب سے چلے

سو چکی شکل بی قدح آرائی
چشمِ تر بصورتِ حباب سے چلے

اغنیا دینگی سب حساب و کتاب
[illegible] زار بی حساب سے چلے



کیون نہو اس تن پیسری پہ میرا دل بہاری
شعر — تیغ باندہ آئی ہی جو مقتلمین وہ قاتل بہاری

وہ سفر تو نہین جو قطع کیا رندون نی
ای خضر خیر ہو الفت کی ہی منزل بہاری

خال کیا زیبِ دہ عارضِ شفاف ہوی
مشک دانیسی ہی قیمت مین مین تِل بہاری

میری ہمراہ گئی ہو گئی جھنکار ونتی
غل کیا طوق نی پہنی جو سلاسل بہاری

پنجۂ کلسی کلائی کی تو کل سامان تھی
تیغ روماملین ہی آج حمائل بہاری

ایشۂ حسن کسی غیر کو خلعت نملی
اپکو دیکھا درخواست پہ عامل بہاری

نازکی ختم ہی چہرے پہ تیری ابکل تر
کیون نہ زنجیر ہو تیری کی سہ سائل بہاری

اب پہ ہی لیسی او سی آسیب نہین ایصاحب
[illegible]زار تو ہی عاملِ کامل بہاری



٨ شعر

دستِ شانہ مین سرِ زلف گرہ گیر رہی ۔ پای عاشق مین تری یا گونگی زنجیر رہی

باتمین بات پلٹ جاتی ہین انگار ونسی ۔ قول و چار مین بہی ایسی ہی تقریر رہی

خاک اب رنگِ طلائیکی مین تحریر کرون ۔ دل تو سیماب ہی کیا نسخۂ اکسیر رہی

سیرِ گلزار سی ہرگز نہ برآئی حسرت ۔ عمر بہر گلشنِ ایجاد مین دلگیر رہی

کوئی ہو یا کہ نہو دہیان ہی اوس بت کا ۔ دو بدو مجہسی مری یار کی تصویر رہی

نور اسطرحکا خورشید و شو مین کب ہی ۔ کب بہلا سامنی اوس ماہ کی تنویر رہی

لو بڑہی شمع کی اس بزم جہان مین تجہسی ۔ ہم ز روشن تر اکس طرح نہ گلگیر رہی

یا علی ہی یہہ دعا اخترِ دلخستہ کی
مدح گو تیرا ہو اور عاشقِ شبیر رہی



۲۵ شعر

دوپہر کو گومتی مین وہ نہاتی جائینگے ۔ ہی یقین عطر ہپری اوسمین بہاتی جائینگے

عشقبازونکی ہمین جوہر دکہاتی جائینگے ۔ زخم تیغ ابرو خوش منہہ پہ کہاتی جائینگے

لوٹ جائینگی کسی انگیا کی بند ای نازنین ۔ سنتی ہین شمشیر کا گہاٹ آزماتی جائینگے

ماہ رو افشان جائینگی جبین صاف پر ۔ انجم و کوکب کیطرح ہم داغ پاتی جائینگے

کہینچی تصویر مبارک تیری پرکار مژہ ۔ صورت بہزاد دفترسی مٹاتی جائینگے

ہوگیا ہی ایک مدتسی دل نالان خموش ۔ باغ مین جلکر اسی بلبل سناتی جائینگے

تختہ کردینگی وہین پڑیگی اندر اوسکی پانون ۔ جاتی جاتی گورکن کوبہی ستاتی جائینگے

مجکو کل کا حال کیا معلوم حامی سی پوچہہ ۔ آج گہرمین آتی ہین شاید نہاتی جائینگے

تیغ ابرو کی دوا بہی آپسی ہوگی نصیب ۔ زخم دلکا آپ کچہ مرہم بناتی جائینگے

یہ نہین کہتی کہ گہر مین جا لگی کہلکر رونیگی
اور تو کیا عشق کو دلمین چہپاتی جاینگی

گر برای سیر آئینگی کبہی گلزار مین
دیکہہ لینا غنچہ و گل کو ہنساتی جاینگی

چپ کری ہوینگی صاحب سنت و فقین قریب
طالعِ خوابیدہ آہو جگاتی جاینگی

اب سبین بیگی ہین صاحب سیل کی کونڈی کرو
لو پڑہو لاحول بہی کیتک خط آتی جاینگی

گر زمین مین جاینگی صاحب کبہی کہتی ہین ہم
آہ سی قصرِ فلک بہی ہم گراتی جاینگی

ہمتو قیدی ہین زلفکی زنجیر کہین ایسی پڑی
اور تو کیا طوقِ منت کا پہناتی جاینگی

کیا کہون برسات مین تجربہ ہو وینگی سوار
ہندوونکی مردی گنگا مین بہاتی جاینگی

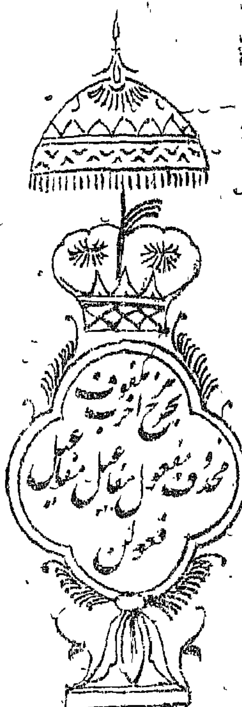
پالنی مین آپکو پہنسکی جو کاینگی ہم
بچپا نیکو زمین مین ہم سلاتی جاینگی

وہ ہی لڑکی تہسکین گی استاد کو مرنیکی بعد
مولوی مکتب مین لڑکونکو رولاتی جاینگی

منتشر نہیں یار ہو وینگی تو صاحب دیکھنا	وہ پری چہرہ نظر ہر دار و دیکھائی جائینگے
آزمایا ہمنی اس فنکو بہت باریک ہی	شاعروں نکو شعر گوئی سی ڈرائی جائینگے
کج نگاہی سی یہی ثابت ہوا ہی قاتلا	تیر سینہ پر میری شاید لگائی جائینگے
ایک پرچہ تیری صورت کا دیکھا دینگی اونہین	مانی و بہزاد کی صورت مٹائی جائینگے
تا لبوں کی ہو تیو نسی دل ہوا ہی آبلہ	فرش کی جا کونچلی کانٹی بچھائی جائینگے
کوہ پہ طاؤس لالہ باغمین ہوگا خجل	داغ دل وہ انکو ہم اپنی دیکھائی جائینگے

وہ مہر تمکین کیونکر نہو جائین بشار
مستی ہین پیشانی پہ افشان جمائی جائینگے

عمل کرتی ہین مقدا نہین بالا سنبل کی دوستی — شعر — سینہ مین ہر گاہی میرا دل کی دوسے



خورشید کا یکہ تو بند ہا ڈنڈ پہ صاحب

حیدر نے کہا نان جوین آئے بھی تو کیا

جوہر کیطرح ہو جمین شمشیر کی ڈوبا

یسین پڑہیو سورۂ یوسف ہو دم نزع

مد فوق ہوئے غیر لہو تہو کتی ہین وہ

او چہی جو پڑی زخم تو کانٹا سا لگا ہی

دریا ئی معانی ہین ہٹکنی لگا اب ہین

مضمون مری آنکھہ سی چہپ جاتے ہین صاحب

ہمراہیونکی یاؤن تہکی شوق ہی نزدیک

اور طوق گلو ہی یہ کابل کئی دینے

در وا رنیہ آیا نہین سائل کئی دینے

شمشیر نکٹ پہرتی ہین قاتل کئی دینے

آسان نہین ہوتی یہ مشکل کئی دینے

چہاتی پہ دہرا ہی مرضِ سل کئی دینے

مچہلی سا تڑپتا ہی یہ بسمل کئی دینے

اس بحر کا ملتا نہین ساحل کئی دینے

پردہ جو ہوا فکر کا حائل کئی دینے

کٹتی نہین یہ دوریٔ منزل کئی دینے

شیشی بہی لوٹہی اوندہ کئی جام بلورین
جاتی رہی کچھ رونقِ محفل کئی دینے

بیٹہا دہر بہی کہی رنج کہیچی صاحب
طیار کئی بیٹہی ہین محفل کئی دینے

کچھ کچھ تو سنا کرتی ہین تحقیق کرینگے
اب تو ہوئی آپ پہ مائل کئی دینے



۵ شعر

کہلی ہی چاندنی دورِ شرابِ ارغوانی ہی
چمن ہی مطرب و مینا ہی پیر ایار جانی ہی

مرا مضمونِ گل لالہ ہی فکرِ صاف گلشن ہی
قلم جسکو سمجہتی ہین وہ سروِ بوستانی ہی

سیہ سایہ سی کیا آسیب تجکو ای پری پیکر
تری چوٹی نہین ہی ایک بلای آسمانی ہی

صفت اوس شعر کی دلکو بہر کا تی محفل مین
بہبہو کا ہی پی پی ہی نو ہی ناری ہی جانی ہی

تمہاری چہرہ گلرنگ سی بلبل خجل ہوگا
ہماری اشک تر پر جانِ شبنم پانی پانی ہی

الہی خیر ہو وہ ساقی پیمان شکن آیا ۔ چمن مینا و ساغر ابر و باران پر جوانی ہے

ہماری کاٹی اور آنکھہ کی بس ایک حالت ہے ۔ نہ خط لایا کوئی قاصد نہ پیغام زبانی ہے

بلی ہی نہ مجنون ہی وہ فرہاد و شیرین ہے ۔ زمانہ میں فقط ایک یادگار اونکی کہانی ہے

سخندان شعر کا مشکل سی ملتا ہی یہان ہے

جہان مین شاعرونکی دست میری قدر دانی ہے



ہی ضرر میری مقدر مین اثر کی بدلے ۔ ۱۲ شعر ۔ زلفین زہر ملا شیر و شکر کی بدلے

ہو جو انصاف تو گلگیر کو پروانگی و ۔ کاٹی پروانونکی پہ شمع کی سر کی بدلے

شرع مین اونکی جو آنیکا یقین ہو امیوت ۔ گردش و چار مقام اور سفر کی بدلے

نہ وہ گیسو مین سیاہی نہ رخ مین وہ نور ۔ رنگ کیا گیا نہین اس شام و سحر کی بدلے

کیا مزا ہی کہ لبِ لعل شکر بار سی ہم
سنتی ہین تلخی دشنام شکر کی بدلی

تابِ نظارہ نہ اوسکی رخِ انور کی ہوئی
پہیان آنکہین ہی گئین تابِ نظر کی بدلی

کوئی پہلو نہ ملا اوس کمرِ نازک کا
لاکہہ پہلو تیری مضمونِ کمر کی بدلی

اوسکی گردن پہ میرا ہوویگا خون آپکو کیا
کیجیئی قتل مجہی مرغِ سحر کی بدلی

کیا کہون نہین دلِ بیمار کی فرقت مین تڑپ
رات بہر تکتی اِدہر اور اودہر کی بدلی

اپنی دہلیز مین دیکو میری دفن کرو
خانہ ویران ہون گہر دو مجہی گہر کی بدلی

ظلمِ صیاد کا شکوہ نکر ای بلبلِ زار
لی پری تیری مقدر مین ہی پر کی بدلی

قتل کر کی مجہی اللہ ری خوشی قاتل کی
پینتری خوب لیے اِدہر اور اودہر کی بدلی

بنکی خاک اپنی بگولہ تیری دامن سے لگی
رنگ آخر تیری کشتی نی بہی مر کی بدلی

روزنکی ہجر سی انسان ہون تنگ آیا ہون
منہہ دکہا شام وصال اپنا سحر کی بدلی

منہہ بہر وحا کسی غیر و نکا ہمین بوسہ دو
پائین یہ زہر شکر خوری شکر کی بدلی

اونکی جانیکی خبر سنتی ہی جان آئی بلب
پا تراب اپنا ہوا اونکی سفر کی بدلی

کسی صورت تو لگی آنکہہ لڑانیکا پتا
کہین وزن ہی ہون یا دہین کی بدلی

دوش یاران پہ جنازہ ہوا میرا بہار
راہ بہر کاندہی ادہر اور ادہر کی بدلی

شعلہ بہڑ کاتی ہین یہ کہتا ہون کچہہ کا کچہہ
پہونک دیتی ہین خبردار خبر کی بدلی

موشگافی کی رگ گل سی جو تشبیہ اسی دی
بال کی کہال کہینچی تیری کمر کی بدلی

مہروش یار کا بوسہ جو لیا ... نی
خور کی تسخیر کی تسخیر قمر کی بدلی

اپیل		اپیل بنا راضی ڈگری صیغہ اپیل		اجراء					جواب تعمیل اجراء			کیفیت
نمبر اور تاریخ اپیل	تاریخ اور مضمون فیصلہ عدالت اپیل	نمبر اور تاریخ اپیل	تاریخ اور مضمون فیصلہ عدالت اپیل	نمبر اور تاریخ درخواست	تاریخ حکم	کس کے خلاف صادر ہوا	کس شئی کی بابت اور تعداد - اگر کچھ ہو	تعداد خرچ	تعداد جو عدالت میں ادا کی گئی	گرفتاری ہوئی	یادداشت نسبت دیگر جواب تعمیل بہ استثناء ادا یا گرفتاری اور تاریخ هر ایک جواب تعمیل کی	اس جگہہ پر مراتب مفہ... حسب آرڈر ۹ قواعد ۱۳ و آرڈر ۲۲ قاعدہ ۲۱ قاعدہ ۲۳ میں حکم ثانی یا اور ایسی قسم کے ... میں حوالہ دیگر رجسٹروں میں کہ وہ ثالثی منضم ... کیئے جائینگے
۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵

۲	۳	۴	۵			
کس طرح پیش رجوع هوئیں – آیا (۱) اِبتداءً دائر هوئیں (۲) موصوله بذریعهٔ اِنتقال (۳) باز به نمبر سابق حسب آرڈر ۴۱ قاعدهٔ ۲۳ (۴) تجویز ثانی حسب آرڈر ۴۷ قاعدهٔ ۴ (۵) باز به نمبر سابق قائم هوئیں حسب آرڈر ۹ قواعد ۴ و ۹ و ۱۳ ، آرڈر ۲۲ قاعده ۹	نمبر ثالث	نام و پته و سکونت مدعی	نام و پته و سکونت مدعاعلیه	پته	اِستدعاء	